ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوت
ملتان

رجب المرجب ۱۴۲۲ھ
10
اکتوبر ۲۰۰۱ء

اللہ طالبان کے ساتھ ہے

اسلامی جنگوں اور غیر مسلموں کی جنگوں کا تقابلی مطالعہ

۲۲ رجب کے کونڈے اور ان کی حقیقت

دڑوٹ میں تحفظِ ختمِ نبوت کانفرنس

بندۂ صحرائی یا مردِ کہستانی

ترقی پسند اسلام یا اسلام پسند ترقی

قصیدۂ بہاریہ
درشانِ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ

اخبار الاحرار

سچائی

سچائی حق ہوتے ہوئے بھی فوری کامیابی کی کفیل نہیں ہوا کرتی۔ ہتھیلی پر سرسوں جمانے کا دعویٰ دجال کی کرشمہ سازی ہے۔ پیغمبر بھی اتمامِ حجت کیلئے معجزہ دکھلاتے ہیں۔ فہم سلیم ہوتو نتائج کے موازنہ پر نگاہ جائے گی۔ ادب کی منڈی میں مچھلی بک رہی ہے اور اسی دھما چوکڑی میں افکار کے ڈاکو، متاعِ دین پر ہاتھ صاف کرنے کی ٹھانے ہوئے ہیں۔ خدائی کے ہم ٹھیکیدار نہیں، لیکن عظمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کا حق بھی ہم سے چھینا نہیں جاسکتا۔ ہم نے وقت پر بیداری کا ثبوت دیا ہے۔ اور اونگھتے ہوؤں کو چونکا دیا ہے، فکر اس بات کا نہیں کہ اجنبی دیس کی نقرئی جھنکار پر بدمست اعتقادی لٹیروں کا حملہ سخت ہے، صدمہ تو یہ ہے کہ ادعا داران مدافعت طبل جنگ کی دندناہٹ سننے پر بھی خواب خرگوش سے نہیں جاگے، شاید وہ صور اسرافیل کے انتظار میں محو ہیں۔ قدرت ڈھیل تو دیتی ہے مگر جرم مداہنت کی پاداش میں آنے والے عذاب کو ٹالا بھی نہیں کرتی۔ حال کا تغافل، مستقبل میں گھناؤنے فکری ارتداد کا دروازہ کھول دے گا۔ اور نسلاً بعد نسل تک نئے مسافر پیشتر و خائنین کی قبور پر لعنت بھیجیں گے۔

ذٰلِکَ مِنْکُمْ اِلَّا خِزْیٌ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یُرَدُّوْنَ اِلٰی اَشَدِّ الْعَذَابِ (القرآن)

ان کی سزا اس کے سوا اور کیا ہوسکتی ہے کہ دنیا کی زندگی میں تو رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب میں ڈال دیئے جائیں۔ (البقرہ ۸۵)

جانشین امیر شریعت

حضرت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمتہ اللہ

(ماہنامہ ''مستقبل'' شمارہ ۵، محرم الحرام ۱۳۶۸ھ، نومبر ۱۹۴۹ء)

رجب المرجب ۱۴۲۲ھ اکتوبر ۲۰۰۱ء

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوت ملتان

جلد۱۲ | شمارہ۱۰ | قیمت ۱۵

بیادسید الاحرار حضرت امیر شریعت

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ابن امیر شریعت، خطیب بنی ہاشم، محسن احرار

بانی: مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

ابن امیر شریعت حضرت پیرجی

سید عطاء المہیمن بخاری

مدیر مسئول

سید محمد کفیل بخاری

رفقاء فکر

مولانا محمد اسحٰق سلیمی

پروفیسر خالد شبیر احمد

عبداللطیف خالد چیمہ

سید یونس الحسنی

مولانا محمد مغیرہ

محمد عمر فاروق

زر تعاون سالانہ بیرونِ ملک 1000 روپے ● پاکستانی اندرون ملک 150 روپے

رابطہ: دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان 061-511961

تحریک تحفظِ ختم نبوت شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

تشکیل

دل کی بات:	اللہ طالبان کے ساتھ ہے	مدیر	۳
افکار:	بندۂ صحرائی اور مردِ کہستانی	سید یونس الحسنی	۵
// //	نئی کہانی پرانا عنوان	// //	۷
// //	افغانستان پر حملہ کے لئے تعاون کے نتائج و عواقب	عبدالرشید ارشد	۱۰
// //	اسامہ بن لادن! تم مسلمہ عالمی دہشت گرد ہو	// //	۱۳
// //	افغان سعودی تعلقات کا انقطاع	سید ولی حسینی	۱۴
// //	ترقی پسند اسلام یا اسلام پسند ترقی	محمد عطاء اللہ صدیقی	۱۵
دین و دانش:	۲۲، رجب کے کونڈے اور ان کی حقیقت	ادارہ	۱۹
// //	اسلامی جنگوں اور غیر مسلموں کی جنگوں کا تقابلی مطالعہ	محمد اقبال کیلانی	۲۲
شاعری:	قصیدۂ بہاریہ: درشانِ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ	مولانا سید ابوذر بخاریؒ	۳۳
// //	اسامہ بن لادن کے نام (محمد اظہار الحق) امریکہ میں دہشت گردی کا سبق (ممتاز احمد سالک)		۳۶
// //	بیادِ شورش کاشمیری (محمد الیاس میراں پوری، حفیظ رضا پسروری)		
ردّ قادیانیت:	ڈروٹ میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس	محمد عمر فاروق	۳۹
// //	جب بارہ سو صحابۂ کرامؓ تحفظِ ختم نبوت پر نچھاور ہو گئے	محمد طاہر عبدالرزاق	۴۱
اخبار الاحرار	جماعتی، تنظیمی اور تبلیغی سرگرمیاں	ادارہ	۴۴
ترحیم	مسافرانِ آخرت	ادارہ	۵۱
تبصرہ کتب	حسن انتقاد	ذ۔ بخاری	۵۲

دل کی بات

اللہ طالبان کے ساتھ ہے

۱۱، ستمبر ۲۰۰۱ء کو امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گون پر جہازی حملوں کے انوکھے اور منفرد حادثے نے امریکی حکمرانوں کو حواس باختہ کر دیا ہے۔ تمام امریکی خفیہ ادارے، سی آئی اے، سائنسی آلات جامد و ساکت ہو کر رہ گئے۔ اور جو ہونا تھا ہو کر رہا، اسے کوئی نہ روک سکا۔ امریکہ نے اس حادثہ کی تمام تر ذمہ داری عظیم مجاہد شیخ اسامہ بن لادن اور ان کی تنظیم القاعدہ پر ڈالتے ہوئے امارتِ اسلامی افغانستان کے حکمران طالبان سے مطالبہ کیا کہ اسامہ ہمارے حوالے کر دو۔ ورنہ جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ۔

اب تک جو شواہد سامنے آئے ہیں ان سے یہ بات عیاں ہو چکی ہے کہ امریکہ میں رونما ہونے والے حالیہ سانحہ کے ذمہ دار صرف اور صرف یہودی ہیں۔ امریکی معیشت و اقتصاد یہودیوں کے شکنجے میں جکڑی ہوئی ہے اور یہودیوں نے دہرا وار کر کے اپنا مقصد پورا کیا ہے۔ ایک طرف امریکی معیشت کو نقصان پہنچایا ہے تو دوسری طرف اسلام اور مسلمانوں کے خلاف انتقام کی آگ کے شعلے بھڑکا دیئے ہیں۔ امیر المؤمنین ملا محمد عمر نے بھی یہی فرمایا ہے کہ یہ کارروائی خود امریکہ کے اندر سے ہوئی ہے طالبان یا اسامہ پر الزام بے بنیاد ہے۔

امارت اسلامی افغانستان روزِ اوّل سے ہی امریکہ کی آنکھ میں خار بن کر کھٹک رہا ہے طالبان کی طرف سے اسلامی نظام کا قیام اور کفر و شرک و ارتداد کی تبلیغ کے تمام راستے بند کرنے کی وجہ سے امریکہ اور پورا یورپ ان کا دشمن ہو گیا ہے۔ امریکہ بہانے کی تلاش میں تھا اور حالیہ واقعہ کو بہانہ بنا کر وہ دراصل دنیا کی واحد مکمل اسلامی ریاست کو ختم کرنا چاہتا ہے۔

امریکہ ہمیشہ دہشت گردی کرتا آیا ہے۔ ویٹ نام اور فلسطین سے لے کر افغانستان کی سرزمین تک امریکہ دہشت گردی، سفاکی اور غنڈہ گردی کی داستانیں بکھری پڑی ہیں۔ روس نے افغانستان پر ناجائز قبضہ کیا اور غریب افغانیوں پر جنگ مسلط کی تو افغانیوں نے اپنی ایمانی قوت اور بیس لاکھ انسانوں کی قربانی دے کر جارح و ظالم روس کو تاریخ ساز و عبرتناک شکست دی۔ تب اسامہ بن لادن امریکہ کے نزدیک عظیم مجاہد تھا۔ آج اسامہ اور امیر المؤمنین ملا محمد عمر صرف اس لئے دہشت گرد ہیں کہ انہوں نے امریکی احکام ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ وہ سیاہ کو سفید کہنے سے انکاری ہیں انہوں نے اسلام کو عملی طور پر نافذ کر دیا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کو سپر پاور مانتے ہیں اور اسی کے احکام ماننے کے پابند ہیں۔

مسٹر بش اور ان کے ارکان حکومت کے جذبات اس قدر مشتعل ہیں کہ وہ عقل و شعور سے بھی عاری ہو چکے

ہیں۔ دنیا ان سے اسامہ پر عائد الزامات کا ثبوت مانگتی ہے اور وہ صلیبی جنگ کی دھمکی دے رہے ہیں۔ افغانستان پر حملوں کا اعلان کر رہے ہیں، دنیا کے بزدل حکمران تو امریکی بدمعاشی سے خوفزدہ ہو کر اس کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں لیکن اقوام عالم افغانستان پر ممکنہ امریکی حملے کے خلاف سراپا احتجاج ہیں۔ خود امریکہ و برطانیہ اور جرمنی میں عوام نے احتجاج کیا دنیا میں ایک ملک بھی ایسا نہیں جس کے عوام نے امریکی جارحیت کے خلاف احتجاج نہ کیا ہو یہی صورتِ حال پاکستان کی ہے بادشاہ۔ امریکہ کے ساتھ ہے۔ اور رعایا اسلام اور طالبان کے ساتھ ہے۔

امریکہ نے اس وقت افغانستان کو پوری دنیا سے الگ کر دیا ہے خادم الحرمین شریفین نے بھی حرم کی نسبت کو پامال کر دیا ہے صرف پاکستان واحد ملک رہ گیا ہے جس نے طالبان کے ساتھ سفارتی تعلقات باقی رکھے ہوئے ہیں۔ اور ان کا معاملہ بھی صبح گیا یا شام گیا، والا ہے۔

دل کی بات تو وہی ہے جو امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نے کہہ دی ہے۔

''ساری دنیا ہمیں چھوڑ گئی ہے لیکن اللہ ہمارے ساتھ ہے''

امریکہ، افغانستان پر حملہ کرتا ہے یا نہیں لیکن طالبان نے اپنی مثالی استقامت سے صفحہ ارضی پر یہ بات رقم کر دی ہے کہ ''یہ ایمان اور اسلحے کی جنگ ہے فتح ایمان کی ہوگی ان شاء اللہ)

امیر المؤمنین نے ایک ہزار علماء کو جمع کیا ان سے مشورہ لیا علماء نے جو تجاویز مرتب کیں اس کے ایک ایک لفظ سے ان کے فہم و فراست، شعور و ادراک، علم و آگہی اور حلم و تدبّر پھوٹتا ہے۔ سیاسی، تیکنیکی اور جنگی ہر لحاظ سے وہ ایک شاہکار دستاویز ہے علماء نے ثابت کیا کہ وہ حکومت چلا سکتے ہیں اور پوری دنیا ان کی نظر میں ہے۔

امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نے اعلان کیا کہ اسامہ ہمارے محسن اور مہمان ہیں مسلمان بھائی ہیں ہم انہیں دشمن کے سپرد نہیں کریں گے۔

اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ جہاد کرنے والوں کے لئے زمین وسیع کر دیتا ہے۔

بش کہتا ہے میں طالبان کیلئے زمین تنگ کر دوں گا دیکھیں کس کا وعدہ پورا ہوتا ہے۔

ہم اسلام کے لئے ہر چیز قربان کر دیں گے مگر آنچ نہیں آنے دیں گے ہم اسلام اور وطن کے لئے آخری سانس تک لڑیں گے۔

افغانستان آزاد قوم ہیں ہم کبھی غلام نہیں رہے ہم برطانیہ اور روس کو شکست دے چکے ہیں اب امریکہ کا دل چاہتا ہے تو وہ بھی آ جائے ہم جنگ کے لئے تیار ہیں کیا استقامت ہے کیا ایمانی قوت اور شجاعت ہے واقعی طالبان نا قابلِ شکست۔ یقیناً اللہ طالبان کے ساتھ ہے۔ وکان حقاً علینا نصر المؤمنین ٥ نصر من اللہ وفتح قریب٥

سید یونس الحسنی

بندۂ صحرائی اور مردِ کہستانی

اسلام دینِ فطرت ہے۔ فطرت کا تقاضا ہے کہ یہ ہمیشہ قائم رہے، اسی لئے خود ربِ کائنات نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔ مسلم شریف میں حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے، سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا۔ اس کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کی ایک جماعت مصروف جنگ رہے گی، یہاں تک کہ قیامت آ جائے''

ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ملتے ہیں کہ ''پوری دنیاءِ کفر اس جماعت کے مقابلے پر متحد ہو جائیگی، مگر وہ جماعت اپنے موقف سے ہرگز دستبردار نہیں ہوگی'' عہدِ حاضر میں افغانستان کی صورت حال نے ہر چھوٹے بڑے کو چونکا دیا ہے۔ دریافت شدہ دنیا کی تمام کفریہ طاقتیں اپنے خونی پنجوں اور آدم خور جبڑوں سمیت طالبان کو راہِ حق سے ہٹانے کے لئے اُن کا محاصرہ کیے ہوئے ہیں۔ اس دوہرے معیار کی ''عالمی برادری'' نے بامیان کے دیو قامت بُت توڑنے پر جہنم دھاڑ کی انتہا کردی تھی۔ امارت اسلامی افغانستان کو طرح طرح کے کوسنے، طعنے دیئے۔ رنگا رنگ دھمکیوں سے نوازا لیکن عظیم طالبان کے پائے استقلال میں سر مو لغزش یا لرزش پیدا نہ کی جا سکی۔ بت کیا ٹوٹے خشک سالی کے شکار افغانستان میں بارشوں کا سلسلہ شروع ہو گیا، جو کئی روز تک جاری رہا۔ امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد نے اعلان کیا کہ ''شرک کی بنیاد ڈھا دینے سے اللہ کی رحمت ہماری طرف متوجہ ہوگئی ہے'' صلیبی اقوام بل کر رہ گئیں۔ یورپی دانشوروں نے اس عمل کی مذمت میں ہر دستیاب لفظ استعمال کیا، عدم رواداری قرار دیا، بنیاد پرستی کا شاخسانہ کہا۔ عدم برداشت کا رویہ لکھا۔ جہاد کو دہشت و وحشت سے تعبیر کیا۔ اسلامی نظام ریاست و سیاست کو انسانیت کے لئے تباہ کن تحریر کیا۔ الغرض سات سمندر پار کے تمام ذرائع اسی پراپیگنڈے میں جت گئے۔ ستم ظریفی کی حد ہے کہ خود ہمارے ہاں فکری اپاہجوں اور نظریاتی لنگڑوں نے بھی اپنی راگنی الاپنا شروع کر دی اور سیکولر دنیا کے بے حمیت نام نہاد دانشوروں (so called intellections) کی ہاں میں ہاں ملائی۔ جواباً پاکستان کے مسلمان عوام کی عظیم اکثریت نے ہر فورم اور ہر محفل میں انہیں جی بھر کے رگڑا لگایا۔ علماءِ اسلام نے ان کی مزاحمت کا اعلان کر دیا۔ تب وہ پسپائی پر مجبور ہو گئے۔ ۷رستمبر کو ملک بھر میں ''یوم تحفظ ختم نبوت'' منایا گیا۔ امارت اسلامی افغانستان کے نائب سفیر جناب ملا سہیل شاہین بھی اس سلسلے میں لاہور تشریف لائے اور مجلس احرار اسلام کی طرف سے منعقدہ ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' میں شرکت فرمائی۔ لوگوں کے بڑے اجتماع نے جس جوش و جذبے سے معزز مہمان کا استقبال کیا، اس سے اسلامیان پاکستان کی اسلامی انقلاب سے دلی وابستگی کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین کے نمائندے کو خوش آمدید کہنے کے لئے عوام نے دیدہ و دل فرشِ راہ کر دیئے تھے۔ ان کی تقریر ان کے سچے ولولوں کی ترجمان تھی۔ انہوں نے کہا'' ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم نے افغانستان میں اسلامی انقلاب برپا کر دیا ہے اور ہم ایک اللہ کے سوا کسی کو سپریم نہیں مانتے۔ ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم نے سوویت یونین کو تباہ کر دیا۔ ہمارا قصور یہ ہے کہ ہم نے اپنی سرزمین پر ارتداد کی اسلامی سزا نافذ کر دی ہے اور غیر اسلامی تنظیموں کو دیگر مذاہب کی تبلیغ سے روک دیا ہے۔ ہم نے افغانستان کو امارتِ اسلامی بنا دیا ہے۔ جہاں تمام اسلامی قوانین پوری طرح روبہ عمل لائے گئے ہیں۔ عالمِ کفر ہماری اس تقصیر کو ناقابلِ معافی قرار دیتا ہے۔ اس لیے وہ اپنی متحدہ قوت سے ہمارے خلاف مختلف طریقوں سے برسرپیکار ہے۔ ہم بھی کفر کے مقابل صف آرا ہو چکے ہیں۔ ہم نے پہلے بھی پندرہ لاکھ جانوں کا نذرانہ دیا تھا۔ ہم مزید تیس لاکھ جانیں قربان کرنے کو تیار ہیں مگر یاد رکھیئے! ہم اسلامی نظام سے دست کشی کبھی نہیں کریں گے''

کیا خروش ہے، افکار میں اور کیا طمطراق ہے، فکر و نظر کے تذکار میں، ان کی امنگ اور ترنگ کی فوری ہم نوائی کو جی چاہتا تھا، اللہ کا کرنا دیکھیے۔ ہمارے دل کی بات امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری کی زبانِ حقیقت ترجماں سے یوں نکلی کہ ہجوم عاشقاں وجد میں آ کر نعرہ ہائے رستاخیز بلند کرنے لگا۔ اس مرحلہ پر آغا شورش کاشمیری بہت یاد آئے۔

دوستو! ولولۂ ذوقِ سفر لے کے چلو

سر کٹانے کی تمنا ہے تو سر لے کے چلو

اس حقیقت سے کسی کو مجال انکار نہیں کہ طالبان ذوقِ سفر سے مالا مال ہو کر نکلے۔ وہ سر کٹانے کی تمنائے کہن میں ڈوب ڈوب کر اپنے سر ہتھیلیوں پر سجائے میدان کارزار کو چلے۔ تاریخ نو کی تعمیر، تزئین اور آرائش کے لئے انہوں نے اپنا خون مقدس بڑی فراخ دلی اور کمال بے نیازی سے پیش کیا۔ کوئی مصلحت، کوئی لالچ، خوف اور حرص و آز کی مکروہ کارروائیاں انہیں شہادتوں کے راستے پر گامزن ہونے سے روک نہیں سکیں۔ یہ عجب بات ہے کہ ان عظیم طالبان کی قیادت و سیادت ایک مردِ کہستانی کے ہاتھ میں ہے، جو توحیدِ باری تعالیٰ پر اٹل ایمان رکھتا، دین پر مضبوطی سے کاربند اور عشقِ پیغمبرِ آخرین ﷺ میں پوری طرح جکڑا ہوا ہے۔ فطرت ایسے لوگوں سے اپنے مقاصد پورے کراتی ہے۔

دوسری طرف امیر المؤمنین کے معاون اور مؤید مجاہد جری الشیخ اسامہ بن لادن ہیں۔ کمال شخص ہے، امیرانہ ٹھاٹھ باٹھ سے زندگی بسر کرنے والے، مردِ صحرائی نے اچانک بیشتر ابد ال، دل خوش کن نے انگڑائی لی، طوفان اور آندھیوں کے ہمدوش سنگلاخ زمینِ افغاناں میں آ موجود ہوا۔ دشمن دولت بنام جہاد وقف کر کے یہیں کا ہو کر رہ گیا۔ کسی کے استفسار پر گویا ہوا'' یہاں سے خوشبو آ رہی ہے۔ دینی انقلاب کی آمد آمد ہے۔ ہمارے حضور اقدس ﷺ کا فرمان ہے کہ'' میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ دین کے لئے جنگ آزما رہے گی۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ پورا عالم کفر اس کے خلاف اکٹھا ہو جائے گا۔ طالبان کی کیفیات بالکل ایسی ہی ہیں۔ ان کے جذبات صادق ہیں۔ میں ان میں شامل ہو گیا ہوں۔ یہ میری نجات کے لئے ان شاء اللہ! کافی ہوگا''۔ اسامہ مجاہد ہے، افغانوں کا ساتھی ہے، مسلمانوں کا غمگسار ہے، اسلام کا داعی ہے، اسلامی انقلاب کی جدوجہد میں اپنے تمام وسائل صرف کر رہا ہے۔ اس کی ایک ہی تمنا ہے کہ گلشن کائنات اسلام کی بہار آفرینی سے فیض یاب ہو۔ انسانیت مزعومہ عظمتوں کی سزاوار ٹھہرے۔ ہر طرف امن و راحت کی قندیلیں روشن ہوں، لوگوں کے رگ و پے میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ عود کر آئے۔ ان کا جینا، نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی عکس بن جائے۔ انسان، انسان کی غلامی سے آزاد ہو، کسی ایرے غیرے نتھو خیرے کو سپر طاقت نہ جانے بلکہ اللہ اکبر کے معانی اپنے اوپر طاری کر کے حرف اسی کے سامنے جبینِ نیاز جھکائے۔ دوئی پسند باطل اور استعماری دنیا کے سامنے ہرگز سجدہ نہ کرے کہ یہ پرلے درجے کی بے اصولی ہے۔ طالبان بت شکنی کریں تو انسانی حقوق کی پامالی قرار دیتی ہے، مگر فرانس میں ایک سو دس فٹ اونچا بت توڑ کر ایک فرقے کے اعتقادات کو کاری ضرب لگانے پر اسے سانپ سونگھ گیا ہے۔ ملا عمر مجاہد کی کارروائیوں پر کہیں بدامنی نہیں پھیلی۔ اسامہ کی سرگرمیوں سے کہیں بھی جلاؤ گھیراؤ نہیں ہوا، مگر انہیں بہانہ بنا کر انقلاب اسلامی کے خلاف کئی محاذ کھولے جا رہے ہیں۔ ملا محمد عمر اور شیخ اسامہ کا ایمان مضبوط اور توکل انتہا کا ہے، وہ ہر کڑے امتحان میں بفضل خدا کامران ہوں گے۔ کیونکہ ان کی تمام خفی و جلی کارکردگی دین کی بالادستی کے لئے ہے۔ دین کا نام اسلام ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے اور بقول اقبال

فطرت کے مقاصد کی کرتا ہے نگہبانی

یا بندۂ صحرائی یا مردِ کہستانی

سید یونس الحسنی

نئی کہانی پرانا عنوان

نیو یارک اور واشنگٹن پر ہونے والے ۱۱ ستمبر کے حملوں نے چرچ آف انگلینڈ کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ ویٹی کن سٹی کی بے طرح لرزیدگی اس پر مستزاد ہے۔ دیگر بہت سے ممالک امریکہ کے قومی سوگ میں طوعاً وکرہاً شریک ہیں۔ لیکن برطانوی وزیر اعظم کا لہجہ نہایت پُر اسرار ہے۔ ان کے نطق ولب شب وروز شعلے اگل رہے ہیں۔ پوری دنیائے اسلام، ان کا ہدف ہے۔ وہ اپنی بات اشاروں، کنایوں میں کر رہے ہیں تاکہ کسی فوری ردعمل سے بچا جائے یا لوگ ان کی پھبتیوں کو جلد نہ سمجھ پائیں۔ اگر کوئی باشعور استفسار کر بیٹھے تو جواباً کہا جا سکے......... ؏

''روئے سخن کسی کی طرف ہو تو روسیاہ''

مگر یہ کھلا راز ہے کہ ان کا رویہ کسی قدیم دردناک کہانی کا جدید عنوان بنتا جا رہا ہے۔ ویٹی کن نہایت رازداری سے ایک داستان کہن کی ڈرامائی تشکیل نو میں مصروف ہے کہ مستقبل قریب میں اسے بطور نشر مکرر سی این این (CNN) پر پیش کیا جا سکے۔ شواہد کے مطابق اس میں افغانستان کا رخ کرنے والی ایک مکروہ بارات ہے، جس میں تین چوتھائی کافر ممالک اور تین چوتھائی مسلم حکومتیں شامل ہیں۔ اس کا جرمان نصیب دولہا جارج ڈبلیو بش، بدبخت شہبالا ٹونی بلیئر جبکہ شمعون اور واجپائی نانہجار دلہن ہیں۔ خامہ انگشت بدنداں ہے کہ اس مجادلے کے لئے امریکی پروٹسٹنٹ عیسائیوں نے عالمی صیہونیت سمیت رومن کیتھولک عیسائیوں سے برق رفتار محبت کر کے پوری دنیا کے اسلام دشمنوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر لیا ہے۔ ہر ذی شعور شخص چلتا پھرتا سوالیہ نشان ہے۔ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ مسلمان کفر کے ہم رکاب کیوں؟ صرف اسامہ اور اس کے ساتھیوں کی طلب میں اتنی تباہ کن تیاریاں چہ معنی دارد؟ راقم کو وجہِ وجودِ کائنات حضور اقدس ﷺ کی بیان فرمودہ علامات، کیفیات اور تفصیلات یاد آ رہی ہیں۔ مسلم شریف اور ابوداؤد میں ہے، حضور ختمی مرتبت ﷺ مسجد نبوی میں صحابہ کرامؓ کو زمانہ آخر میں پیش آمدہ حالات وواقعات سے آگاہ فرما رہے تھے کہ:

''عین اس وقت جب امت میں نعمت، سونے اور چاندی کی فراوانی ہوگی۔ مسلمان دشمنوں کے مقابلے میں انتہائی بے وقعت کمزور اور بے بس ہوں گے۔ دشمن قومیں ان پر جھپٹنے کے لئے ایک دوسرے کو اس طرح بلائیں گی، جس طرح بھوکے ایک دوسرے کو خوانِ نعمت پر ٹوٹ پڑنے کی دعوت دیتے ہیں۔ صحابہؓ نے انتہائی پریشانی کے عالم میں عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اس وقت تعداد میں بہت کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، بلکہ تم بہت زیادہ ہو گے، جس طرح تاحدِ نظر سمندر کی جھاگ لیکن تمہیں ''وہن'' لاحق ہو چکا ہوگا۔ صحابہؓ نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ وہن کیا ہوتا ہے''؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''دنیا کی محبت اور موت کا خوف''، ''تم عیسائیوں کے ایک گروہ سے صلح اور دوسرے عیسائی گروہ سے جنگ کرو گے، تمہیں فتح ہوگی۔ اس وقت تم ایک بڑے بڑے ٹیلوں والے میدان میں جہاں بکثرت درخت ہوں گے موجود ہو گے۔ ایسے میں عیسائی صلیب بلند کرے گا اور یہ فتح صلیب سے منسوب کرے گا۔ اس سے ایک مسلمان کو غصہ آئے گا، وہ صلیب کی عظمت وشوکت کا نشان توڑ ڈالے گا، جس پر عیسائی مسلمانوں کے ساتھ کئے گئے معاہدے توڑ کر جنگ کے لئے اکٹھے ہو جائیں گے۔ عیسائیوں کا مطالبہ ہوگا کہ ہمارے مطلوبہ لوگ

ہمیں دے دو۔ مسلمان کہیں گے، واللہ! یہ ہمارے بھائی ہیں، ہم انہیں کبھی تمہارے حوالے نہیں کریں گے۔ اس پر جنگ ہوگی، ایک تہائی مسلمان بھاگ جائیں گے، جن کی توبہ کبھی قبول نہیں ہوگی۔ ایک تہائی قتل ہوں گے جو اللہ کے نزدیک بہترین شہید ہوں گے۔ بقیہ تہائی فتح حاصل کریں گے۔ حتیٰ کہ امام مہدی کی قیادت میں کفر کے خلاف جنگ آزما ہوں گے۔ اس جماعت کا تعلق خراسان (افغانستان کا قدیمی نام) سے ہوگا اور وہ سیاہ پگڑیاں پہنتے ہوں گے''۔

حضور علیہ کے ارشاداتِ مقدس کا بنظرِ تعمق جائزہ لیجئے! وہ آج کی صورتِ حال پر کلیتاً منطبق ہوتے ہیں۔ مثلاً.....

۱۔ آج دولت کی فراوانی ہے۔

۲۔ مسلمان دشمنوں کے سامنے انتہائی بے وقعت اور لاچار دکھائی دیتے ہیں۔

۳۔ صلیبی اقوام مرعوب مسلمانوں کی معاونت سے مجاہدین پر جھپٹنے کے لئے جمع ہورہے ہیں۔

۴۔ ہمیں فی الحقیقت ''وہن'' لاحق ہو چکا ہے۔ ہم مادیت پرستی کے رسیا اور موت سے بری طرح خائف ہیں۔

۵۔ مسلمانوں نے (امریکی) عیسائیوں کی اعانت سے افغانستان میں مشرقی (روسی) عیسائیوں کو شکست دی۔

۶۔ پندرہ لاکھ جانوں کا نذرانہ دے کر کامیاب مسلمان ہوئے لیکن صلیبی طاقت امریکہ اس کامیابی کو اپنے کھاتے میں ڈال کر واحد سپر پاور بن بیٹھا اور پوری دنیا کو اپنے جاری کردہ نیو ورلڈ آرڈر کا تابع مہمل بنانے کی نامشکور سعی میں مصروف ہو گیا۔

۷۔ وہ بڑے بڑے ٹیلوں اور بکثرت درختوں کا میدان افغانستان (قدیم خراسان) ہی ہے۔

۸۔ عہدِ حاضر میں صلیب کی معاشی عظمت اور عسکری قوت کی علامتیں ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گان کی سر بہ فلک عمارات تھیں جو فنا کے گھاٹ اتر گئیں۔

۹۔ پوری دنیائے عیسائیت آگ بگولہ ہو کر افغان مسلمانوں کو نابود کرنے کیلئے بری، بحری فضائی دستیاب طاقتیں جمع کر رہی ہیں۔ مسلمانانِ عالم احتجاج کر رہے ہیں مگر ان کی کفر نواز مادیت پرست حکومتیں یہود و نصاریٰ کو سہولتیں دے رہی ہیں۔

۱۰۔ کافر طاقتیں مسلمانوں سے اپنے مطلوبہ عرب افراد کو طلب کر رہی ہیں، جبکہ مسلمانوں کا جواب ہے کہ ہم اپنے بھائی تمہارے حوالے نہیں کریں گے، اس پر انہیں دہشت گرد قرار دے کر ان کے خلاف حتمی جنگ کی بھرپور تیاریاں کی جارہی ہیں اور امریکی صدر اسے صلیبی جنگ کا نام دے چکا ہے۔

۱۱۔ افغانستان (خراسان) کے یہی مسلمان جنگجو ہیں، جنہوں نے سروں پر سیاہ پگڑیاں پہنی ہوتی ہیں اور طالبان کہلاتے ہیں۔

علامات شاہد ہیں کہ شدید ترین جنگ ہوگی۔ طالبان فتح یاب ہوں گے۔ کہا جارہا ہے اس خطے میں صدر بش اور رائے عامہ کے انتہائی سخت رویے کے باعث اسامہ بن لادن کے حوالے سے افغانستان کے متعلق مہم جوئی کی تیاریوں سے جو ہیجان خیز صورت حال پیدا ہو چکی ہے، اس میں دور اندیشی سے کام لینا از بس ضروری ہے۔ مبادا عجلت میں کوئی ایسا قدم اٹھ جائے۔ کوئی بڑا المیہ جنم لے اور دنیا کو لینے کے دینے پڑ جائیں۔ کوئی بھی حتمی اقدام کرنے سے پہلے مسلمہ اخلاقی اصولوں کے تحت جرم کا ثبوت پیش کرنا چاہیے۔ لیکن کھلی آنکھیں کوئی اور نقشہ دیکھ رہی ہیں۔ اپنے تئیں مہذب کہنے والی عیسائی اور یہودی اقدام ہنوز رنگ و نسل کے نشیب و فراز میں الجھی ہوئی ہیں۔ موجودہ تشدد بھری لہر نے، ان کے بھرم کا ملیا محل زمیں بوس کر دیا ہے۔ امریکہ میں ساڑھے تین

سو مسلمانوں کا قتل، آسٹریلیا میں مساجد کی شہادت، برطانیہ، فرانس اور جرمنی میں فرزندانِ اسلام پر غنڈوں کے حملے، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے اسلام کے خلاف شرمناک پراپیگنڈہ ان کی نام نہاد تہذیب کے مکروہ چہرے پر زناٹے دار تھپڑ کا حکم رکھتا ہے۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ اس برخود غلط سپر پاور نے ویت نام، کوریا، کیوبا، صومالیہ، سوڈان، الجیریا، بوسنیا اور کسووو میں جو طریق امن اختیار کیا، اس کا اول آخر مقصد ان اقوام کو اپنا دستِ نگر رکھنا تھا جن مسلمانوں نے یہ طوقِ غلامی پہننے سے انکار کیا، اقوامِ متحدہ کی چھتری کے نیچے ان کی نسل کشی کی گئی۔ فلسطین میں گردشِ لیل و نہار کے ساتھ ہونیوالا قتلِ عام اس پالیسی کی محکم دلیل ہے۔ یہ سب کچھ نسل پرستی ہی کا پرتو ہے۔ جس میں یہودی کاریگروں کے ذریعے رنگ آمیزی کی جارہی ہے۔ نسلی امتیاز جدید انسان کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ دنیا کا ہر سکالر اور مصلح انسانوں میں اس تمیز و خلیج کی شدید مذمت کرتا ہے لیکن مغرب کا بزعم خود سب سے ترقی یافتہ اور مہذب سفید فام اس گمراہی کا سب سے بڑا علمبردار نظر آتا ہے۔ تیسری دنیا کے باشندوں کے ساتھ نفرت انگیز اور تحقیر آمیز سلوک اس کا شعار ہے۔ یہ ایسی سچائی ہے جس پر دو آراء نہیں ہوسکتیں۔ جمہوریت کے یہ بے دھڑک صنادا ایک طرف انسانی حقوق کا شوشہ چھوڑتے ہیں۔ تو دوسری طرف کمزور اقوام کو سر اٹھا کر چلنے پر گردن زنی قرار دیتے ہیں۔ وہ اپنے نظریۂ حیات کے مطابق گزر بسر کرنا چاہیں تو تخریب کار، دہشت گرد اور بدمعاش ممالک گردانے جاتے ہیں۔ اس دوغلی روش، دہرے معیار اور دوئی پسندی نے آج کی دنیا کو کہیں کا نہیں چھوڑا۔ حالیہ اضطراب اور آویزش اسی غیر فطری گھٹن کا شاخسانہ ہے۔

اے ظلم کے ماتو! مظلوموں کی پکار غور سے سنو! اقتضائے وقت سمجھو! پلوں کے نیچے سے بہت سا پانی گزر چکا ہے۔ تم نے ضعیف اقوام کو کچل روند کر سینہ وقت پر دہشت و وحشت کے نئے باب رقم کئے۔ انسانوں کے جنگل میں چیر پھاڑ کھانے کی انوکھی رسم ایجاد کی۔ تمہارا خیال تھا کمزور لوگ کچھ بھی نہیں کر سکتے، دیکھ لو! تمہاری نخوت، تکبر اور رعونت کے فلک بوس ٹاور آنِ واحد میں ملبے کا ڈھیر بن گئے ہیں۔ ہوش کے ناخن لو! انسانوں کو ذلت و ہلاکت کے اندھے غاروں میں مت پھینکو۔ لمن الملک الیوم کا نعرہ لگانا چھوڑ دو۔ گوشت پوست کا فانی انسان اس سوچ کا سزاوار ہرگز نہیں ہوسکتا۔ ربِ ذوالجلال کے قہر و غضب کو مت پکارو۔ یاد رکھو! تمہاری جمع شدہ بارات دولہے۔ شہ بالے سمیت کسی بھی دریائے شور میں ڈوب سکتی ہے۔ اور تمہارے ولن اپنی موت آپ مر سکتے ہیں۔ ہوسکتا ہے اس ڈرامے کے منتظمین کو مطلوبہ نشرِ مکرر کی مہلت ہی نہ مل پائے۔ اور اس نئی کہانی کو پرانا عنوان بھی نہ دیا جاسکے۔

☆☆☆

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن کے سپیئر پارٹس تھوک و پرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462501

عبدالرشید ارشد

افغانستان پر حملہ کیلئے تعاون کے نتائج و عواقب ...... لمحہ فکریہ!

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے فوجی صدر جنرل پرویز مشرف صاحب کی صدارت میں کور کمانڈروں کے طویل اجلاس اور اس کے بعد ملکی سلامتی کونسل اور کابینہ کے مشترکہ اجلاس سے فراغت پاکر، سولین وزیر خارجہ صاحب نے اپنی پریس کانفرنس میں فرمایا کہ ہم نے کامل اتفاق رائے سے امریکہ میں ہونے والی دہشت گردی کی مذمت کی ہے اور یو این او کی قراردادوں نیز انٹرنیشنل لاء کے تحت امریکہ کو دہشت گردوں کے خلاف اس کارروائی میں بھرپور مدد و تعاون کا یقین دلایا ہے۔ محترم وزیر خارجہ تعاون کی حدود بتانے سے گریزاں رہے۔

بات آگے بڑھانے سے قبل، محترم وزیر خارجہ صاحب اور ان کی وساطت سے ملکی سلامتی کونسل اور فاضل کابینہ سے بصد احترام یہ سوال تو پوچھا جاسکتا ہے کہ یو این او کی یہ قرارداد اور انٹرنیشنل لا، مقدس صحائف قرار پائے کہ بے چون و چراں عمل پر اتفاق رائے کی نوبت آگئی مگر نصف صدی قبل اسی یو این او نے کشمیر میں استصواب کی قراردادیں بھی پاس کی تھیں اور اسی یو این او، اس کی سلامتی کونسل ارض فلسطین میں اسرائیلی جارحیت کے خلاف کچھ کہہ چکی ہے اور کچھ کہنے سے ہر بار امریکہ جیسا ''شریف صلح جو'' ملک اسے روک دیتا ہے۔ اُن قراردادوں پر اسی جوش و خروش بلکہ خشوع و خضوع کے ساتھ عمل ہونا چاہیے تھا کہ وہ اس زیر بحث قرارداد سے کم ''متبرک صحیفہ'' نہیں ہیں۔

آج کے گئے گزرے دور میں خالص اسلامی ریاست افغانستان کفار و مشرکین کی آنکھوں میں بوجوہ کھٹکتی رہتی ہے اور نت نئے الزامات لگاتے، اس پر پابندیاں عائد کرکے دل ٹھنڈا کیا جاتا رہا ہے مگر جب اس پر بھی تسکین نہ ہوئی تو اب فوج کشی کے نعرے لگ رہے ہیں اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کو عملی معاونت بصورت فوجی اڈوں کی فراہمی اور فضائی حدود میں آزادنقل و حرکت کے لئے مجبور کیا جارہا ہے۔ اور بقول وزیر خارجہ عبدالستار صاحب ''ہم نے کامل اتفاق رائے کے ساتھ امریکہ کو دہشت گردوں کے خلاف کارروائی میں مکمل مدد و تعاون کا وعدہ کیا ہے۔

کاش! بصیرت ہماری قیادت کا مقدر ہوتی اور قرآن سے رہنمائی لے کر اپنی دنیا و عافیت سنوار لیتے۔ خالق کائنات نے کتاب ہدایت میں منجملہ دوسرے احکامات اور دوسری ہدایات کے، افواج کی نقل و حرکت کے بارے میں رہنمائی دی ہے۔ مثلاً سورۃ النمل میں ملکہ سباء کے حوالے سے یہ بات کہی گئی، جب اس نے درباریوں کے سامنے حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط پڑھا اور عمائدین سلطنت نے کہا کہ ہم بہت قوی ہیں، ہر مقابلے کے لئے تیار ہیں تو ملکہ سبا نے بہت ہی مختصر بات کہی کہ ''جب افواج کسی علاقے میں گزرتی ہیں تو فساد پھیلتا ہے اور عزت والے بے عزت ہو جاتے ہیں''۔

امریکی و برطانوی افواج میں مسیحی اور یہودی افراد کے علاوہ اور کون ہے اور یہود وہ ہیں جو پاکستان کے خلاف ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور موجودہ صورت حال کا رخ افغانستان اور پاکستان کی طرف یہودی انٹیلی جنس موساد نے ہی کارروائی کرکے پھیرا ہے، تاکہ اسرائیل ارض فلسطین میں جو قتل عام کر رہا ہے۔ اس پر کسی متوقع ردعمل سے بچا جاسکے کہ دنیا افغانستان کی تباہی دیکھتی رہ جائے۔ امریکہ، برطانیہ اور عالمی برادری کو آج افغانستان کا پرسکون خطہ دہشت گرد نظر آرہا ہے، مگر چشم کوروں کو اسرائیل کی مسلسل

ننگی جارحیت نظر نہیں آتی۔ پاکستان اسرائیل کے نزدیک اس کا دشمن نمبر ایک ہے اورانہوں نے ہر قیمت پر اسے تباہ کرنے کا عندیہ دے رکھا ہے۔ملاحظہ فرمائیے!

''عالمی یہودی تحریک کو اپنے لئے پاکستان کے خطرے کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے اور پاکستان اس کا پہلا ہدف ہونا چاہیے، کیونکہ یہ نظریاتی ریاست یہودیوں کی بقا کے لئے سخت خطرہ ہے اور یہ کہ سارا پاکستان عربوں سے محبت اور یہودیوں سے نفرت کرتا ہے۔اس طرح عربوں سے ان کی محبت ہمارے لئے عربوں کی دشمنی سے زیادہ خطرناک ہے۔لہٰذا عالمی یہودی تنظیم کو پاکستان کے خلاف فوری کارروائی کرنا چاہیے۔ بھارت پاکستان کا ہمسایہ ہے،جس ہندوآبادی پاکستان کے مسلمانوں کی ازلی دشمن ہے،جس پر تاریخ گواہ ہے۔ بھارت کے ہندو کی اس مسلم دشمنی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں بھارت کو استعمال کر کے پاکستان کے خلاف کام کا آغاز کرنا چاہیے۔ہمیں اس دشمنی کی خلیج کو وسیع سے وسیع تر کرتے رہنا چاہیے۔ یوں ہمیں پاکستان پر کاری ضرب لگا کر اپنے خفیہ منصوبوں کی تکمیل کرنا ہے تاکہ صیہونیت اور یہودیوں کے یہ دشمن ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائیں''(اسرائیلی وزیر اعظم بن گوریان بحوالہ''جیوش کرانیکل''۹راگست ۱۹۶۷ء)

''پاکستان کی فوج اپنے پیغمبر کے لئے بے پناہ محبت رکھتی ہے اور یہی وہ رشتہ ہے جو عربوں کے ساتھ ان کے تعلق کو اٹوٹ بناتا ہے۔یہی محبت، وسعت طلب عالمی صیہونی تحریک اور مضبوط اسرائیل کے لئے شدید ترین خطرہ ہے۔لہٰذا یہودیوں کے لئے یہ انتہائی اہم مشن ہے کہ بہر صورت، ہر حال میں پاکستانی فوج کے دلوں سے ان کے پیغمبر محمد ﷺ کی محبت کو کھرچ دے''(امریکی یہودی ملٹری ایکسپرٹ پروفیسر سرنز کی رپورٹ)

ملکہ سبا کے حوالے سے قرآن کا فرمان اور مذکورہ اقتباسات میں یہود کا فیصلہ ایک بار پھر بغور پڑھ لیجیے! ہم اس کی روشنی میں اپنی بات آپ کے سامنے رکھیں گے۔ہم نے اوپر عرض کیا ہے کہ امریکی برطانوی یا دوسری کسی بھی جارح اتحادی فوج میں یہود و نصاریٰ ہی ہوں گے اور بھارت پہلے سے امریکہ کو پاکستان کے خلاف اکسا رہا ہے۔۸۰ کی دہائی میں عملاً جب اسرائیلی جہاز پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر حملہ کے لئے اڑے تھے اور خلیج میں ان کی Air Refuling ہوئی تھی تو بھارت نے ان اسرائیلی جہازوں کے حملہ سے فارغ ہونے کے بعد ایمرجنسی لینڈنگ کے لئے جام نگر کا ہوائی اڈہ خالی رکھا تھا۔کشمیر میں آج بھی اسرائیل ایڈوائز بھارتی افواج کو مسلم کشی میں مدد دینے کے لئے موجود ہیں اور یہ کوئی راز کی بات نہیں ہے۔ بین الاقوامی میڈیا کئی بار اس حقیقت کو دہرا چکا ہے۔

امریکی فوج کو افغانستان کے خلاف اپنے اڈے دینا، اپنی سرزمین کا کوئی حصہ دینا یا اپنی فضائی حدود میں سے گزرنے کی اجازت دینا مسلم حمیت اور غیرت کا جنازہ نکالنا ہے جس سے ہر باشعور نفرت کرتا ہے۔اس سے قرآن کے الفاظ میں فساد پھیلتا ہے اور عملاً جسے یہ فساد دیکھنا ہو وہ کویت اور سعودی عرب میں، جہاں امریکی افواج چھاونی ڈالے بیٹھی ہیں، دیکھ لے کہ اردگرد عربوں کے قومی اخلاق و کردار کا معیار کس قدر بلند ہے۔

پاکستان کے حوالے سے دوسری اہم بات یہ ہے کہ اس بات کی ضمانت کس کے پاس ہے کہ افغانستان پر کارروائی کے دوران کسی یہودی یا نصرانی کے جہاز سے فائر ہونے والا راکٹ، میزائل''راستہ بھول کر'' ہماری ایٹمی تنصیبات یا دفاعی تنصیبات کو برباد نہیں کرے گا؟ جس پر اشک شوئی کے لئے اتحادی سوری کہہ دیں گے۔جس طرح یوگوسلاویہ میں چینی سفارت خانے سے ''بدلہ'' لے کر سوری کہہ دیا گیا تھا۔

یہ بات بھی محلِ نظر ہے کہ جب آپ امریکہ اور اس کے اتحادیوں کو جو حالتِ جنگ میں انتہائی مسلح ہوں گے اور عددی قوت بھی کم نہ ہوگی، ملک چھوڑنے پر مجبور کر سکیں کہ عربوں کے خیمے میں داخل اونٹ اب ان سے نکالے نکلنے تیار نہیں کہ سیال سونے سے دستبردار ہونا احمقانہ فعل ہے۔ سارے عرب اب نجات کے لئے پریشان ہیں اور بے بس بھی اور سامہ بن لادن اسی اخراج کی بات کہنے پر معتوب ہے۔

امریکہ کو دوسری مسلم ریاستوں اور پاکستان کے ساتھ افغانستان میں اسلام کا راستہ روکنے اور چین پر نظر رکھنے کے لئے جس ٹھکانے کی ضرورت برسوں سے تھی، جس کے لئے وہ عرصہ شمالی علاجات اور لداخ وغیرہ اڈے کی تعمیر کا خواہاں تھا، اسے اب بنے بنائے اڈے فراہم کر کے اپنے ہمسایہ دوست چین کے ساتھ بے وفائی اور ملت مسلمہ کے ساتھ غداری کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ مسلم بلاک بے حسوں اور امریکی یورپی یا روسی آقاؤں کے پٹھوؤں کا ٹولہ ہے، ورنہ اگر ان میں معمولی سی بھی غیرت وحمیت ہوتی تو ارضِ فلسطین، کشمیر، چیچنیا میں یوں بربریت نہ ہوتی اور آج جب پاگل پن میں بپھرا ہوا امریکہ زخمی سانپ کی طرح اسامہ اور افغانستان پر پل پڑنے کو بے قرار ہے تو کسی مسلمان ملک سے اسے ہوش کے ناخن لینے کے لئے، مؤثر آواز بلند نہیں ہو رہی۔

امریکہ اور اس کے اتحادی عالمی غنڈے بن کر شرافت کی زبان سمجھنے پر آمادہ ہی نہیں اور مسلم امت کے عمائدین اپنی حقیقی قوت اسلام کی برکات سے فیض یاب نہ ہونے کے سبب اسے اس کی زبان میں سمجھنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ خوف کے سائے ہر چہرے پر پھیلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ امریکہ بہادر سے کہا جا سکتا ہے کہ جناب عالمی عدالت انصاف آپ ہی کی لونڈی ہے وہاں آپ یہ ثابت کریں کہ تمام تر دہشت گردی اسامہ اور افغانستان کی ہے اور ہم یہ ثابت کریں گے کہ اوکلاہامہ کی دہشت گردی میں الزام مسلمانوں پر تھا۔ مگر نکلا اپنا ٹموتھی، اسی طرح ورلڈ ٹریڈ سنٹر اور پینٹا گان وغیرہ کی تباہی عربوں یا دوسرے مسلمانوں کے ہاتھوں میں نہیں ہوئی، یہ آپ ہی کے آستین کے سانپ، جنہیں آپ نے خود دودھ پلا کر جوان کیا ہے، یہود ہیں۔ ان کی موساد ہے، جس کا اسی طرح کی منظم دہشت گردی کا سابقہ ریکارڈ تاریخ کا حصہ ہے۔

بصیرت ساتھ دے تو چین اور مسلم بلاک کو اپنے ساتھ کھڑا کرنے اور ان کی زبان سے امریکہ کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ جلد بازی میں بلا جواز محض دھونس سے کیا گیا کوئی کام ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے بڑی دہشت گردی ہوگی۔ جس کا نوٹس لینا ہمارا حق ہے۔ ہمیں اگر امریکہ کو کھلے لفظوں میں یہ کہہ دے، جو اس کے اپنے مفاد میں ہے کہ امریکہ چین کو کارنر کرنے کے منصوبہ پر عمل پیرا ہے تو امریکہ حملہ کی جرأت نہ کرے گا۔

حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اور امریکہ کی موجودہ ذہنی حالت کے پیش نظر جو بات سمجھ آتی ہے وہ یہ کہ امریکہ رات کے آخری حصے اپنے خلیج میں کھڑے بحری بیڑے سے ایٹمی وار ہیڈ کے میزائل افغانستان پر داغے گا۔ پہلا حملہ دن کی روشنی میں ہونے کا بہت کم امکان ہے۔ اس حملے میں افغانستان کے تمام ہی بڑے شہر ٹارگٹ ہو سکتے ہیں، اور اگر پہلے حملے میں خاطر خواہ کامیابی ہو جائے تو عالمی سطح کی ''چیخ و پکار'' سے بہت حد تک بچا جا سکتا اور کسی دوسرے ملک کا احسان بھی نہ لینا پڑے۔ پاکستانی عوام کے ردِ عمل اور افغانستان کی ممکنہ جوابی کارروائی سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ رات کی تاریکی میں اس ممکنہ کارروائی سے بچنے کے تمام تر انتظامات پاکستان کو بھی کر لینے چاہیں۔ خصوصاً اپنی ایٹمی اور دیگر دفاعی تنصیبات کے حوالے سے مکار ''دوست مکار دشمن بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ یہ اس کی تاریخ بھی ہے۔

عبدالرشید ارشد

اسامہ بن لادن! تم مسلمہ عالمی ''دہشت گرد'' ہو........!

☆ اسامہ بن لادن! تم واقعی مسلمہ عالمی دہشت گرد ہو کہ تمہیں دہشت گرد قرار دینے والا دنیا کا انتہائی ''مہذب'' عراقی عوام پر رحمت کا سایہ اور عالمی دہشت گردی کا دشمن ''ویٹو مارکہ'' ہے، جس کی ''صداقت'' کو جھٹلانا مشکل ہے۔ جس سے تمہاری دہشت گردی کے ثبوت مانگنا مشکل ہے۔

☆ اسامہ بن لادن! تم اس لئے بھی مسلمہ دہشت گرد ہو کہ تم جہاد پر ایمان رکھتے ہو اور جہاد ''مہذب اقوام عالم'' کے نزدیک دہشت گردی ہے۔ ان مہذب اقوام عالم کی آواز میں اسلامی جمہوریہ پاکستان کے محترم وزیر داخلہ کی آواز بھی شامل ہے۔

☆ اسامہ بن لادن! یہ کیا کم دہشت گردی ہے کہ تم نے برملا یہ کہہ دیا کہ ''اخرجوا الیہود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب'' تم ''عالمی مقدر کے اجارہ داروں'' کو سیال سونے کے خزانوں سے بھگانا چاہتے ہو۔ یہ کوئی معمولی دہشت گردی ہے؟

☆ اسامہ بن لادن! تم امتِ مسلمہ کی لاج ہو، تم اسلام کی روشن شمع ہو، جسے بجھانے کے لئے کفار و مشرکین اپنے نام نہاد مسلمان حواریوں کے ساتھ مل کر بجھانے کے در پے ہیں مگر قادر مطلق رب کی چال، مکر کی ہر چال پر یقیناً حاوی ہے۔

☆ اسامہ بن لادن! تاریخ ایک بار پھر دوسرے کربلا میں ہمارے اور طالبان کے عزم و ہمت اور کفر اور اس کے حمایتی غیرت وحمیت سے عاری مسلمانوں کے ظلم کا امتحان دیکھنے پر مصر نظر آتی ہے۔ ضرورت ''سر دادنہ داد سر دست یہود'' کی ہے۔

☆ اسامہ بن لادن! تمہیں بھی دکھ ہوگا اور مجھے بھی دکھ ہے کہ آج عرب حمیت، مسلمان کی دینی غیرت وحمیت کا جنازہ نکل چکا ہے۔ کہ عرب حکمران اپنے خون کو، اپنے بیٹے کو، تحفظ دینے کی بجائے مسلمہ عالمی دہشت گرد اور دہشت گردوں کے حامی کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔

☆ اسامہ بن لادن! عالمی سطح پر تمہیں دہشت گرد تسلیم کروانے والا امریکہ، عراق میں دہشت گردی کے خلاف ''لڑ'' رہا ہے۔ سلامتی کونسل میں اسرائیلی دہشت گردی کو ویٹو کے ذریعے روک رہا ہے۔ پانامہ پر حملہ کر کے وہاں کے صدر کو دہشت گردی روکنے کے لئے پکڑ آیا تھا۔

☆ اسامہ بن لادن! نبی مکرم ﷺ کے امتی اپنے رب کی مدد و استعانت سے ناامید، امریکہ و برطانیہ کی قوت سے خائف، تمہیں دشمن کے حوالے کرنے کے منصوبہ پر قوم کو یہ ''خوشخبری'' سنا رہے ہیں کہ ''اس سے ملک کو مالی فوائد ملیں گے'' یہ وہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود۔

☆ اسامہ بن لادن! آج کی ''ترقی یافتہ اور مہذب دنیا'' یہ سمجھنے کے لئے، یا جرأت سے یہ کہنے کے لئے، تیار نہیں ہے کہ یہود نے انتہائی پرکاری سے اپنی دہشت گرد تنظیم موساد کے ذریعے امریکہ میں دہشت گردی صرف اس لئے کی کہ آخری صلیبی جنگ برپا ہو اور وہ توسیع کا خواب پورا کریں۔

☆ اسامہ بن لادن! دل چھوٹا نہ کرنا، مسلمان حکمران امریکہ و برطانیہ وغیرہ کے غلام سہی مگر لاکھوں نہیں کروڑوں غیور مسلمان تمہیں اپنے دل میں بسائے تمہاری، تمہارے میزبانوں کی سلامتی کے لئے خون کا نذرانہ پیش کرنے کو تیار ہیں، بےچین ہیں۔

☆ اسامہ بن لادن! تمہارا یہ دور بیٹھا بھائی، تمہاری، تمہارے میزبانوں کی سلامتی کے لئے روتے دل سے دعائیں کر رہا ہے تمہاری جگہ اپنی جان کا صدقہ دینے پر شعور سے آمادہ ہے اور بقول مولانا محمد علی جوہرؒ یہ کہہ رہا ہے ''میں ہوں مجبور پر، اللہ تو مجبور نہیں''

اسامہ! اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہو........!

سید ولی حسینی

افغان سعودی تعلقات کا انقطاع

چند روز قبل جب متحدہ عرب امارت نے افغانستان سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کیا تھا، اسی وقت یہ توقع کی جارہی تھی کہ بہت جلد سعودی عرب بھی اس کی پیروی اور اپنے آقاؤں کے حکم کی تعمیل میں یہ قدم ضرور اٹھائے گا۔

یہ توقع ۲۰ ستمبر کو سعودی محکمہ خارجہ کے اعلان سے پوری ہوگئی۔ اب صرف پاکستان واحد ملک ہے، جس کے سفارتی تعلقات افغانستان کے ساتھ قائم ہیں اور اس نے اس امر کا بھی اعادہ کیا ہے کہ اس کا تعلقات ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس طرح اب حکومت پاکستان کی ذمہ داریوں میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ لیکن فی الوقت گفتگو ایک دوسرے زاویے سے متحدہ عرب امارات نے اور پھر سعودی عرب نے بھی اس انقطاع کا سبب بیرون ملک دہشت گردی کے مرتکب افراد کو پناہ دینا بتایا ہے۔ یقیناً یہ الفاظ مبہم نہیں ہیں۔ ان کی اس شکایت کا محور فقط اسامہ بن لادن کی ذات ہے اور اس مفہوم سے سبھی واقف بھی ہیں، مگر قابل توجہ امر یہ ہے کہ اگر یہ دعویٰ تسلیم بھی کرلیا جائے، آپ سے اپنے دعوے کے اثبات میں ثبوت نہ بھی مانگیں جائیں، تب بھی کیا طالبان حکومت کا یہ ''جرم'' اس قدر سنگین قرار پاتا ہے کہ اس کی سزا پورے افغانستان کو دینا روا اور جائز قرار دے دیا جائے؟ اگر فرد واحد کی حمایت یا مخالفت میں پورے ملک کو تادیبی کارروائیوں کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے تو اس جرم سے کونسا ملک بری ہے؟ کیا جرمنی نے کروشیا کی حمایت نہیں کی؟ اسے اسلحہ فراہم نہیں کیا؟ جس کے نتیجے میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں ہوئیں اور ہزاروں بے گناہوں کا قتل عام ہوا، کیا اسرائیل فلسطین کے معاملات میں کھلم کھلا مداخلت اور وہاں بدترین ظلم کا مرتکب نہیں ہوا؟ کیا انڈیا نے اپنی ہمسایہ ریاستوں میں دہشت گردی کو فروغ نہیں دیا؟ تامل ٹائیگرز اور چائنا کے باغی گروہ سے اس کے تعلقات اور ان کی پشت پناہی کیا کوئی راز ہے؟ انڈیا کا ایک اہم ''کارنامہ'' جو دنیا کی نظروں سے یکسر اوجھل ہے وہ ہے سکم نامی آزاد ریاست پر قبضہ کرنا، جو اقوام متحدہ کا ممبر ملک تھا، اس کو اندرا گاندھی کے دور میں فوج کشی کرکے اپنے ملک میں ضم کرلیا گیا، مگر اس پر بھی اقوام متحدہ نے کوئی قدم نہیں اٹھایا، خود امریکہ اعلانیہ مختلف ممالک کے معاملات میں مداخلت کرتا ہے، اس کی تاریخ ان ''کارناموں'' سے بھری پڑی ہے، روس افغانستان میں اتنے عرصے تک قابض رہا، الجزائر کی منتخب حکومت تبدیل کرنے اور وہاں کے عوام پر ان کی پسندیدہ قیادت کو حق حکومت نہ دینے میں امریکہ کا کردار واضح ہے۔ کیا ان تمام ممالک سے یورپی برادری سمیت خصوصاً مسلم ممالک نے سفارتی تعلقات منقطع کیے؟

سطور بالا پر غور کیا جائے تو سعودی عرب کے اس تازہ فیصلے کی کوئی بنیاد سامنے نہیں آتی۔ حقیقتاً ان حالات میں یہ قطعاً غیر مناسب فیصلہ ہے، جس کا اعلان کرتے ہوئے غالباً زمینی حقائق اور معروضی سوالات کو بھی مکمل طور پر پیش نظر نہیں رکھا گیا اور خدشہ ہے کہ خود ان ممالک میں عوامی سطح پر اس فیصلے کے خلاف ردعمل ہوگا؟ اب ان ممالک کے لئے بہترین لائحہ عمل یہی ہوسکتا ہے کہ وہ اگر فی الفور اپنے اس فیصلے پر نظر ثانی کرنے کی پوزیشن میں نہ ہوں تو اپنے اعلان کردہ موقف کے مطابق افغان عوام کی مشکلات بڑھانے میں شریک نہ ہوں، بلکہ ان کی مشکلات کو کم کرنے میں اپنا کردار ادا کریں، خصوصاً اس لئے بھی کہ ان کے اپنے اعلان کردہ موقف کے مطابق افغان عوام سے ان کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

ترقی پسند اسلام یا اسلام پسند ترقی؟

محمد عطاء اللہ صدیقی

تعلیم کا معاملہ ہو یا صحت عامہ کی بات، سائنسی ترقی کا سوال ہو یا معاشی خوشحالی کی بات ہو، پسماندگی اور بدحالی ہمارا قومی امتیاز ہے جس کی بناء پر ہم پوری دنیا میں پہچانے جاتے ہیں۔ البتہ ایک شعبہ ایسا ہے جس میں ہم نے ''ہوش ربا'' ترقی کی ہے۔ وہ ہے ''ترقی پسندی''۔ یہ ہمارا طرۂ امتیاز ہے کہ ہم ترقی کرنے کی بجائے ''ترقی پسندی'' کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ ہمارے لئے یہی امر ہی راحت القلوب ہے کہ ہم ترقی پسند ہیں۔ ہم ترقی یافتہ ممالک کے دانشوروں کو بڑے فخر سے بتا سکتے ہیں، کہ ترقی کے معاملے میں ہم ان سے بہت پیچھے سہی، مگر ''ترقی پسندی'' میں ہم دنیا کی کسی بھی قوم کے کندھے سے کندھا ملا کر چل سکتے ہیں۔ ہمارے روشن خیال دانشور پوری قوم کے ''شکریہ'' کے مستحق ہیں، کہ بالآخر انہوں نے اپنی شبانہ روز ابلاغی کاوشوں اور فکری محنتوں سے اس قوم کے اندر ''ترقی پسندانہ'' جذبات کو ''فروغ'' دے کر اسے احساس کمتری کی ''ذلت آمیز'' منزل سے باہر نکالا ہے۔

۱۹۳۰ء کے عشرے میں برصغیر پاک و ہند میں مارکسی نظریات کی یلغار کے نتیجہ میں ادیبوں کا ایک گروہ وجود میں آیا، جس نے روایت شکنی کو اپنا ''دین وایمان'' سمجھ لیا۔ الحاد پرست ادیبوں کے اس طائفہ نے جس تحریک کی بنیاد رکھی، وہ ''ترقی پسند تحریک'' کہلائی اور یہ خود اپنے آپ کو ''ترقی پسند'' کہلانے لگے۔ مذہبی طبقہ ان کی جارحانہ تنقید اور استہزا کا تختہ مشق بن گیا۔ مذہبی طبقہ سے ان کی منافرت بالآخر مذہب سے متعلق ہر فکر و عمل تک پھیل گئی۔ مذہب سے وابستہ ہر بات ان کے نزدیک ''رجعت پسندی'' کہلائی۔ مارکسی فکر کے تنور میں پکے ہوئے ان دانشوروں کی زبانیں انگارے برساتی تھیں، غالباً یہی وجہ ہے کہ ان کی طرف سے جو ترقی پسند ادیبوں کے افسانوں کا پہلا مجموعہ شائع ہوا، اس کا نام ''انگارے'' تھا۔ ان ''انگاروں'' کی تپش نے دین وایمان، شرم وحیاء، اور روحانی اقدار کے گلستان کو کافی متاثر کیا۔ مذہب بیزاری اور الحاد پرستی کے جذبات کو اس تحریک نے پروان چڑھایا۔ ۱۹۶۰ء کے عشرے میں ایوب خانی آمریت کے دوران ان اشتراکی ترقی پسندوں نے وہ رسوخ حاصل کیا کہ اچھے خاصے دین دار ادیب اپنی دینداری کو چھپاتے پھر رہے تھے کہ کہیں ان پر رجعت پسندی کا ٹھپہ نہ لگ جائے۔

۱۹۸۰ء کی دھائی کے آخر میں سوویت یونین کے انہدام کے نتیجے میں جب اشترا کی نظریہ عالمی منظر سے روپوش ہونے لگا، تو پاکستان میں بھی ترقی پسند ادب کی تحریک کو زوال آ گیا۔ اب کوئی ترقی پسند ادبی تحریک تو نظر نہیں آتی، البتہ ''ترقی پسندی'' کا ڈھنڈورا خوب پیٹا جا رہا ہے۔ ہر سیکولر، اشترا کی اور مذہب بیزار ترقی پسندی کے بخار میں مبتلا نظر آتا ہے۔ شکست خوردہ اشترا کیوں کے وہ نام نہاد انقلابی جتھے جو اٹھتے بیٹھتے امریکہ کو گالیاں بکتے تھے، آج انسانی حقوق کی امریکی ٹرین کی اگلی بوگی پر سوار دکھائی دیتے ہیں۔ پاکستان کے انسانی حقوق کے انتھک منادوں میں اکثریت انہی بے چہرہ بائیں بازو کے افراد کی ہے۔ ان ''انقلابیوں'' نے ایک دفعہ پھر ''ترقی پسندی'' کو قبضۂ قدرت میں لے لیا ہے۔ یہ مولویوں کو مذہب کا ٹھیکیدار ہونے کا طعنہ دیتے تھے، آج یہ خود ''ترقی پسندی'' کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں۔ اگر کسی نے اپنے آپ کو ترقی پسند کہلوانا ہو، تو ان جعل سازوں سے اسے مہر لگوانے کو کیا جاتا ہے۔

پوری دنیا میں جو چند ایک الفاظ مجلس زندگی میں بے حد کثرت سے استعمال ہوتے ہیں، ان میں لفظ ''ترقی'' بے حد اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ جدید نظام معیشت اور ماہرین معاشیات کی اصطلاحات میں ''ترقی'' کی اصطلاح اہم ترین ہے۔ مختصراً اگر یہ کہا جائے کہ آج انسانی جدوجہد کا محور و مرکز بلکہ مقصد وحید ہی ''ترقی'' ہے۔ مگر اسے علمی اعتبار سے ایک المیہ کہنا چاہیئے کہ اس قدر اہم اصطلاح کا نہ ابھی تک صحیح مفہوم متعین کیا جا سکا ہے، نہ ہی مختلف شعبہ ہائے زندگی سے وابستہ افراد ''ترقی'' کے متعلق یکساں ادراک رکھتے ہیں۔ اشترا کی فلسفہ پر جان چھڑکنے والوں سے آپ استفسار کیجئے کہ ان کے نزدیک ترقی کا مطلب کیا ہے؟ وہ تاریخ کی مادی تعبیرات کی بھول بھلیوں سے گذرتے ہوئے بالآخر ''مساوات شکم'' پر ترقی کی تان توڑیں گے۔ سرمایہ دارانہ مغرب کے ماحول میں پروردہ ایک شخص زندگی کے مادی پہلو میں بہتری، معیارات زندگی اور سہولتوں میں اضافہ، اور زیادہ سے زیادہ جدید سائنسی اکتشافات اور ان کے معاشرتی استعمالات کو ہی تمام تر ''ترقی'' قرار دے گا۔ آج کل انسانی حقوق اور انسانی ترقی کے مابین نئے رشتے تلاش کئے جا رہے ہیں۔ ایک انسانی حقوق کا علمبردار فرد کی آزادیوں کے پیمانے سے ترقی کا مفہوم سمجھتا ہے۔ اس کے نزدیک ترقی یافتہ سماج وہی ہے جہاں ایک فرد کو زیادہ سے زیادہ آزادیٔ ضمیر، آزادیٔ اظہار اور آزادیٔ انجمن سازی کے حقوق میسر ہیں۔ ایشیاء بالخصوص مسلم ممالک میں مسلک تصوف پر یقین رکھنے والوں کے نزدیک مادی ترقی روح کی تباہی پر منتج ہوتی ہے، ان کا منتہاء مقصود صرف ان کے متعین کردہ اصولوں کے مطابق روحانی ترقی ہے۔ ایک دیہات میں رہنے والا شخص ترقی کا جو مفہوم سمجھتا ہے، شہری تمدن کے مزے اڑانے والا شخص شاید ہی اس سے اتفاق کر سکے۔ صنعتی معاشرے میں ایک مزدور اور صنعت کار کے ترقی کے نصب العین میں واضح فرق ہے۔ ایک غریب آدمی گھر، گاڑی، کچھ جائیداد، اچھی خوراک، اچھے رہن سہن کو ہی ترقی کی معراج گردانتا ہے، مگر ایک دولت مند جسے یہ سب کچھ وراثت میں ملا ہے، اس کے نزدیک ان اشیاء کی ذرہ برابر قدر و منزلت نہیں ہے، اس کے ترقی کے معیارات بالکل الگ ہیں۔ جدید خواتین سے ترقی کے مفہوم کے بارے میں بات کیجئے، ان کے نزدیک ترقی جدیدیت کو اپنانے ہی میں ہے۔ وہ ''ماڈرن''

ہونے کو ہی ترقی یافتہ سمجھتی ہیں۔ آج کل کی این جی اوز کی بیگمات، پاکستان میں جن کی قیادت عاصمہ جہانگیر کر رہی ہیں، کے نزدیک مرد کی ''غلامی'' سے مکمل نجات یعنی مجرد زندگی ہی ترقی کی بلند ترین سیڑھی ہے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ''ترقی'' سے مراد صرف مادی ترقی ہے جیسا کہ ترقی کا مقبول ترین یونیورسل تصور آج کل پھیلا ہوا ہے؟ اس سوال کا براہ راست تعلق ایک اور سوال سے بھی ہے یعنی انسان کا مقصد حیات کیا ہے؟ یا اس کا مقصد تخلیق کیا ہے؟ دراصل ترقی کے بارے میں تمام تصورات کی بنیاد ہی اس سوال کے جواب پر منحصر ہے۔ جدید سیکولر مغرب نے گذشتہ چار صدیوں میں جس مقصد حیات کو آگے بڑھایا ہے، اس کا دائرہ کار محض اسی دنیاوی زندگی تک محدود ہے، حیات بعد الممات کے بارے میں ان کا اعتقاد ہی ختم ہوگیا ہے، لہٰذا وہ اخروی زندگی کی بہتری کے متعلق سوچنے کا اپنے آپ کو مکلف ہی نہیں سمجھتے۔ انسان جسم اور روح کا مرکب ہے۔ مگر ان کی تگ و دو کا اصل محور انسان کے جسمانی تقاضوں کی تکمیل ہی ہے، روح اور روحانی معاملات کے متعلق وہ سنجیدگی سے سوچنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ پورا معاشرہ اپنے فکری منہج اور عقلی خدوخال کے اعتبار سے ایک خالصتاً مادی معاشرہ ہے۔ اگرچہ وہاں اب بھی مذہب کی مسخ شدہ شکلیں موجود ہیں، لیکن وہ مادیت کی کلیتّ ہی کے تابع ہیں، یہی وجہ ہے کہ چرچ مغربی معاشرے کو اپنے اصولوں کے مطابق نہ ڈھال سکنے کے بعد اپنے آپ کو سیکولر سماج کے مطابق ڈھالنے میں مصروف نظر آتا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا ہم مغربی سماج کے اس مقصد حیات کو اپنا نصب العین قرار دے سکتے ہیں؟ اگر ہم بالفرض اسے اپنا مقصود بنا لیتے ہیں تو پھر ہمارے اسلام سے تعلق کی موجودہ بنیادیں کیا قائم رہ سکیں گی؟ اور پھر ایک اہم سوال کیا ہم مادی ترقی کے حصول کے لئے اسلام اور اسلام کے روشن اصولوں کو قربان کر سکتے ہیں؟

ہمارے آج کل کے روشن خیال دانشور اسلام کو اس وقت تک قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں جب تک کہ اس کے ساتھ ''ترقی پسند'' کا لاحقہ نہ لگا ہو۔ ان کے لئے محض ''مسلمان'' کہلانا کافی نہیں ہے بلکہ وہ ترقی پسند مسلمان کہلانا پسند کرتے ہیں۔ ''ترقی پسند اسلام'' کی واضح تعریف کوئی بھی متعین نہیں کرتا۔ مگر سیکولر دانشوروں کی گفتار متواترہ سے ترقی پسند اسلام کا جو مفہوم سامنے آتا ہے وہ یہ ہے کہ اس سے مراد ایسا اسلام ہے جس میں سماجی انصاف، رواداری اور روشن خیالی کی اعلیٰ اقدار کا اظہار ہوتا ہے۔ اشتراکی دانشور جس ''سماجی انصاف'' کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں، اس کی جزئیات اور باریکیوں کو نگاہ میں رکھا جائے تو اس کا مرجع و مصدر مارکسزم ہے نہ کہ اسلام، اشتراکی سماجی انصاف جس معاشی مساوات کا تصور پیش کرتا ہے، اس میں نجی ملکیت کے خاتمہ کو مرکزی حیثیت حاصل ہے جبکہ اسلام نجی ملکیت کے مطابق خاتمہ کا قائل نہیں ہے البتہ اس کے حصول کے لئے جائز ذرائع کی تلقین کرتا ہے۔ مغربی جمہوریت کے سحر میں مبتلا سیکولر دانشور اسلام اور جمہوریت کے درمیان شورائیت کی قدر مشترک رکھتے ہوئے جمہوریت کو عین اسلام تصور کرتے ہیں۔ ان کے خیال میں ترقی پسند اسلام صرف وہی ہے جس میں مغربی جمہوریت کی تائید کا پہلو نکلتا ہو۔ وہ حاکمیت جمہور اور حاکمیت الٰہیہ کے بنیادی فرق کو فراموش کردیتے ہیں، مختصر الفاظ میں ان کے نزدیک ترقی پسند اسلام بس وہی ہے جس میں

اشتراکیت اور جمہوریت کے ساتھ فکری اشتراک پایا جاتا ہو۔ اگر کوئی بات اسلام میں تو ہے مگر اشتراکیت یا مغربی جمہوریت سے متصادم ہے تو پھر ایسا ''اسلام'' انہیں قبول نہیں ہے۔ قرآن مجید میں جنت اور جہنم کا تفصیل کے ساتھ ذکر موجود ہے، مگر ہمارے ''ترقی پسند'' مسلمان جہنم، یا عذاب قبر کا ذکر سننے کو قطعاً تیار نہیں ہیں۔ ان کے خیال میں مولوی جہنم کا ذکر کر کے لوگوں کو ڈرانا چاہتے ہیں تا کہ وہ خوف کے مارے ان کی مالی معاونت کریں۔ ''ترقی پسند اسلام'' میں صرف معاملات کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے، عبادات کی تکرار ان کے خیال میں رجعت پسندی ہے۔ آج کل ترقی پسندوں نے ''انسان دوستی'' کا بہت واویلا مچا رکھا ہے۔ انسان دوستی کا فلسفہ درحقیقت انسان پرستی کا دوسرا نام ہے۔ مغرب میں اس نظریہ کو خدا بیزار فلسفیوں نے متعارف کرایا۔ ان کا خیال تھا کہ انسان کو خدا کا ذکر چھوڑ کر اپنی سرگرمیوں کا محور و مرکز بس ''انسان'' کو ہی سمجھنا چاہئے۔ ہیومن ازم درحقیقت ایک ملحدانہ نظریہ ہے مگر ہمارے ترقی پسند اسے ہی سب کچھ سمجھتے ہیں۔ اسلام میں ''جہاد'' کو بے حد اہمیت حاصل ہے، مگر ترقی پسند مسلما جہاد کو ''بنیاد پرستی'' کا مظہر سمجھتے ہیں۔ اسلام میں گستاخ رسول کی سزا موت ہے مگر ''ترقی پسند اسلام'' کے پجاری قانون توہین رسالت کو انسانی حقوق کے منافی سمجھتے ہیں۔ اسلام عورتوں کو گھر بیٹھنے اور حجاب اپنانے کی ہدایت کرتا ہے مگر ''ترقی پسند مسلمانوں'' کی ترقی پسندی کا اصلی نصب العین ہی یہ ہے کہ عورتوں کو زندگی کے ہر میدان میں مردوں کے شانہ بشانہ لایا جائے۔ اسلام سود خوری کو اللہ سے جنگ قرار دیتا ہے مگر ''ترقی پسند مسلمان'' سود کے بغیر امور ریاست کی انجام دہی کو ناقابل عمل سمجھتے ہیں۔ اسلام موسیقی، رقص و سرود، بت گری اور مخلوط مجالس سے منع کرتا ہے۔ مگر ترقی پسند مسلمان اسے فنون لیطفہ اور آرٹ کا درجہ دیتے ہیں۔ یہ فرق ہمیں چند امور میں نہیں بلکہ تمام بنیادی امور میں دکھائی دیتا ہے۔ عام مسلمانوں کے ''اسلام'' اور ترقی پسندوں کے ''اسلام'' میں ہر اعتبار سے فرق ہے۔ ہمارا حکمران طبقہ اور سیکولر دانشور ''ترقی پسند اسلام'' کی بات کرتے ہیں، جبکہ انہیں چاہئے کہ وہ ''اسلام پسند ترقی'' کے تصور کو آگے بڑھائیں یعنی وہ ترقی جس میں دین و دنیا کی پاسداری کی ضمانت دی جاسکتی ہو۔ روحانی اور اخلاقی زوال سے دوچار کرنے والی تحریک ''ترقی پسندانہ'' ہو تو ہو، اسے ''اسلامی'' نہیں کہا جاسکتا۔ ☆

علمی، تاریخی سوانحی دینی کتب

شورش کامل (شورش کاشمیریؒ) جلد ۲	پروفیسر خواجہ ابوالکلام صدیقی	150/=
کاروانِ احرار (تحریک آزادی برصغیر)	جانباز مرزا مرحوم	850/=
مسیلمہ کذاب سے دجال قادیان تک	'' '' ''	100/=

رابطہ: بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون: 511961 -061

جانشین امیر شریعت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

۲۲ رجب کے کونڈے اور اُن کی حقیقت

تاریخی معلومات کے مطابق ''جعفری کونڈوں'' کے نام پر ''بغض معاویہ کی علامت'' کے طور پر ''رسم بد'' اور ''بدعت سیئہ'' ۱۹۰۶ء میں رام پور (یوپی، بھارت) سے شروع ہوئی۔ اس کی ابتداء کرنے والا مشہور رافضی بغض امیر معاویہ کا، لاعلاج مریض ''امیر مینائی کا تبرائی خاندان'' ہے، جس نے خاص طور پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بغض وحسد کی بنا پر اس ''رسم بد'' کو جاری کیا۔ یہ رسم قبیح ۲۲ رجب کو پوری کی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ رسم شیعہ کے چھٹے امام سیدنا جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی ''نیاز'' ہے۔ حالانکہ ۲۲ رجب نہ تو حضرت جعفر صادقؒ کا یوم ولادت ہے اور نہ ہی یوم وفات ہے۔ کیونکہ حضرت جعفر صادقؒ کی ولادت باسعادت ۸ رمضان المبارک ۸۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۵ شوال المکرم ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ اس لحاظ سے حضرت موصوف امت کے امام اعظم حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر اور تقریباً ہم عمر ہیں (تذکرۃ الحفاظ للامام شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ ص ۱۵۰، ج ۱) بلکہ ۲۲ رجب دراصل خال المسلمین، کاتب الوحی المبین، فاتح شام وروم وافریقہ، امیر المؤمنین، امام المتقین، سیدنا ومولانا ''ابوعبدالرحمٰن''، ''ابویزید'' معاویہ بن سیدنا ابی سفیان سلام اللہ ورضوانہ علیہ کا یوم وفات ہے......!

اس رسم بد کی ایجاد کے بارے میں حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری کے مرید خاص مصطفیٰ علی خان بریلوی نے اپنے پیر ومرشد کی سوانح حیات موسومہ ''جواہر المناقب'' کے حاشیہ پر مذکورہ بالا انکشاف کی تصدیق کی دیا اور اس میں مشہور سنی حنفی ،، بریلوی ادیب وشاعر جناب حامد حسن قادری مرحوم کا ایک بیان درج کیا ہے۔ قادری صاحب فرماتے ہیں۔'' یہ نیاز سب سے پہلے ۱۹۰۶ء میں ریاست رام پور میں امیر مینائی لکھنوی خاندان سے نکلی اور وہ اس طرح کہ اس طرح کہ امیر مینائی لکھنوی کے فرزند خورشید احمد مینائی نے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے بغض میں اس رسم کے ذریعہ سے آپؓ کی وفات پر خوشی منائی''

انتہائی رنج وغم کا مقام ہے کہ ہمارے سنی بھائی بھی بلاتحقیق رافضی وسبائی پراپیگنڈے سے متاثر ہوکر ایک جلیل القدر صحابی رسول کی (معاذ اللہ) سراسر توہین پر مشتمل اس ناپاک رسم کو اختیار کر چکے ہیں۔

حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت یا وفات سے اس ''یہودی رسم'' کا کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ یہ محض ''بغض معاویہؓ'' کا ''سبائی کرشمہ'' اور ''تبرائی مظاہرہ'' ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق سنی حنفی بریلویوں کے مشہور مقتدیٰ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی نے حضرات خلفاء ثلاثہ نیز خلیفہ سادس حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دین ودیانت کے متعلق کسی سائل کے استفسار کا بڑا واضح جواب دیا ہے۔ سیرت نبویہ کے موضوع پر حضرت قاضی عیاض المالکی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ''الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ'' (ﷺ) ایک مشہور ومقبول کتاب ہے اور علامہ شہاب الدین احمد الخفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے ''نسیم الریاض'' کے نام سے اُس کی ایک مفصل شرح لکھی جو اصل کتاب کی طرح خود بہت مستند اور مشہور ومقبول ہے۔ اس میں شارح کتاب علامہ خفاجی رحمۃ اللہ علیہ نے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ علیہ کے مخالفین سبی، تبرائی رافضیوں کے متعلق مسلک حق ''اہل سنت و

الجماعت'' اور اجماع امت کے مطابق زبردست دینی غیرت وحمیت کا نمونہ ایک انتہائی اہم قابل تقلید وعبرت مستقل ''فتویٰ'' بھی دیا ہے۔ اور مولانا احمد رضا خان بریلوی نے استفسار کے جواب میں وہ فتویٰ بھی ساتھ شامل کر کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق اپنے عقیدہ اور مسلک وموقف کی اعلانیہ تائید وتشہیر کردی ہے۔ چنانچہ مذکورہ بالا استفتاء اور علامہ خفاجی کے فتویٰ پر مشتمل اس کا مفصل جواب فاضل بریلوی کی مشہور کتاب ''احکام شریعت'' سے عوام اہل سنت والجماعت کو دینی ودنیاوی نصیحت وخیر خواہی کی تبلیغ نیز اُن کی علمی وروحانی تسلی وتشفی اور تصدیق وتسکین کے لئے درج ذیل کیا جارہا ہے۔

مسئلہ ۲۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۲۷ھ: علماء اہل سنت وجماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ آج کل اکثر سُنی فرقۂ باطلہ کی صحبت میں رہ کر چند مسائل سے بدعقیدہ ہوگئے ہیں۔ اگرچہ حضور کی تصانیف کثیرہ میں ہرقسم کے مسائل موجود ہیں۔ لیکن احقر کی نگاہ سے یہ مسئلہ نہیں گزرا۔ اس واسطے اس کی زیادہ ضرورت ہو کہ:

''امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نسبت زید کہتا ہے کہ'' وہ لالچی شخص تھے'' یعنی انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور'' آل رسول'' (ﷺ) یعنی امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑکر ان کی خلافت لے لی اور ہزار ہا صحابہؓ کو شہید کیا۔ بکر کہتا ہے کہ ''میں اُن کو خطا پر جانتا ہوں کہ اُن کو امیر نہ کہنا چاہیے''

عمرو کا یہ قول ہے کہ'' وہ اجلہ صحابہ میں سے ہیں۔ اُن کی توہین کرنا گمراہی ہے'' ایک اور شخص جو اپنے آپ کو'' سُنی المذاہب'' کہتا اور کچھ علم بھی رکھتا ہے (حق یہ ہے کہ وہ نرا جاہل ہے) وہ کہتا ہے کہ'' سب صحابہؓ اور خصوصاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وحضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ (نعوذ باللہ منہا) لالچی تھے۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ کی نعش مبارک رکھی تھی اور وہ اپنے اپنے خلیفہ ہونے کی فکر میں لگے ہوئے تھے'' ان چاروں شخصوں کی نسبت کیا حکم ہے؟ اور ان کو سنت جماعت کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور حضور کا اس مسئلہ میں کیا مذہب ہے؟ جواب مدلل عام فہم ارقام فرمائیے۔ بینوا توجروا

الجواب: اللہ عزوجل نے سورۃ حدید میں صحابہ سید المرسلین ﷺ کی دو قسمیں فرمائیں۔ ایک وہ کہ قبل فتح مکہ مشرف بہ ایمان ہوئے اور راہِ خدا میں مال خرچ کیا، جہاد کیا۔ دوسرے وہ کہ بعد، پھر فرمایا وکلا وعد اللہ الحسنیٰ'' دونوں فریق سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ فرمایا'' اور ان سے بھلائی کا وعدہ کیا ان کو فرماتا ہے۔

اولئک عنہا مبعدون لا یسمعون حسیسہا و ہم فی ما اشتہت انفسہم خالدون لا یحزنہم الفزع الاکبر و تتلقہم الملائکۃ ھذا یومکم الذی کنتم توعدون٥

ترجمہ: '' وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔ اُس کی بھنک تک نہ سنیں گے۔ اور وہ لوگ اپنی جی چاہی چیزوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ قیامت کی وہ سب سے بڑی گھڑی انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے اُن کا استقبال کریں گے۔ یہ کہتے ہوئے کہ یہ ہے تمہارا دن جس کا تم سے وعدہ تھا''

رسول اللہ ﷺ کے ہر صحابیؓ کی یہ شان اللہ عزوجل بتاتا ہے تو جو کسی صحابیؓ پر طعنہ کرے۔ اللہ واحد قہار کو جھٹلاتا ہے اور ان کے بعض معاملات، جن میں اکثر حکایات کاذبہ ہیں۔ ارشاد الٰہی کے مقابل پیش کرنا اہل اسلام کا کام نہیں۔ رب عزوجل نے اسی آیت میں اُس کا منہ بند فرمادیا کہ دونوں فریق صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھلائی کا وعدہ کر کے ساتھ ہی ارشاد فرمایا واللہ بما تعملون

خبیرؐ اور اللہ کو خوب خبر ہے جو کچھ تم کروگے'' بایں ہمہ میں تم سب سے بھلائی کا وعدہ فرما چکا۔ اس کے بعد جو کوئی بکے، اپنا سر کھائے خود جہنم میں جائے۔ علامہ شہاب الدین خفاجی ''نسیم الریاض'' شرح شفاء امام قاضی ''بیاض'' میں فرماتے ہیں۔

ومن یکون یطعمن فی معاویہ فذاك من کلاب الھاویہ

''حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتوں میں سے ایک کتا ہے''۔ ان چار شخصوں میں عمرو کا قول سچا ہے، زید وبکر جھوٹے ہیں۔ اور چوتھا شخص سب سے بدتر خبیث رافضی تبرائی ہے۔ امام کا مقرر کرنا ہر مہم سے زیادہ مہم ہے۔ تمام انتظام دین و دنیا اسی سے متعلق ہے اور حضور اقدس ﷺ کا جنازۂ انور اگر قیامت تک رکھا رہتا، اصلاً کوئی خلل محتمل نہ تھا۔ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے اجسامِ طاہرہ بگڑتے نہیں۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام بعدِ انتقال ایک سال کھڑے رہے۔ سال بھر بعد دفن ہوئے۔ جنازۂ مبارکہ حجرہ ام المومنین صدیقہ میں تھا۔ جہاں اب مزارِ انور ہے۔ اس سے باہر لے جانا نہ تھا۔ چھوٹا سا حجرہ اور تمام صحابہ کرامؓ کو اس نمازِ اقدس سے مشرف ہونا، ایک ایک جماعت آتی اور پڑھتی اور باہر جاتی۔ دوسری آتی۔ یوں یہ سلسلہ تیسرے دن ختم ہوا۔ اگر تین برس میں ختم ہوتا تو جنازۂ اقدس تین برس یوں ہی رکھا رہتا تھا کہ اس وجہ سے تاخیر دفن اقدس ضروری تھا۔ ابلیس کے نزدیک یہ اگر لالچ کے سبب تھا تو سب سے سخت تر الزام امیر المومنین مولیٰ علیؓ پر ہے، یہ تو لالچی نہ تھے، اور کفن دفن کا کام گھر والوں سے ہی متعلق ہوتا ہے۔ یہ کیوں تین دن ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے؟ انہوں نے رسول ﷺ کا یہ کام کیا ہوتا؟ پچھلی خدمت بجالائے ہوتے؟ تو معلوم ہوا کہ اعتراض ملعون ہے اور جنازۂ انور کا جلد دفن نہ کرنا ہی مصلحتِ دینی تھا جس پر علی المرتضیٰؓ اور سب صحابہ کرامؓ نے اجماع کیا۔ مگر ؎

چشم بد اندیش کہ بر کندہ باد

عیب نماید بہ نگاہش ہنر

یہ خبثاء خذلہم اللہ تعالیٰ صحابہ کرامؓ کو ایذا نہیں دیتے بلکہ اللہ و رسول کو ایذاء دیتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔

من اذاھم فقداذانی و من اذانی فقد اذی اللّٰہ و من اذی اللہ فیو شك اللّٰہ ان یاخذہ و العیاذ باللّٰہ تعالیٰ۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم۔

''جس نے صحابہ کرامؓ کو ایذاء دی اس نے مجھے ایذاء دیا اور جس نے مجھے ایداء دی اس نے اللہ کو ایداء دی اور جس نے اللہ کو ایذاء دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کرے! (کتبہ عبدۃ المذہب احمد رضا عفی عنہ بمحمد نِ المصطفیٰ ﷺ۔ (احکامِ شریعت ص ۱۰۴ حصہ اول مطبوعہ من جانب مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی)

پیارے سُنی بھائیو! خدا کے لئے رافضیت، سبائیت وتبرائیت اور بغض معاویہؓ کی خاص علامت اس ''ملعون رسم'' سے اپنے گھروں کو اور اپنے تمام متعلقین اہل اسلام کو بچاؤ۔ اور حضور ﷺ کے معزز برادرِ نسبتی (سالے) نیز حضور علیہ السلام اور امام چہارم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بھتیجے، کاتب الوحی اور امام پنجم سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے استعفیٰ کے بعد پوری امت کے متفق علیہ خلیفہ عادل وراشد امام ششم سیدنا امیر معاویہ سلام اللہ ورضوانہ علیہ کی توہین کے ذریعے حضور علیہ السلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی توہین جیسے ''ملعون فعل'' کے مرتکب ہوکر خدا کے غضب کو مت دعوت دو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو ازواج واصحاب رسول علیہم السلام والرضوان کی سچی محبت نصیب فرمائیں اور دوسری تمام بدعات کی طرح اس ''رسم بد'' سے بہ طور خاص محفوظ رکھیں۔ آمین، ثم آمین۔ وما علینا الا البلاغ المبین

محمد اقبال کیلانی، الریاض

اسلامی جنگوں اور غیر مسلموں کی جنگوں کا تقابلی مطالعہ

جہادِ اسلامی کے قواعد وضابطہ اور دنیاوی جنگوں کے قاتھ خودساختہ قوانین میں اس بنیادی فرق کی وضاحت کے بعد ہم جہادِ اسلامی اور اقوامِ مغرب کی جنگوں کے بعض امور کا تقابلی جائزہ پیش کر رہے ہیں جو ہمیں یہ فیصلہ کرنے میں مدد دے گا کہ تاریخ کی میزان عدل میں خون ریزی، غارت گری، درندگی، سفاکی اور بربریت اقوام مغرب کی جنگوں کے پلڑے میں ہے یا جہادِ اسلامی کے پلڑے میں؟

ا۔ آدابِ قتال:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دورانِ جہاد مختلف موقع پر جو ہدایات ارشاد فرمائیں وہ یہ ہیں۔

دورانِ جہاد دشمن کے مقتولین کا مثلہ نہ کرنا (بخاری)۔۔۔۔دشمن کی املاک میں لوٹ مار نہ کرنا (ابوداؤد)

۔۔۔۔دشمن کو اذیت دے کر قتل نہ کرنا (ابن ماجہ)۔۔۔۔۔زبردست دشمن کو آگ میں نہ جلانا (بخاری)۔۔۔۔دشمن کو امان دینے کے بعد قتل نہ کرنا (ابن ماجہ)۔۔۔۔۔دشمن کو دھوکہ سے قتل نہ کرنا (ابوداؤد)

جنگ موتہ کے لئے لشکرِ اسلام کو روانہ کرتے ہوئے درج ذیل ہدایات دیں:

''بدعہدی نہ کرنا، خیانت نہ کرنا، کسی بچے بوڑھے اور درویش کو قتل نہ کرنا، کھجور یا دوسرا کوئی درخت نہ کاٹنا، کسی عمارت کو منہدم نہ کرنا، (رحمتہ اللعالمین از قاضی سلیمان منصور پوری: ۲/۲۷۱)

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے لشکرِ اسامہ کو روانہ کرتے ہوئے درج ذیل ہدایات دیں: (موطأ مالکؒ)

''خیانت نہ کرنا، مال نہ چھپانا، بے وفائی نہ کرنا، مثلہ نہ کرنا، بوڑھوں، بچوں کو قتل نہ کرنا، ہرے بھرے اور پھلدار درختوں کا نہ کاٹنا، کھانے کے علاوہ جانوروں کو بے کار ذبح نہ کرنا''

ایک فوجی مہم میں حضرت خالد بن ولیدؓ سے غلط فہمی میں کچھ لوگ مارے گئے۔ رسول اکرم ﷺ کو اطلاع ملی تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: ''اے اللہ! خالد نے جو کچھ کیا میں اس سے بری الذمہ ہوں'' (بخاری) بعد میں رسول اکرم ﷺ نے مقتولین کی دیت اور ان کے نقصانات کا معاوضہ ادا فرمایا۔ جنگ بدر سے چند یوم پہلے حضرت حذیفہؓ اپنے والدِ محترم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ آ رہے تھے، کافروں نے روک لیا اور اس وعدہ پر مدینہ جانے کی اجازت دی کہ اگر جنگ ہوئی تو تم اس جنگ میں حصہ نہیں لو گے۔ حضرت حذیفہؓ نے وعدہ کر لیا اور مدینہ پہنچ کر نبی اکرم ﷺ کو صورتِ حال سے آگاہ کر دیا۔ جنگ کا موقع آیا تو حضرت حذیفہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ اب ہم کیا کریں' رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہم قریش سے کئے گئے معاہدے کو پورا کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں گے'' چنانچہ حضرت حذیفہؓ خواہش کے باوجود جنگ بدر میں شریک نہ ہو سکے۔ (حیاتِ صحابہ کے درخشاں پہلو: حصہ دوم، ص ۱۳۷)

حقیقت یہ ہے کہ پیغمبرِ اسلام کی ان اعلیٰ وارفع تعلیمات اور ذاتی حسنِ عمل نے عہد شکنی، دھوکہ دہی، خون ریزی، وحشت بربریت، درندگی اور خونخوادی کی حامل جنگوں کا اصولاً خاتمہ کر کے جنگ کو ایک مقدس مشن کا مقام دے دیا اور یہ مقدس مشن، جہاد فی سبیل اللہ

مسلمانوں کے لئے اسی طرح عبادت بنادیا گیا جیسی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور صدقات وغیرہ عبادات ہیں۔

جنگ احد میں دشمنوں نے رسول اکرم ﷺ کا ایک نچلا دانت مبارک توڑ دیا، خود کی دو کڑیاں چہرے کیا اندر دھنس گئیں اور چہرہ کا اقدس خون آلود ہوگیا۔ میدان احد نثار ساتھیوں کی لاشوں سے اٹا پڑا تھا۔ لاشوں کا مثلہ کیا گیا تھا۔ میدان جنگ کا یہ نقشہ دیکھ کر کسی بھی فوج کے سپہ سالار کی جو ذہنی کیفیت ہوسکتی ہے، اس کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ چنانچہ لمحہ بھر کے لئے انسانی جذبات غالب آگئے اور فرمایا: ''اس قوم پر اللہ کا سخت عذاب ہو جس نے اپنے پیغمبر کا چہرہ خون آلود کر دیا'' لیکن فوراً مقدس مشن کے علمبردار رحمتہ للعالمین محسن انسانیت ﷺ نے اپنی بددعا کو اس دعا کے ساتھ بدل دیا'' اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے کہ وہ جانتی نہیں'' (الرحیق المختوم: ص ۲۴۱)

دشمنوں کے لئے ہدایت اور نیکی کی یہ دعائیں اس بات کا واضح اعلان ہیں کہ مطلب انسانوں کی ہلاکت اور بربادی نہیں بلکہ ہدایت اور فلاح ہے۔ سیرت طیبہ کا یہ پہلو عظمت کردار کی ایسی رفعتوں اور بلندیوں کا حامل ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے مصلحین اور فاتحین پیغمبر اسلام ﷺ کی اس شان کریمی کے آگے اوندھے منہ پڑے نظر آتے ہیں۔ حق بات یہ ہے کہ بنی نوع انسان پر پیغمبر اسلام کا یہ وہ احسان عظیم ہے جس کے بارے میں بنی نوع انسان تا قیامت سبکدوش نہیں ہوسکتی۔

اسلام نے یہ پاکیزہ اور اعلیٰ وارفع تعلیمات اس وقت دیں جب اپنے وقت کی مہذب ترین اقوام ۔۔۔۔ روم و ایران ۔۔۔۔ جنگوں میں وحشی جانوروں سے بدتر وحشت کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔

۵۴۰ء میں نوشیروان نے شام پر چڑھائی کی تو اس کے دارالحکومت انطاکیہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی، باشندوں کا قتل عام کیا، عمارتوں کا مسمار کیا، جب اس سے بھی تسکین نہ ہوئی تو شہر میں آگ لگوادی (الجہاد فی الاسلام: ص ۲۱۲)

۱۰۹۹ء میں عیسائیوں نے جب بیت المقدس پر قبضہ کیا تو مسلمانوں کی یہ حالت تھی کہ ہر طرف ان کے ہاتھ پاؤں کے انبار لگ گئے، کچھ آگ میں زندہ پھینکے جا رہے تھے، کچھ فصیل سے کود ہلاک ہو رہے تھے اور گلیوں میں ہر طرف سر ہی سر نظر آ رہے تھے۔ حضرت سلیمانؑ کے ہیکل میں دس ہزار مسلمانوں نے پناہ لی تھی۔ عیسائیوں نے ان سب کو قتل کر ڈالا (یورپ پر اسلام کے احسان: ص ۸۲)

آج کے مہذب ترین یورپ کا حال عہد قدیم کے وحشی یورپ سے ذرا مختلف نہیں۔ مارچ میں ۱۹۹۲ء میں بوسنیا کے مسلمان شہریوں نے ریفرنڈم کے ذریعہ آزادی کا فیصلہ کیا تو متعصب سرب عیسائیوں نے بوسنوی مسلمانوں پر جو ظلم وستم کئے وہ تاریخ کا سیاہ ترین باب ہے۔ مسلمانوں کے سینوں پر خنجروں سے صلیب کے نشان بنائے گئے۔ بچوں کو ذبح کر کے ماں باپ کو ان کا خون پینے پر مجبور کیا گیا۔ حاملہ خواتین کے پیٹ چاک کر کے معصوم بچے نکال کر ذبح کئے گئے۔ کمسن نوجوانوں اور بوڑھی خواتین کی آبروریزی کر کے انہیں قتل کیا گیا۔ مسلمان قیدیوں کے جسموں سے اس طرح خون نکالا گیا کہ وہ سسک سسک کر موت کے منہ میں چلے گئے۔ زندہ انسانوں کے جسموں سے خنجروں کے ساتھ کھال اتاری گئی۔ بستیاں اور دیہاتوں کے دیہات نذر آتش کئے گئے۔ پناہ گزین زندہ جلادیئے گئے۔ لاشوں کا مثلہ کیا گیا، سرکاٹ کر سڑکوں پر فٹ بال کی طرح روندے گئے۔

قدیم اور جدید وحشی یورپ کے یہ واقعات کسی تبصرے کے محتاج نہیں۔ یہ واقعات پڑھ کر کسی بھی ذی ہوش انسان نے

لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ دوران جنگ احترام آدمیت، امن، سلامتی، نیکی، احسان، رحم دلی، خدا ترسی اور شرافت کس پلڑے میں ہے اور ظلم، بربریت، دہشت گردی، شقاوت اور درندگی کس پلڑے میں ہے۔۔۔؟؟

۲۔ غیر مقاتلین سے سلوک:

جنگ میں کسی بھی صورت میں حصہ نہ لینے والے افراد مثلاً عورتیں، بچے، بوڑھے، بیمار، زخمی اور معذور لوگ یا گوشہ نشین وغیرہ کو اسلام نے قتل کرنے سے منع کیا ہے۔ رسول رحمت ﷺ کا ارشاد ہے ''عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرو'' (بخاری)۔۔۔ایک دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے'' عورتوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرو'' (ابوداؤد)۔۔۔۔ایک جنگ میں کچھ لوگ جمع تھے۔ نبی اکرم ﷺ کے استفسار پر بتایا گیا کے ایک عورت کی لاش پر لوگ جمع ہیں'' آپ ﷺ نے ناراض ہو کر فرمایا'' عورت تو قتال نہیں کر رہی تھی'' (پھر کیوں قتل کی گئی) چنانچہ آپ ﷺ نے فوج کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولیدؓ کو پیغام بھجوایا کہ کسی عورت اور مزدور کو قتل نہ کیا جائے (ابوداؤد)

عہد نبوی کی مہذب اقوام (قیصر و کسریٰ) کا یہ حال تھا کہ ۶۱۳ء میں ایرانی بادشاہ خسرو پرویز نے قیصر روم ہرقل کو شکست دی تو مفتوحہ علاقے میں تمام مسیحی عبادت خانہ مسمار کر دیئے اور ۶۰ ہزار غیر مقاتلین (عورتوں، بچوں بوڑھوں) کو تہ تیغ کیا جن میں سے ۳۰ ہزار مقتولوں کے سروں سے شہنشاہ ایران کا محل سجایا گیا۔ (غزوات مقدس: ص ۲۵۷)

ایک نظر ترقی یافتہ یورپ کے مہذب جرنیلوں کے غیر مقاتلین کے بارے میں تعلیمات عالیہ بھی ملاحظہ ہوں:

''گولہ باری کے وقت محصورین میں عورتوں اور بچوں اور دوسرے غیر مقاتلین کا موجود ہونا ہی جنگی نقطہ نظر سے مطلوب ہے کیونکہ صرف اسی صورت میں محاصر فوج محصورین کو خوفزدہ کر کے ہتھیار ڈالنے پر جلدی سے جلدی مجبور کر سکتی ہے۔ (الجہاد فی الاسلام: ص ۵۷۰)

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ہند میں انگریزوں نے جس بے دردی اور سنگدلی سے بچوں اور عورتوں کا قتل کیا، اس کا اندازہ درج ذیل اقتباس سے لگایا جا سکتا ہے۔

''جنگ آزادی میں ۶۷ ہزار اہل اسلام نے پھانسی پائی، سات دن برابر قتل عام ہوتا رہا، جس کا کوئی حساب ہی نہیں، بچوں تک کو مار ڈالا گیا، عورتوں سے جو سلوک کیا گیا وہ بیان سے باہر ہے۔ اس کے تصور ہی سے دل دہل جاتا ہے۔ (تاریخ ندوۃ العلماء از مولوی محمد جلیس: حصہ اول، ص ۴)

۱۹۰۷ء کی ہیگ کانفرنس میں غیر مقاتلین کو تحفظ دینے کا معاہدہ طے ہوا لیکن اس معاہدہ کے بعد جب متحدہ ریاست بلقان اور ترکی کے درمیان جنگ ہوئی تو اس میں ۲ لاکھ چالیس ہزار مقاتلین مسلمان تلوار کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ (الجہاد فی الاسلام: ص ۵۷۱)

جنگ عظیم اول اور دوم میں مہذب یورپ کے مہذب جرنیلوں نے جس سنگدلی اور بربریت کے ساتھ شہری آبادیوں پر بمباری کی، اس نے مقاتلین اور غیر مقاتلین کا تصور ہی ختم کر دیا۔ جنگ عظیم دوم میں جدید تہذیب و تمدن کے تین بڑے علمبرداروں) امریکہ کے ٹرومین، برطانیہ کے چرچل، اور روس کے سٹالن) نے جاپان کا سلسلہ فتوحات روکنے کے لئے ایک اجلاس میں متفقہ طور پر جاپان کی شہری آبادی کو ایٹم بم کا نشانہ بنانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۱۲ اگست کو ہیروشیما اور ۱۹ اگست ۱۹۴۵ء کو ناگاساکی پر

اٹیم بم گرا کر ڈیڑھ لاکھ غیر مقاتلین کی شہری آبادی کو آن واحد میں صفحۂ ہستی سے مٹا دیا گیا۔ (قومی ڈائجسٹ: جولائی ۱۹۹۵ء)

اقوام مغرب کی مکاری اور عیاری واقعی قابل داد ہے کہ ایک طرف دوران جہاد صرف ایک جہاد صرف ایک خون ناحق پر ناراض ہونے والے پیغمبر اسلام ﷺ۔۔۔جس نے اس کے نتیجہ میں ہمیشہ کے لئے مستقل ضابطہ بنا دیا کہ دوران جہاد کسی غیر متعلق بچے، عورت، مزدور اور تارک الدنیا درویش کو قتل نہ کیا جائے۔۔۔کی تلوار انسانیت دشمن وہ پیغمبر خونی پیغمبر، اس کی تعلیمات، دہشت گردی اور دوسری طرف ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں بچوں اور عورتوں کے بے دریغ قتل کرنے والے زہریلی گیسوں سے ہلاک کرنے والے، اٹیم بم سے ہنستے بستے گھروں اور شہروں کو صفحۂ ہستی سے مٹانے والے خونخوار درندے اور قصاب مہذب، امن پسند اور انسانیت کے خیر خواہ۔۔۔؟؟؟

۳۔اسیران جنگ سے سلوک:

رسول اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں دشمنان اسلام کے خلاف سات جنگیں لڑیں، ان میں سے دو جنگوں میں دشمن کے قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آئے۔غزوۂ بدر میں ۷۰ اور غزوہ حنین میں ۶ ہزار۔جنگ بدر کے قیدی وہ لوگ تھے جنہوں نے ظلم و تشدد کر کے مسلمانوں کو جلاوطنی پر مجبور کر دیا تھا۔اس کے باوجود رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو ان قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا تو صحابہ کرامؓ نے اس شدت سے اس حکم پر عمل کیا کہ خود کھجوریں کھا کر گزارا کرتے اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے۔جن قیدیوں کے پاس کپڑے نہیں تھے، انہیں کپڑے مہیا کئے ۔(تاریخ اسلام:۴۲)

کچھ مدت بعد بعض قیدیوں سے فدیہ لے کر انہیں رہا کر دیا گیا بعض قیدیوں کو بلا فدیہ بطور احسان رہا کیا گیا اور بعض قیدیوں کو دس دس بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے کے عوض رہا کیا گیا۔یاد رہے کہ کسی ایک بھی قیدی کو نہ تو قتل کیا گیا، نہ کسی سے انتقام لیا گیا بلکہ ایک قیدی سہیل بن عمرو جو بڑا شعلہ بیان خطیب تھا اور رسول اکرم ﷺ کے بارے میں اشتعال انگیز تقریریں کیا کرتا تھا، کے بارے میں حضرت عمرؓ نے تجویز پیش کی کہ اس کے اگلے دو دانت تڑوا دیئے جائیں تاکہ آئندہ یہ آپ ﷺ کے خلاف شعلہ بار تقریریں نہ کر سکے۔رحمت عالم ﷺ نے یہ تجویز مسترد کر اسیران جنگ سے حسن سلوک کی ایسی زریں مثال قائم فرمائی جو رہتی دنیا تک جنگوں کی مثال آپ رہے گی۔

غزوۂ حنین میں چھ ہزار اسیران جنگ کو محسن انسانیت ﷺ نے نہ صرف بطور احسان بلا فدیہ رہا فرمایا بلکہ رہائی کے وقت تمام قیدیوں کو ایک ایک چادر بطور ہدیہ عنایت فرمائی۔(الرحیق المختوم: ص ۶۷۱)

اجتماعی قیدیوں کے ساتھ ساتھ ایک انفرادی قیدی کا تذکرہ بھی پڑھ لیجئے۔یمامہ کا حاکم ثمامہ بن اثال گرفتار ہو کر رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا تو رسول اکرم ﷺ نے صحابہؓ کو اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم دیا اور خود گھر جاتے ہی فرمایا ”گھر میں جو کھانا موجود ہے وہ ثمامہ کو بھجوا دیا جائے نیز فرمایا کہ روزانہ میری اونٹنی کا دودھ صبح و شام اسے بھجوا دیا جائے“ یاد رہے کہ ثمامہ ماضی میں نہ صرف رسول اکرم ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش بھی کر چکا تھا بلکہ کئی صحابہ کرامؓ کا قاتل بھی تھا۔اس کے باوجود تین چار دن کے بعد رسول اکرم ﷺ نے اسے بطور احسان بلا فدیہ رہا کرنے کا حکم دیا تو اس حسن سلوک اور فیضان عفو و کرم سے متاثر ہو کر ثمامہ مسلمان ہو گیا۔

اب ایک نظر، مہذب اور امن پسند، یورپ کے اسیران جنگ سے، حسن سلوک پر بھی ڈال لیجئے۔

قیصر روم باسل (۹۶۳ء۔۱۰۲۵ء) بلغاریہ پر فتح حاصل کی تو پندرہ ہزار اسیران جنگ کی آنکھیں نکلوا دیں۔ ہر سو قیدی کے بعد ایک قیدی کی ایک آنکھ باقی رہنے دی تا کہ وہ ان اندھوں کو گھروں تک پہنچا سکیں۔ (یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام جیلانی برق: ص ۸۲)

ایک جنگ میں رومی عیسائیوں نے مسلمانوں کو شکست دی تو تمام مسلم اسیران جنگ کو سمندر کے کنارے لٹا کران کے پیٹ میں لوہے کے بڑے بڑے کیل ٹھونک دیئے تا کہ بچے کھچے مسلمان جب جہازوں پر واپس جائیں تو اس منظر کو دیکھ لیں۔ (الضاً)

جنگ عظیم دوم (۱۹۳۹ء۔۱۹۴۵ء) میں فلپائن کے ایک محاذ پر امریکہ اور فلپائن کر مشترکہ کے ۷۵ ہزار فوجیوں نے جاپانی فوج کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔ فاتح فوج نے ۷۵ ہزار اسیران جنگ کو شدید گرمی، بھوک اور پیاس کی حالت میں ۶۵ میل پیدل چلا کر نظر بندی کیمپوں تک پہنچنے کا حکم دیا۔ بیشتر اسیران جنگ طویل سفر کی ناقابل برداشت صعوبتوں کی وجہ سے راستہ میں ہی ہلاک ہو گئے۔ تاریخ میں سنگدلانہ اور بے رحمانہ سفر کو Death March کا نام دیا گیا ہے۔ (قومی ڈائجسٹ: جولائی ۹۵ء)

قارئین کرام! تاریخ کے دو کردار، دو نظام حیات، دو عقیدے، دو نظریے اور دو دارا ستے ہمارے سامنے ایک کھلی کتاب کی طرح رکھے ہیں۔ کیا یہ حقیقت سمجھنے میں کوئی وقت یا دشواری پیش آ رہی ہے کہ کون سے نظام حیات یا عقیدے کے بنیاد نیکی احسان امن سلامتی شرافت واحترام آدمیت پر ہے اور کونسے نظام حیات یا عقیدے کی بنیاد پر ظلم، خون ریزی، غارت گری، انسانیت دشمنی، دہشت گردی، سنگدلی، بیرحمی اور دہشت و بربریت پر ہے؟

۴۔ مقتولین سے سلوک:

فتح کے بعد فاتح قوم سے بڑا سنگدلانہ اور بے رحمانہ سلوک کرتی ہے۔ جدید اور قدیم عہد کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے لیکن پیغمبر اسلام نے اپنے دشمنوں پر مکمل دسترس حاصل کرنے کے بعد رحمدلی، خداترسی، عفو و کرم اور حسن سلوک کی نادر مثالیں پیش کر کے جنگوں کی تاریخ میں ایک نئے زریں باب کا اضافہ فرمایا۔

مکہ فتح ہوا تو اکابر جن میں نبی کریم ﷺ کے حلیف قبیلہ بنو خزاعہ کے حرم کے اندر خون بہانے والا عکرمہ بن ابی جہل، رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت مجرمین کو نیزہ مار کر اونٹ سے گرانے والا ہبار بن اسود (یاد رہے کہ اونٹ سے گرنے کے نتیجہ میں حضرت زینبؓ کا حمل ساقط ہو گیا تھا) مکی زندگی میں بیت اللہ شریف کی چابی نبی اکرم ﷺ کو دینے سے سختی سے انکار کرنے والا عثمان بن طلحہ، مکہ مکرمہ میں داخلہ کے وقت لشکر اسلام کی مزاحمت کرنے والا صفوان بن امیہ، آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہؓ کو شہید کر کے جسم مبارک کا مثلہ کرنے والا وحشی بن حرب، حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبانے والی ہند بنت عتبہ، سارے کے سارے مجرم موجود تھے۔ رحمت عالم ﷺ نے خطاب عام فرمایا اور پوچھا: ''تم لوگ مجھ سے کس سلوک کی توقع رکھتے ہو؟ لوگوں نے کہا؟ ''آپ شریف بھائی ہیں اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں۔ آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ (لاتثریب علیکم الیوم ۔۔) ''آج تم پر کوئی سرزنش نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو'' مفتوح قوم سے حسن سلوک کی اس پیغمبرانہ تعلیم کا ہی نتیجہ تھا کہ عہد نبوت کے بعد مسلم فاتحین اس طرز عمل پر کاربند ہے۔

عہدِ صدیقی میں جب حیرہ فتح ہوا تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے وہاں کے عیسائیوں کو ازروئے معاہدہ حقوق عطا فرمائے۔

''ان کی خانقاہیں اور گرجے منہدم نہیں کئے جائیں گے، کوئی جنگی قلعہ گرایا نہیں جائے گا۔ ناقوس بجانے کی اجازت ہوگی، تہوار کے موقع پر صلیب نکالنے کی اجازت ہوگی۔''

جزیہ کی شرح محض دس درہم سالانہ تھی جو کہ سات ہزار میں سے صرف ایک ہزار ذمیوں سے وصول کی جاتی تھی، اپاہج اور نادار ذمیوں کی کفالت کا اسلامی بیت المال ذمہ دار تھا۔ (تاریخ اسلام، ص ۱۵۳)

حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کو فتح کیا تو مفتوح قوم کو ان الفاظ میں معاہدہ امن لکھ کر دیا۔

یہ وہ امان ہے جو اللہ کے بندے امیر المؤمنین عمرؓ نے ایلیا کے لوگوں کو دی۔ یہ امان ان کی جان، مال، گرجا، صلیب، تندرست، بیمار اور ان کے تمام مذہب والوں کے لئے ہے، نہ ان کے گرجاؤں میں سکونت کی جائے گی، نہ وہ گرائے جائیں گے، نہ ان کی صلیبوں اور ان کے اموال میں کمی کی جائے گی۔ مذہب کے معاملہ میں ان پر کوئی جبر نہیں کیا جائے گا'' (تاریخ اسلام: ص ۱۸۹)

عہد فاروقی میں ہی مسلم افواج کے سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو رومیوں کے دباؤ کی وجہ سے شام کا ایک شہر چھوڑنا پڑا تو حضرت ابوعبیدہؓ نے ذمیوں کا جزیہ یہ کہہ کر واپس لوٹا دیا کہ اب تمہاری حفاظت کرنے سے قاصر ہیں۔ وہ سماں دیکھنے کے قابل تھا کہ مسلمان رخت سفر باندھ رہے تھے اور عیسائی زار قطار رو رہے تھے، ان کے بشپ نے ہاتھ میں انجیل لے کر کہا

''اس مقدس کتاب کی قسم! اگر ہمیں حاکم خود منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا تو ہم عربوں کو منتخب کریں گے'' (یورپ اسلام کے احسان: ص ۔۱۲۰)

۷۱۱ء میں مجاہد اسلام محمد بن قاسم نے سندھ فتح کیا اور صرف تین سال وہاں قیام کیا۔ ان تین برسوں میں محمد بن قاسم نے اپنے حسن سلوک اور حسن تدبر سے سندھیوں کو اس حد تک اپنا گرویدہ بنالیا کہ وہ اس کی ماتحتی میں اپنے ہی فوجی سرداروں سے لڑنا باعث فخر سمجھتے تھے۔ تین سال بعد جب محمد بن قاسم عراق واپس جانے لگا تو لوگوں کی اشکبار آنکھیں ان کے اندرونی غموں کی غمازی کر رہی تھیں۔ لوگ عرصہ دراز تک اس کی جرأت، نیک سلوک اور پروقار شخصیت کی باتیں کرتے رہے۔ (اسلامی تاریخ پاک و ہند، از ہدایت اللہ خان چوہدری: ص ۱۲)

۷۱۱ء میں مسلمانوں نے اندلس فتح کیا تو فاتح قوم کے حسن سلوک کی گواہی ایک انگریز مؤرخ ول ڈیوران نے ان الفاظ میں دی'' اندلس پر عربوں کی حکومت اس قدر عادلانہ، عاقلانہ اور مشفقانہ تھی کہ اس کی مثال اندلس کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ (یورپ پر اسلام کے احسان، ص ۱۳۲)

۱۱۸۷ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے بیت المقدس فتح کیا تو کسی عیسائی کو کوئی تکلیف نہ دی اور ہلکا سا ٹیکس (جزیہ) لگانے کے بعد سب کو مذہبی آزادی دے دی اور دوران جنگ عیسائیوں کا سپہ سالار رچرڈ اول بیمار ہوا تو صلاح الدین اسے کھانا، پھل اور دیگر مفرحات بھجواتا رہا۔ (ایضاً: ص ۸۳)

۱۱۹۳ء میں والیٔ قرطبہ ابو یوسف یعقوب بن منصور نے طلیطلہ کا محاصرہ کیا جس پر ایک عیسائی شہزادی حکومت کر رہی

تھی شہزادی نے ابو یوسف سے پیغام بھجوایا عورتوں پر حملہ کرنا بہادروں کا شیوہ نہیں ابو یوسف نے شہزادی کو سلام بھجوایا اور محاصرہ فوراً اٹھالیا۔ (ایضاً ۱۳۰)

مسلم فاتحین کے اس حسن سلوک کے نتیجہ میں وہاں کے خاص و عام میں اسلام کس تیزی اور سرعت سے پھیلا، یہ تاریخ کا ایک الگ سنہری باب ہے جو ہمارے موضوع سے تعلق نہیں رکھتا، لہٰذا ہم اپنے موضوع کی طرف واپس پلٹتے ہوئے اب مفتوح اقوام کے ساتھ غیر مسلم فاتحین کے 'حسن سلوک' کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

۲۱۳ء میں شہنشاہ ایران خسرو پرایز نے قیصر روم ہرقل کو شکست دی تو ہرقل نے صلح کی درخواست کے لئے اپنا ایک وفد خسرو کے پاس بھیجا۔ خسرو نے سربراہ وفد کی جیتے جی کھال کھنچوادی اور باقی ارکان وفد کو قید کر دیا اور صلح کی پیشکش کے جواب میں جو خط لکھا اس کا سرنامہ یہ تھا۔ خسرو، خداوند بزرگ، فرزوائے عالم کی جانب سے اس کے احمق اور کمینہ غلام ہرقل کے نام" (الجہاد فی الاسلام، ص ۲۰۹)

خسرو نے صلح کے لئے جو شرائط مقرر کیں، وہ یہ تھیں:

ڈھائی لاکھ پونڈ سونا، ڈھائی لاکھ پونڈ چاندی، ایک ہزار ریشمی تھان، ایک ہزار گھوڑے کے ساتھ ایک ہزار کنوری لڑکیاں، اقل ادا کرے گا۔ ہرقل نے یہ سب کچھ منظور کر لیا تو خسرو نے مزید مطالبہ یہ کیا کہ ہرقل زنجیروں میں جکڑا ہوا میرے تخت کے نیچے ہونا چاہئے اور میں اس وقت تک صلح نہیں کروں گا جب تک شہنشاہ روم اپنے مصلوب خدا کو چھوڑ کر سورج دیوتا کے آگے سر نہ جھکائے۔" (غزوات مقدس: ص ۲۵۸)

تیسری صلیبی جنگ میں برطانیہ کے "شیر دل" رچرڈ اول (۱۱۸۹ء۔۱۱۹۹ء) نے اسلامی فوج کے ایک دستے کو جو تین ہزار افراد پر مشتمل تھا، وعدہ معافی دے کر ہتھیار رکھوا لئے اور بعد میں سب کو قتل ڈالا۔ (یورپ پر اسلام کے احسان، ص ۸۳)

۱۸۳۷ء میں فرانس نے الجزائر کا دارالحکومت قسطنطنیہ فتح کیا تو اس کی فوجیں تین دن تک قتل و غارت میں مشغول رہیں۔ (الجہاد فی الاسلام، ص ۵۷۵)

۱۸۵۷ء میں انگریزوں نے جب دلی فتح کی تو فاتح قوم نے مفتوح قوم کے ساتھ جس درندگی، وحشت اور بربریت کا مظاہرہ کیا، تاریخ انسانی اس کے ماتم سے قیامت تک فارغ نہیں ہو سکے گی۔

انگریزوں کے ظلم اور بربریت کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں:

۱۔ دہلی میں جس شخص کے چہرے پر داڑھی نظر آتی یا جس کا پاجامہ اونچا ہوتا، اسے تختہ دار پر لٹکا دیا جاتا۔ (سوانح سید عطاء اللہ شاہ بخاری از شورش کاشمیری: ص ۱۳۷، ۱۳۸)

۲۔ سر ہنری کاٹن کی یادداشتوں سے ایک اقتباس "میں نے اپنے سکھ اردلی کی خواہش پر ان بد بخت مسلمانوں کو عالم نزع میں دیکھا جن کی مشکیں کس کے زمین پر برہنہ ڈال دیا گیا تھا۔ ان کے جسم پر گرم تانبے کی سلاخیں داغ دی گئی تھیں۔ میں نے انہیں پستول سے ختم کر دینا ہی مناسب سمجھا، بدنصیب قیدیوں کے سڑے ہوئے گوشت سے مکروہ بد بو نکل کر آس پاس کی فضا کو مسموم کر

رہی تھی۔'' (ایضاً: ص ۱۳۷، ۱۳۸)

۳۔ مسٹر ڈی لین ایڈیٹر' ٹائمز آف انڈیا' کے مضمون کا ایک اقتباس'' زندہ مسلمانوں کو سور کی کھال میں سینا یا پھانسی دینے سے پہلے ان کے جسم پر سور کی چربی ملنا یا زندہ آگ میں جلانا اور نہیں مجبور کرنا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ بدفعلی کریں یقیناً عیسائیت کے نام پر ایک بدنما دھبہ ہے'' (ایضاً)

۴۔ جنرل نکلسن نے دریائے راوی کے کنارے جس بہیمانہ طریقے سے باغیوں کو قتل کیا، وہ ایک لرزہ خیز داستان ہے۔ انگریز مؤرخوں نے خود اسے انگریز قوم کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ قرار دیا۔ بقول لارڈ الفنسٹن'' ہماری فوج کے مظالم کا تذکرہ روح میں کپکپی پیدا کر دیتا ہے۔ جہاں تک لوٹ مار کا تعلق ہے، ہم نادر شاہ ایرانی سے بھی بازی لے گئے ہیں'' (ایضاً ۱۳۶)

۱۹۱۸ء میں سوویت یونین نے قازقستان پر قبضہ کیا تو وہاں کی تمام مساجد اور دینی مدارس منہدم کر دیئے۔ علماء اور اساتذہ کو فائرنگ اسکواڈ کے سامنے بھون دیا گیا۔ ان ظالمانہ کارروائیوں میں دس لاکھ قازق مسلمان شہید کئے گئے۔ (ماہنامہ اردو ڈائجسٹ، جولائی ۱۹۹۵ء)

۱۹۴۶ء میں یوگوسلاویہ میں کمیونسٹ انقلاب آیا تو کمیونسٹوں نے چوبیس ہزار سے زائد مسلمانوں کو تہ تیغ کیا۔ سترہ ہزار سے زائد مساجد اور مدارس مسمار کئے اور بیشتر مساجد کی جگہ ہوٹل اور سینما جات تعمیر کر دیئے۔ آج جس جگہ سربیا کے دارالحکومت بلغراد کا اسمبلی ہاؤس واقع ہے وہاں بلغراد کی سب سے زیادہ خوبصورت وسیع وعریض مسجد واقع تھی جو ۱۵۲۱ء میں تعمیر کی گئی تھی۔ (مجلّہ الدعوۃ: فروری ۱۹۹۳ء)

دارو سکندر سے لے کر ترقی یافتہ یورپ کے مہذب جرنیلوں تک کی روایت یہی ہے کہ فاتح قوم مفتوح قوم کے مردوں، عورتوں، بچوں، بوڑھوں کو بے دریغ قتل کرتی ہے۔ شہروں اور بستیوں کو تاراج کرتی ہے، سرسبز وشاداب کھیتوں اور باغات کو برباد کرتی ہے، گھروں اور عمارتوں کو نذر آتش کرتی ہے، لیکن پیغمبر اسلامؐ نے اس اس خونی روایت سے ہٹ کر ایک عظیم انقلابی اور اصلاحی روایت کی طرح ڈالی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ پیغمبر اسلامؐ کا مشن لوگوں کی جانیں لینا نہیں جانیں بچانا تھا، زمین کے خطوں کو فتح کرنا نہیں بلکہ دلوں کو فتح کرنا تھا، انسانوں کو ذلیل اور رسوا کرنا نہیں بلکہ عزوشرف عطا کرنا تھا۔ شہروں بستیوں کو ویران کرنا نہیں بلکہ آباد کرنا تھا۔ درندگی، دہشت گردی اور فساد الارض برپا کرنا نہیں بلکہ درندگی، دہشت گردی اور فساد فی الارض کا قلع قمع کرنا تھا۔ ہر وہ شخص جو ضمیر کی آواز رکھتا ہے، جس کا دل اور دماغ تعصب سے اندھا نہیں ہوا وہ پیغمبر اسلامؐ کی قائم کی ہوئی اس عظیم انقلابی اور اصلاحی روایت میں پیغمبر اسلامؐ کے مقدس مشن کو بڑی آسانی سے دیکھ سکتا ہے۔

۵۔ جنگوں میں ہلاکت کے اعداد وشمار:

رسول اکرم ﷺ نے دس سالہ مدنی زندگی میں سات جنگیں لڑیں جن میں طرفین سے کام آنے والے افراد کی تعداد درج ذیل ہے:

غزوہ/سریہ	مسلمانوں کا نقصان، اسیر	زخمی	شہید	دشمن کا نقصان اسیر	زخمی	مقتول
۱۔غزوہ بدر			۲۲	۷۰		۷۰
۲۔غزوہ احد		۴۰	۷۰			۳۰
۳۔غزوہ احزاب			۶			۱۰
۴۔غزوہ خیبر		۵۰	۱۸			۹۳
۵۔سریہ موتہ			۱۲			نامعلوم
۶۔غزوہ مکہ			۲			۱۲
۷۔غزوہ حنین			۶	۶۰۰۰		۷۱
کل تعداد		۹۰	۱۳۶	۶۰۷۰		۲۸۶

غزوات اور سرایا میں دونوں طرف سے کام آنے والے افراد کی کل تعداد۔۴۲۲

(۷)عام طور پر مورخین اور سیرت نگاروں نے رسول اکرم ﷺ کی غزوات اور سرایا کی کی تعداد ۸۲ لکھی ہے جو درست نہیں۔غزوات کی تعداد صرف ۷ ہے،البتہ حیات طیبہ کی تمام چھوٹی بڑی کارروائیوں کی تعداد ۸۲ ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

کارروائیوں کا مقصد	کارروائیاں	شہداء	مقتولین دشمن
۱۔تبلیغ اسلام اور تکمیل معاہدات	۵		
۲۔بت شکنی کی مہمات ۳	۳		
۳۔دشمن کی طرف سے ڈاکہ زنی کے بعد مسلمانوں کا تعاقب	۱۰	۱۹	۱۲
۴۔ذاتی نوعیت کے واقعات قتل	۵		۵
۵۔غلط فہمی کی بنا پر پیش آنے والے تصادم	۶		۱۲۷
۶۔سرحدوں کی حفاظت کے لئے کی گئی کارروائیاں	۳۸	۷۳	۱۱
۷۔دشمن کی طرف دھوکہ دہی اور بغاوت کے واقعات	۸	۸۲	۴۱۰
۸۔جنگیں (غزوات وسرایا)	۷	۱۳۶	۲۸۶
کل تعداد	۸۲	۳۱۰	۸۵۱

۸۲ کارروائیوں میں دونوں طرف سے کام آنے والے افراد کی تعداد:۱۱۶۱

نوٹ: دونوں جدول ترتیب دینے میں زیادہ تر انحصار سلیمان منصور پوریؒ مولف رحمۃ اللعالمین کی تحقیق پر کیا گیا ہے مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رحمۃ اللعالمین: ج ۲ باب غزوات سرایا۔

پس رسول اکرم ﷺ کی دس سالہ مدنی زندگی میں پیش آنے والی سات جنگوں میں مسلم شہدا کی تعداد ۱۳۶ اور دشمن کے مقتولین کی

تعداد ۲۸۶ اور طرفین سے کام آنے والے تمام افراد کی کل تعداد ۴۲۲ ہے اور اسیران جنگ کی تعداد ۶۰۷۰ ہے۔ یاد رہے کہ اسیران جنگ میں سے کوئی ایک بھی قتل نہیں کیا گیا بلکہ سارے کے سارے قیدی بخریت رہا کئے گئے۔

سات جنگوں میں کام آنے والے افراد کی یہ محیر العقول تعداد اس زمانے کی ہے جس زمانے میں انتقام در انتقام کی شکل میں ہونے والی طویل جنگوں میں لاکھوں انسانوں کی ہلاکت ایک معمولی بات سمجھی جاتی تھی۔ آیئے ایک نظر آج کے مہذب اور امن پسند یورپ کی جنگوں پر ڈالیں اور دیکھیں کہ وہ دور جاہلیت کی وحشت اور بربریت سے کس قدر مختلف ہے؟

جنگ عظیم اول ۱۸۔۱۹۱۴ء میں مجموعی طور پر ۷۵ لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ ایک کھرب ۸۵ ارب ڈالر کے وسائل حیات کو نذر آتش کو نذر آتش کیا گیا۔ (جہانگیر انسائیکلو پیڈیا آف جنرل نالج از زاہد حسین انجم: ص ۳۸۱)

جنگ عظیم دوم (۱۹۳۹ء۔۱۹۴۵ء) میں مجموعی طور پر ساڑھے چار کروڑ انسان ہلاک ہوئے، صرف ایک شہر سٹالن گراڈ میں دس لاکھ افراد لقمہ اجل بنے۔ جرمنی میں ساٹھ لاکھ انسان گیس چیمبروں کے ذریعے ہلاک کئے گئے۔ جاپان کے دو شہر مکمل طور پر صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔ بیک وقت چار براعظموں۔۔۔ یورپ، امریکہ، ایشاء اور افریقہ پر مسلسل ۶ برس تک اس منحوس جنگ کے مہیب سائے چھائے رہے۔ چار براعظموں کے انسٹھ ممالک (پچاس اتحادی اور نو محوری) آپس میں دست و گریبان ہوئے جن میں سے صرف ایک ملک امریکہ کا اس جنگ میں تین کھرب ساٹھ ارب ڈالر کا خرچ اٹھا (ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور، جولائی ۱۹۹۵ء)

مذکورہ اعداد وشمار دیکھنے کے بعد ہم یورپ کے واقعتاً مہذب، امن پسند اور سنجیدہ ماہرین حرب وضرب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ دنیا کی تاریخ میں کسی بھی چھوٹے سے چھوٹے انقلاب کے لئے دوطرفہ کام آنے والے نفوس کی اسی ناقابل یقین حد تک کم تعداد کی اگر دوسری مثال ہے تو پیش کیجئے، اگر نہیں (اور واقعی نہیں) تو پھر ہم یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ اگر اتنے عظیم سیاسی، تمدنی اور روحانی انقلاب کی خاطر دوطرفہ کام آنے والے ۴۲۲ نفوس کی مثال دنیا کی تاریخ میں ناپید ہے اور اس کے باوجود تمہارے نزدیک پیغمبر اسلامؐ کی تلوار انسانیت کی دشمن ہے۔ پیغمبر اسلامؐ، خونی پیغمبر ہے اس کی تعلیمات سے بوئے خوں آتی ہے، اس کا لایا ہوا دین قصاب کی دکان ہے اور اس کا دیا ہوا فلسفہ جہاد، دہشت گردی اور فساد فی الارض ہے تو پھر جنگ عظیم اول اور دوم کی داستانیں پڑھ کر بتاؤ کہ کرۂ ارضی کو دو مرتبہ آگ اور خون میں نہلانے والے خونخوار اور سفاک درندوں کو کس نام سے پکارو گے۔ کروڑوں معصوم اور بے گناہ جانوں کو ہلاک کرنے اور خون کی ندیاں بہانے والے قصابوں اور جلادوں کو کس لقب سے یاد کرو گے؟ سرسبز و شاداب وادیوں اور مرغزاروں کو تاراج کرنے اور شہری آبادیوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے والے دہشت گردوں اور مفسدوں کو تاریخ میں کون سا مقام دو گے؟ نسل انسانی کے گلے میں طوق غلامی کی لعنت ڈالنے والے اور تڑپتی لاشوں پر اپنی عیش وعشرت کے محل سجانے والے مغرور شہنشاہوں کے لئے لغت انسانی کے کون سے الفاظ استعمال کرو گے؟

المیہ یہ ہے کہ اہل کتاب عہد نبوت میں بھی پیغمبر اسلام ﷺ کو خوب جاننے اور پہچاننے کے باوجود محض نسلی تعصب، حسد اور بغض کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے تھے اور آج بھی ایمان نہ لانے کی اصل وجہ یہی تعصب، حسد اور بغض ہے۔ عہد نبوت میں ام المومنین حضرت صفیہؓ کا بیان کردہ واقعہ اس دعویٰ کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ حضرت صفیہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے چچا ابو یاسر بن اخطب کو سنا وہ میرے (یہودی) والد حیی بن اخطب سے کہہ رہا تھا ''کیا واقعی یہ وہی (نبی) ہے'' والد نے کہا ''ہاں! خدا کی قسم وہی ہے۔'' چچا نے کہا ''کیا آپ ٹھیک پہچان رہے ہیں؟'' والد نے کہا ''ہاں!'' چچا نے پوچھا ''پھر کیا ارادہ ہے؟'' والد نے کہا

''خدا کی قسم! عداوت ہی عداوت، جب تک زندہ رہوں گا'' (الرحیق المختوم، ص۲۸۴)

عہد نبوت کو گزرے آج چودہ صدیاں بیت چکی ہیں لیکن افسوس کہ حریت فکر، آزادی رائے اور تہذیب جدید کے اس دور میں مغرب میں بسنے والا ترقی پسند انسان جو مادی دنیا میں زمین سے چاند تک کا فاصلہ طے کر چکا ہے، ایمان کی دنیا میں تعصب، بغض اور حسد کے مقام سے ایک انچ کا سفر بھی نہیں طے کر سکا۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں آج بھی اس کا انداز فکر وہی ہے جو چودہ سو سال پہلے تھی ورنہ امر واقعہ یہ ہے کہ جب ساری دنیا میں ہر طرف شرک و بت پرستی کا دور دورہ تھا۔ جہالت اور وحشت کے بربریت کے منحوس سائے چھائے ہوئے تھے۔ خون ریزی، غارت گری، انسانی زندگی کالازمی جزو بن چکے تھے۔ شہنشاہوں اور ان کے حواریوں نے ہر جگہ رعایا کو بدترین مظالم کا نشانہ بنا رکھا تھا۔ مذہبی پروہتوں کی خانقاہیں عیش وعشرت کے اڈے بنے ہوئے تھے، انسانیت بے بسی اور بے کسی کی خوفناک زنجیروں میں اسطرح جکڑی ہوئی تھی کہ نجات کے لئے کہیں سے امید کی موہوم سی کرن بھی نظر نہیں آتی، اس وقت پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ، انسانیت نجات دہندہ بن کر اٹھے اور صدیوں پرانے جمے جمائے جاہلانہ نظام سے ٹکر لے کر انتہائی مختصر مدت میں چار سو بائیس (۴۲۲) افراد کی قربانی سے پورے جزیرۂ عرب میں ایک ایسا عظیم تہذیبی، سیاسی، اقتصادی، اور روحانی انقلاب برپا کر دیا جو پیغمبرانہ بصیرت کے بغیر ممکن ہی نہیں اور پھر سات جنگوں میں صرف ۴۲۲ افراد کا زیاں اور ۶۷۰۱اسیران جنگ میں سے سارے کے سارے ۶۷۰۱اسیران جنگ کی بخیریت رہائی، کیا اس بات کا منہ بولتا ثبوت نہیں کہ پیغمبر اسلام خوں ریزی اور غارت، ہلاکت اور بربادی، دہشت اور بربریت، غلامی اور ذلت ونکبت کے نہیں، امن وسلامتی، رحم دلی، وخدا ترسی، نیکی واحسان، شرافت واخوت، حریت واحترام آدمیت کے پیغمبر تھے؟

اہل مغرب کے نام:

دنیا کو آج جس بدامنی، دہشت اور درندگی کا چیلنج درپیش ہے اس کے مقابلے میں انسانوں کے بنائے ہوئے نظریات ناکام ثابت ہو چکے ہیں۔ الہامی مذہب میں اسلام کے علاوہ باقی تمام مذاہب تغیر وتبدل سے غیر محفوظ ہیں لہٰذا اب اسلام ہی وہ الہامی مذہب ہے جسے عہد جدید کے اس خوفناک چیلنج کو قبول کرنے کے لئے آزمایا جانا چاہیے۔ اہل مغرب کے نام ہمارے پیغام یہ ہے کہ وہ اسلام سے تصادم کا راستہ نہ اپنائیں، اسے اپنا حریف نہ سمجھیں، اس سے خائف نہ ہوں۔ اسلام سراسر امن وسلامتی اور محبت واخوت کا مذہب ہے اور اپنے سے پہلے آئے ہوئے مذہب کی تائید کرنے والا ہے۔ اہل مغرب کی حریت فکر کے اس عہد میں تعصب سے بالا ہو کر پورے صدق دل سے پیغمبر اسلام کی سیرت طیبہ اور ان کی لائی ہوئی تعلیمات کا مطالعہ کرنا چاہتے اور حقائق کی تہہ تک پہنچنا چاہیے۔

یاد رکھئے، آج اہل مغرب کے پاس دو ہی راستے ہیں۔ یا تو وہ پیغمبر اسلام ﷺ کی لائی ہوئی دعوت حق کو قبول کر کے دم توڑتی ہوئی انسانیت کو تباہی، ہلاکت اور بربادی سے بچالیں یا پھر اللہ تعالیٰ کی اس سنت کا انتظار کریں جو تھوڑا ہی عرصہ پہلے دریائے آمو کے اس پار بسنے والی دنیا کی ایک عظیم الشان قوت پر پوری ہو چکی اور جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس، قرآن مجید، میں ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے

(وکم اھلکنا قبلھم من قرن ھم اشد منھم بطشا فنقبوا فی البلاد ھل من محیص) (۵۰:۳۶)

''ہم ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کر چکے ہیں جو ان سے بہت زیادہ طاقتور تھیں اور دنیا کے ملکوں کو انہوں نے چھان مارا تھا، پھر کیا وہ کوئی جائے پناہ پا سکے'' (سورۃ ق:۳۶) (مطبوعہ ماہنامہ محدث لاہور، مارچ ۲۰۰۱ء)

سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

قصیدہ بہاریہ

درشان، کاتب وحی المبین، خال المسلمین، امیر المؤمنین و امام المتقین سیدنا معاویہ ابن ابی سفیان رضی اللہ عنہم

قصیدہ کا شانِ ورود:

اس کے بارہ میں خود فرمایا کہ رجب ۱۳۸۱ھ مطابق ستمبر ۱۹۶۱ء میں جب تاریخ عالم کا پہلا یومِ معاویہؓ منانے کی سعادت ہوئی تو اس کے نتیجے میں گرفتاری ہوئی اور ڈسٹرکٹ جیل ملتان بھیج دیا گیا۔ الحمد للہ ضمیر مطمئن تھا کہ کوئی غلط کام نہیں کیا بلکہ تاریخ اسلام کی ایک مظلوم صحابی شخصیت کے دفاع کی سزا مل رہی ہے۔ نیت اجر کی تھی کسی دنیوی غرض کی نہیں، سو میرے اللہ نے دامن بھر دیا۔ میں نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دفاع کے لئے صرف ایک دن میں فیصلہ نہیں کر لیا بلکہ تیس برس تک تاریخ و سیرت کے حوالہ سے جو کچھ مل سکا پڑھ ڈالا اور اس کے مطالعہ کے بعد یہ بات دل و دماغ میں راسخ ہو گئی کہ صحابی رسول سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے کردار کے حوالہ سے سیرت و تاریخ کی کتابوں میں اتہامات کی جس قدر گرد اڑائی گئی ہے وہ اس سے بالکل منزہ ہیں۔ چنانچہ عزم کر لیا کہ اب ان کی شخصیت کا دفاع مجھ پر لازم کہ میں حقائق سے آگاہ ہوں۔ پھر جتنا کچھ ہو سکا میں نے کیا اور اپنی پوری بے وسائل زندگی اس مشن کے لئے وقف کر دی۔ جیل کی فضا نے میرے اس عزم کو اور مہمیز دی۔

جیل میں ایک رات ختم قرآن کر کے تمام انبیاء مرسلین اور ازواج واصحاب رسول ﷺ کی بارگاہ میں اور بالخصوص سیدنا امیر معاویہؓ کے حضور ہدیۂ ثواب پیش کیا۔ شاید قبولیت کی کوئی گھڑی تھی کہ بارگاہِ امیر المؤمنینؓ تک رسائی ہو گئی اور ان کی روحانی توجہ ملتفت ہو گئی۔ رات خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ مجھ گناہ گار کو گلے لگایا، ماتھا چوما اور پاس بٹھا لیا۔ عالم خواب کی یہ ملاقات پتا نہیں کتنا دیر جاری رہی اور نہ جانے کتنی دیر مزید جاری رہتی کہ اچانک کسی آہٹ کی وجہ سے آنکھ کھل گئی۔ عالم خواب سے عالم حقیقت تک پہنچے تو طبیعت میں ایک ایسی ناقابل بیان بشاشت اور توانائی تھی جو آج تک سنبھالے اور حصار کئے ہوئے ہے۔ چنانچہ فوراً اٹھ کر وضو کیا اور سجدہ شکر بجا لایا۔ اس کے بعد اچانک ایک مصرعہ موزوں ہوا جو بالکل غیر متوقع تھا، مجھے یوں لگا جیسے حضرت امیر معاویہؓ نے اپنی روحانی توجہ سے خود کہلوایا ہے۔ مصرع یہ تھا۔

باشم کا خاندان یا بیتِ امیہ ہو — سب کے لئے کرم کے سمندر معاویہؓ

خواب میں ملاقات کا تاثر اور اس مصرع کے موزوں ہو جانے کے بعد تو جیسے اشعار کا نزول ہونے لگا۔ چنانچہ محض ایک گھنٹہ کے اندر پچاس سے زائد بہاریہ قصیدہ کے اشعار مرتب ہو گئے۔ اس وقت لکھنے کے لئے قلم کاغذ میرے پاس موجود نہیں تھا۔ چنانچہ پہلے ایک چھوٹے سے پتھر سے اور پھر کوئلہ سے دیوار پر ہی لکھنا شروع کر دیا۔ بس ایک جذب کی کیفیت تھی جو ناقابل بیان ہے۔ میں سمجھتا ہوں بلکہ اب تو میرا ایمان ہے کہ یہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی روحانی توجہ کا اعجاز تھا۔

۱۹۶۱ء میں جوانی تھی، صحت تھی، کچھ کام کر لیا اور اب جب کہ فالج اور دیگر کئی بیماریوں کی زد میں ہوں، جسمانی توانائیاں روز بروز ختم ہو رہی ہیں مگر اپنے عقیدہ و مسلک میں توانائی اور مضبوطی پہلے سے بڑھ کر محسوس کرتا ہوں۔ جب میں نے تحفظ ناموس ازواج اصحاب

رسول علیہم الرضوان کے سلسلہ میں بطور ایک مشن کام کا آغاز کیا تو اپنوں بیگانوں نے اسے بدعت قرار دیا۔ حتیٰ کہ ایک بزرگ میرے بارہ میں یہاں تک فرما گئے کہ یہ کیا فتنہ کھڑا کر رہا ہے۔ یہ غیر ضروری اور الٹا کام ہے۔ میں یہ سن کر کچھ دیر کے لئے افسردہ ہوا تھا اور پھر اپنے کام میں مگن ہو گیا۔ آج فقیر کی اس عاجزانہ محنت کا صلہ عام سے ہر شخص فیض یاب ہو سکتا ہے بلکہ لوگ فیض یاب ہو رہے ہیں۔

الحمدللہ! میں خوش ہوں، میرا کلیجہ ٹھنڈا ہے کہ میں نے اپنی زندگی میں ازواج واصحاب رسول کے ناموں کا احیاء ہوتے دیکھ لیا۔ پہلے بڑے بیٹے کا معاویہ تھا یا چند ایک اور تھے مگر اب یہ عالم ہے کہ:

اندر معاویہ ہے، تو باہر معاویہ

(مولانا سعید الرحمن علویؒ، مولانا اخلاق حسین قاسمی اور حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ سے کی گئی گفتگو سے اقتباس۔ ۶ جولائی ۱۹۹۳ء ملتان

ہیں خاور شعور کے اختر کے معاویہؓ بحر سخا و جود کے گوہر معاویہؓ
بزم صفا کے ساقی دلبر معاویہؓ بستان مصطفیٰ کے گل تر معاویہؓ
انگشتری علم کے تابندہ تر نگیں رخشندہ چرخ علم کے اختر معاویہؓ
ذات نبی ہے پیکر اوصاف طیبہ اور آپ کی صفات کا جوہر معاویہؓ
گلدستۂ صفات قدس ذات احمدی اور ان کی بوئے خوش سے معطر معاویہؓ
سرکار کا وجود ہے شمس و قمر مثال اور ان کے نور سے ہیں منور معاویہؓ
محفل میں تھے حلیم و متین اور محتشم میدان میں تھے حیدر و صفدر معاویہؓ
اپنوں کے حق میں موجۂ بادۂ خلد غیروں کے حق میں شعلۂ واژدر معاویہؓ
اصحابی کالنجوم ہیں برحق و مقتداء امت ہے قافلہ تو رہبر معاویہؓ
ہے ان کی ان کے حق میں ہادی و مہدی کی منقبت امت ہے اک سفینہ تو لنگر معاویہؓ
رتبے میں مختلف ہیں جو ساتھی رسولؐ کے ان میں ہیں بے شمار سے برتر معاویہؓ
بے شک ابو عبیدہؓ و خالدؓ، علیؓ عظیم لیکن نہیں کسی سے بھی کم تر معاویہؓ
ان کا نسب بلند ہے ان کا حسب جلیل ذی وقار، دین کے گوہر معاویہؓ
ہیں پانچویں ہی پشت میں حضرت سے متصل دعوے سے خوشبوت ہیں بڑھ کر معاویہؓ
رشتے ہیں دو رسولؐ سے اک میں ہیں ابن اُخ اور دوسرے نبیؐ کے برادر معاویہؓ
اُم حبیبہؓ رملہ ہیں زوجہ رسول کی اور ان کے باوقار برادر معاویہؓ
اُم یزید سیدہ میسونؓ پاک باز اور ان کے نام دار ہیں شوہر معاویہؓ
بیت قریش منبع مژدۂ حیات ہیں اور اس کے ظلال مقطر معاویہؓ
خوش چہرہ، خوش لباس، خوش قامت و ادا شہ زور و شہ دماغ و سخن ور معاویہؓ
گو یوم فتح میں ظاہر ہوئے امیر مخفی مگر تھے پاک و مطہر معاویہؓ
سال سوم میں کاتب وحیٔ مبیں بنے رہتے تھے پھر حضور میں اکثر معاویہؓ
محبوب تھے، امیں تھے اور سب کے معتمد یونہی نہیں تھے مالک محضر معاویہؓ
بعد از چہار یار و حسن شد خلیفہ ای امت کے حق میں ارشد و اکبر معاویہؓ

صفین و جمل کی قیامت بھی ٹل گئی
ملت کے نقیب مؤقر معاویہؓ

اصحاب میں خلیفۂ آخر وہی ہوئے
اور اس میں تھے نبیؐ کے مبشر معاویہؓ

ان کی مصالحت میں پیامِ حیات تھا
واللہ! تھے امن کے پیمبر معاویہؓ

قولِ نبیؐ ہے جو بھی لڑے گا امیر سے
اس کو پچھاڑ دیں گے برابر معاویہؓ

پھر دیکھ لو کہ جو بھی مقابل ہوا رہا
مغلوب اور رہے ہیں مظفر معاویہؓ

الحق رہے سیاست و تدبیر کے امام
سنبھلا نہ دے گئے جس کو دے گئے ٹکر معاویہؓ

کہتے تھے خود کہ جس سے تعلق کبھی ہوا
توڑے گا ناطہ اس سے نہ یکسر معاویہؓ

جب عقل و زبان سے چل جائے سارا کام
پھر کیا کرے گا تیغ سے لڑ کر معاویہؓ

دیتا ہوں اتنی ڈھیل کہ رک جائے خود عدو
ورنہ ہیں اس کی موت مقدر معاویہؓ

بہتان و افتراء ہے سراسر امیر پہ
رکھتے تھے بیتِ مال کو گھر پر معاویہؓ

ظاہر ہے وہ خلیفہ تھے ان کو تھا اختیار
ورنہ تھے کیسے داورِ کشور معاویہؓ

اسراف سے نفور تھے فیاض تھے ضرور
من کے دھنی، غنی و تونگر معاویہؓ

بولے عمر مجوس کے کسریٰ کو کیا کریں ؟
کسرائے مؤمنین ہیں بہتر معاویہؓ

باوصفِ تاج و تخت و سپاہ و خراج و مال
تا عمر ہی رہے ہیں قلندر معاویہؓ

ہے بحرِ روم ان کی عزیمت کا اک گواہ
سارے عرب و عجم کے سکندر معاویہؓ

ہاشم کا خاندان یا بیتِ امیّہ ہو
سب کے لئے کرم کے سمندر معاویہؓ

دنیا میں اک مثال ہے کہ بیس لاکھ تک
تحفہ کریں حسنؓ کو میسر معاویہؓ

گر لیں نہ انتقام تو پھر وہ حلیم ہوں
اور بیٹا ہو جانشین تو ستم گر معاویہؓ

یہ منطقِ خبیث ہے ابن سبا کا دین
ورنہ تھے حسن و خیر کے مظہر معاویہؓ

کہتا ہے کون خونِ غنیؓ رایگاں گیا
جبکہ ولی تھے ان کے مقرر معاویہؓ

اک اک شقی کو چن کے کیا واصلِ سقر
سازش کو کیوں سمجھتے محقر معاویہؓ

ابنِ سبا کی معنوی اولاد کے لئے
تیغ و سنان و دشنہ و خنجر معاویہؓ

بزمِ نبیؐ کے کاتب و بیتِ نبی کے رکن
فوج نبی کے خادم و افسر معاویہؓ

کسی کس جگہ سے ان کو نکالو گے ظالمو
اندر معاویہؓ ہیں تو باہر معاویہؓ

علمِ حساب و فہمِ کتاب ان کو مل گیا
پاکر گئے ہیں دولت و دفتر معاویہؓ

موئے شریف و چادر و ناخن رسولؐ کے
لے کر گئے ہیں قبر کے اندر معاویہؓ

قولِ نبیؐ ہے حشر میں ہوگا کفن عطا
آئیں گے اوڑھے نور کی چادر معاویہؓ

جس سے ہے میرا رشتہ، ہے اس پر حرام آگ
یوں ہے بہشت فطرت و منظر معاویہؓ

خود ہیں رسولِ پاکؐ، دعائے رسل کا نقش
اور آپ کی پکار کا مظہر معاویہؓ

محمد اظہار الحق، اسلام آباد

اُسامہ بن لادن کے لئے ایک نظم

ہر اک مکروہ نا خواندہ منجم کو
خدا گردانتے ہیں
اپنی گردن پر بٹھاتے ہیں

....

کروڑوں تو خدا نے تجھ کو بھی بخشے ہیں
لیکن تو کروڑوں میں نہیں کھیلا
کہ تو جس کھیل میں یہ جاں ہتھیلی پر لئے پھرتا ہے
اس میں تیرے ہم جولی فرشتے ہیں
تعجب ہے تعفن سے بھری جن کی غلاظت
فاحشہ عورت کے کپڑوں پر جمی
اک تجربہ گہ میں پڑی ہے
وہ تری عفت بھری سانسوں کے درپے ہیں
مگر روباہ زادے شیر کو کب مار سکتے ہیں
یہ ہم جنسی کے عادی سورما
ترے قدموں سے اٹھتی گرد کو بھی پا نہیں سکتے
زمیں پر سونے والے شاہزادے!
تو اگر چل بھی بسا
تو ہر ستارہ اک اسامہ بن کے چمکے گا
کروڑوں میں تو وہ بھی کھیلتے ہیں
جو حیا کا آخری ذرّہ بھی اپنی بے بصر آنکھوں سے باہر
کھینچ لاتے ہیں
جو حرمت بیچ کر
نہریں، محل اور ماڑیاں، باغات جاگیریں بناتے ہیں
جو اونچی مسندوں پر بیٹھ کر
خلقِ خدا کی سسکیوں پر مسکراتے ہیں
تو اُوپر ابر کے پیچھے فرشتے تلملاتے ہیں

....

کروڑوں میں تو وہ بھی کھیلتے ہیں
گردنوں پر جن کی پٹوں کے نشاں ہیں
جو ہزاروں میل سے آئے ہوؤں کی جلد کی رنگت کے آگے دم ہلاتے تھے
جو طرّوں، گدیوں، تمغوں، خطابوں کے لئے
ناموس کے نتھنوں میں رسی ڈال کر
دربار میں پابوس ہوتے تھے
تو بے وقعت سُرینوں پر نسب اور نام کا کپڑا نہ ہوتا تھا
جو اس بے بس لہو روتی زمیں پر (حیف ہے) اب بھی معزز کہلواتے ہیں

....

کروڑوں میں تو وہ بھی کھیلتے ہیں
جو زمیں پر بوجھ ہیں
جن کے لہو کی ہر رمق
ہر سانس کا مقصد
شکم کی پرورش ہےجن کے وارث
ان کی مرگِ ناگہانی کی تمنا میں

ممتاز احمد سالک

امریکہ میں دہشت گردی کا سبق

تم نے کمزور سی اقوام کو کچلا ، روندا — سینہ وقت پہ ہشت کے نئے باب لکھے
جنگل دہر میں خونخوار درندوں کی طرح — پھاڑ کھانے کے عجب ڈھنگ ہیں ایجاد کئے
تم نے سوچا تھا کہ جو کام کئے جاؤ گے — کبھی مظلوم تمہیں کچھ بھی نہیں کہہ سکتے
دیکھ لو کیسے زمیں بوس ہوئے ٹاور کبر — موت بانٹو گے تو خود زندہ نہیں رہ سکتے
یہ وہی آتش دہشت ہے تم اس کی زد میں — خود جو آئے ہو تو پھر چیخ اٹھے ہو کیسے
المیوں سے جنہیں دوچار کیا ہے تم نے — میری جاں ہوتی ہے تکلیف انہیں بھی ایسے
اپنی اغراض کی مت بھینٹ چڑھاؤ سب کو — اپنے افکار کو اوروں پہ مسلط نہ کرو
ذلت و پستی کی قبروں میں اتارو نہ انہیں — خود جیو،حق یہ سبھی لوگوں کا تسلیم کرو
عدل و آزادی و انصاف و مساوات کی روح — لاشۂ امن کو پھر زندہ اٹھا سکتی ہے
اپنی پالیسیاں تبدیل کرو چارہ گرد — کرہ ارض کو تدبیر بچا سکتی ہے

الیاس میراں پوری

بندۂ احرار

حق اور صداقت کا علمدار تھا شورش — ہاں! زرد صحافت سے بھی بیزار تھا شورش
اللہ نے عطا کی تھی خطابت کی پھبن بھی — اعدائے وطن کے لئے تلوار تھا شورش
وارث تھا وہ آزادؒ و بخاریؒ و ظفرؒ کا — افکار میں اک بندۂ احرار تھا شورش
افرنگ نے پابند سلاسل کیا اس کو — انگریز کا باغی ، طرح دار تھا شورش
لیلائے حریت کی محبت کا امیں بھی — ہاں ! قاسم و طارق ہی کی للکار تھا شورش
ہے اُس کی جدائی پہ حزیں سارا زمانہ — اس قافلۂ عشق کا سالار تھا شورش
ظلمات سیاست میں اُجالوں کی طرح تھا — اک زمزمۂ عرصۂ پیکار تھا شورش
الیاسؔ وہ اک شخص جری برق بلا خیز — بس ختم نبوت کا فداکار تھا شورش

حفیظ رضا پسروری

آغا شورش کاشمیریؒ کی یاد میں

یاد آیا مجھے حریت فکر کا داعی
اب کون سردار بھی حق بات کہے گا
اب کون یہاں چھیڑے گا نغماتِ محبت
اب کون ربیعہ کی حکایات کہے گا
اب کون یہاں رسم ِ وفا تازہ کرے گا
اب کون جفا کاریٔ حالات کہے گا
اب کون ہے اس دور میں جو دل کی زباں سے
آزادی کے اصول و بیانات کہے گا
اس محفل رنداں میں بہ عنوان ِ تغزل
اب کون غم ِ تلخیٔ حالات کہے گا
لا دینی و عریانی و فحاشی کو اب کون
تہذیب فرنگی کی عنایات کہے گا
اب کون سنوارے گا یہاں بزم بخاریؒ
اب کو اکابر کی روایات کہے گا
اب کون کہے گا کہ صحافت ہے عبادت
اب کون نظامی کی حکایات کہے گا
اس دور میں اب اُن پہ ایقان وارادت
اسلاف کی تابندہ روایات کہے گا
اب کون سر بزم ِ خرداہلِ خرد سے
دیوانگیٔ دل کی کرامات کہے گا

افتتاح: مدرسہ ختم نبوت، گرین ٹاؤن، لاہور روڈ۔ بورے والا

محسن احرار ابن امیر شریعت مولانا **سید عطاء المحسن بخاری** قدس سرہ

کے حکم پر ان کی زندگی میں مدرسہ کیلئے جگہ خریدی گئی اور ان کی سرپرستی میں تعمیر کا آغاز کیا گیا۔

الحمدللہ! ابتدائی تعمیر مکمل ہونے پر ۱۳ر ستمبر ۲۰۰۱ء بروز جمعرات امیر احرار، ابن امیر شریعت، حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم نے مدرسہ کا باقاعدہ افتتاح کیا اور ان کی دعاؤں سے شعبہ حفظِ قرآنِ کریم کی تعلیم کا آغاز ہو گیا ہے۔ محترم صوفی عبدالشکور اور محترم نوید احمد مدرسہ کے انتظام کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اور وفاق المدارس الاحرار کی مکمل سرپرستی میں باقی تعمیر بھی جلد مکمل ہو جائے گی (ان شاء اللہ) جملہ مجلس احرار اسلام بورے والا کے کارکن مبارک باد کے مستحق ہیں۔

برائے رابطہ: مدرسہ ختم نبوت ملحق شاہ فیض کالونی گرین ٹاؤن لاہور روڈ بورے والا (ضلع وہاڑی)

محمد عمر فاروق

ڈروٹ میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں اور مجلس احرار اسلام کے زیرِ اہتمام تحفظ ختمِ نبوت کانفرنس

کافی دن پہلے ہمارے ایک دوست نے یہ افسوس ناک خبر سنائی کہ تلہ گنگ کے موضع ڈروٹ کا ایک رہائشی غلام رسول علوی جو کہ سال ڈیڑھ سال پہلے بدقسمتی سے قادیانی ہوگیا تھا، اب مزید مسلمانوں کے عقائد کو برباد کرنے کے لئے ڈروٹ میں مسلسل محنت کر رہا ہے۔ یہ واقعی افسوسناک واقعہ تھا کہ ایک مسلمان دائرہ اسلام سے نکل کر ارتدادی طبقے کے نرغے میں آچکا ہے اور اس پر مزید ظلم یہ کہ دیگر اہل ایمان کو بھی جہنم کا ایندھن بنانے کے درپے ہوگیا ہے۔ ڈروٹ اور تلہ گنگ کے دردمند حضرات بار بار مشورہ کے لئے تشریف لاتے رہے۔ دریں اثناء میرا لاہور جانے کا پروگرام بنا، جہاں سات ستمبر کو مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ''یوم ختم نبوت'' منایا جا رہا تھا۔ میں نے مجلس احرار اسلام کے مرکزی قائدین کی خدمت میں ڈروٹ کی تمام صورت حال پیش کی، جس پر یہ طے پایا کہ مجلس احرار کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا محمد مغیرہ صاحب (خطیب مسجد احرار، چناب نگر (ربوہ) ڈروٹ تشریف لائیں گے۔ اور اہل علاقہ کو اسلام اور قادیانیت (یعنی اسلام اور کفر) کے مابین بنیادی اور اصولی اختلافات سے آگاہ فرمائیں گے۔ پھر بعدازاں مسلسل قائدین احرار وقفے وقفے سے دورے کریں گے۔ ۱۵ر ستمبر کو مولانا محمد مغیرہ کی آمد کا پروگرام طے پایا۔ لاہور کی اس تقریب میں محترم حاجی ملک محمد صدیق صاحب بھی شریک تھے اور لاہور سے تلہ گنگ واپسی کا سفر ان کی معیت میں گزرا۔

ڈروٹ میں قادیانیت کے شجر خبیثہ کی کاشت اور پھر اسے جڑ سے اکھاڑ دینے کے عزائم اور ولولے دیکھ کر میں بچپن کی یادوں میں کھو گیا۔ کچھ اسی طرح کی صورت حال ۱۹۶۹ء میں پچنند میں بھی پیش آئی تھی۔ جہاں اپنی بدنصیبی سے چند مسلمان گھرانے محض مالی مفادات کی خاطر قادیانیت کے جہنم کے باسی بن گئے تھے۔ اور دیگر مسلمانوں کو قادیانیت کے فتنے سے بچانے کے لئے مجلس احرار اسلام ہی میدان عمل میں آئی تھی۔ احرار کارکنوں نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے فرزند ثانی حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاریؒ کی قیادت میں اس فتنہ ضالہ کی سرکوبی کے لئے جانوں کی بازی لگادی تھی۔ اٹک، چکوال اور میانوالی کے اضلاع میں حضرت سید عطاء المحسن بخاریؒ نے اکیس ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کیا اور آخری روز تلہ گنگ میں قادیانیت کے خلاف ایک تاریخی جلوس کی قیادت فرمائی۔ میری عمر اس وقت چند برس کی تھی۔ لیکن مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں نے اپنی والدہ مرحومہ سے مجلس احرار کا سرخ پرچم بنوا کر اس جلوس میں شرکت کا شرف حاصل کیا تھا۔ اور پھر اگلے روز پچنند میں علاقائی قادیانی نواز جاگیرداروں کی شدید مخالفت اور دھمکیوں کے باوجود ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جو کہ رات دو بجے تک پورے تزک و احتشام کے ساتھ جاری رہی۔ جاگیرداروں کے خوف اور رعب کا یہ عالم تھا کہ کسی مولوی نے اپنی مسجد میں کانفرنس کرنے کی اجازت نہ دی۔ لیکن تمام تر مخالفتوں اور رکاوٹوں کے باوجود قبرستان کے قریب کھلی جگہ پر یہ تاریخی کانفرنس منعقد ہو کر رہی، ختم نبوت کا بول بالا اور قادیانیت کا منہ کالا ہو کر رہا۔

ڈروٹ کانفرنس کیلئے ابتدائی محرکین میں علاقہ کے نوجوان خصوصاً شامل تھے۔ مگر تلہ گنگ کے ساتھیوں کی بیداری، کانفرنس کے شرکاء کیلئے ٹرانسپورٹ اور طعام کے انتظامات کا بیڑا محترم ملک محمد صدیق صدر احرار تلہ گنگ نے اٹھایا۔ ان کی عقیدہ ختم

نبوت کے ساتھ جان فروشی کی حد تک وابستگی دیکھ کران کی عظمت کا سکہ میرے دل پر مزید بیٹھ گیا اور مجھے یاد آیا کہ بالکل اسی طرح انہوں نے جابہ کے مقام پر ''احرار ختم نبوت کانفرنس'' میں دیگر کارکنانِ احرار کے شانہ بشانہ حصہ لیا تھا۔اور یہ بھی میرے ذہن میں اچھی طرح نقش ہے کہ جابہ کانفرنس میں محترم ملک صاحب ہی نے مجھے مائیک کے سامنے کھڑا کر کے ختم نبوت کے عنوان سے ایک نظم مجھ سے پڑھوائی تھی۔جس کے اشعار میرے حافظے میں ابھی تک محفوظ ہیں۔

ختم نبوت زندہ باد	ختم نبوت زندہ باد
جس نے کیا منسوخ جہاد	مرزا کانا کافر ہے
ختم نبوت ،زندہ باد	ختم نبوت ،زندہ باد
یا باطل کا منہ توڑیں گے	حق منوا کر چھوڑیں گے
ختم نبوت ،زندہ باد	عزم ہمارے ہیں فولاد

ماضی کی حسین یادوں کو تازہ کرتے ہوئے ۱۵ ارستمبر کو تلہ گنگ کے قافلے کے ہمراہ ختم نبوت کانفرنس دڑوٹ میں پہنچا۔جہاں مسلمانوں کا جم غفیر دیکھ کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی اور میں سوچنے لگا کہ مسلمان کتنا بھی گناہ گار کیوں نہ ہوجائے لیکن اپنے آقا محمد کریم ﷺ کی ختم نبوت کے تحفظ کے لئے سردھڑ کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتا۔اور منکرین ختم نبوت کے خلاف میدان عمل میں نکل آنے میں کبھی دیر نہیں کرتا۔عشاء کی نماز کے بعد کانفرنس کا باقاعدہ آغاز ہوا۔تلاوت قرآن مجید کی سعادت مولانا قاری نور محمد خطیب مسجد عائشہ صدیقہؓ تلہ گنگ کے حصے میں آئی۔ایک نوجوان نے نعت کا نذرانہ پیش کیا۔سٹیج سیکرٹری محمد آصف (البدر مجاہدین) تھے۔جبکہ پہلے مقرر جماعت اسلامی تلہ گنگ کے رکن مولانا آزاد صاحب تھے۔مولانا آزاد نے تحفظ ختم نبوت کے لئے علامہ انور شاہ کاشمیریؒ،حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ،مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور دیگر اکابر ملت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے اس عزم کا اظہار کیا کہ تحفظ ختم نبوت کے مقدس مشن کی خاطر اب بھی اکابر کے ایک حکم پر ہماری جانیں حاضر ہیں۔جمعیت علماء اسلام کے رہنما،مولانا مفتی الطاف الرحمٰن (مہتمم مدرسہ قاسم العلوم اکوال) نے اہل علاقہ سے قادیانیوں کے معاشرتی بائیکاٹ کی اپیل کی۔قاری محمد ادریس نے یقین دلایا کہ یہ علاقہ اب منکرین ختم نبوت پر تنگ کر دیا جائے گا۔حافظ محمد اکرم احرار کی نعت کے بعد مجلس احرار اسلام کے مرکزی مبلغ مولانا محمد مغیرہ صاحب نے اپنی تقریر کا آغاز کیا۔مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ ہم یہاں قادیانیوں کو دعوت اسلام دینے کے لئے آئے ہیں۔ہم چاہتے ہیں کہ وہ دوبارہ اسلام کے دامن میں آجائیں اور دوزخ کے ہمیشہ کے عذاب سے بچ کر اسلام کے حلقہ رحمت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے وابستہ ہوجائیں۔مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ وہ غلام رسول قادیانی اور اس کے دیگر متعلقین سے ہر مقام پر یہاں تک کہ قادیانیوں کے دارالضیافت (چناب نگر) میں بھی بات کرنے کے لئے تیار ہیں۔مولانا محمد مغیرہ نے آنجہانی مرزا قادیانی کی کتابوں سے حوالہ جات پیش کئے کہ کس طرح مرزا قادیانی نے نبی کریم ﷺ کی نبوت پر ڈاکہ زنی کر کے اپنی جعلی نبوت کا ڈھونگ رچایا۔اور امت مسلمہ کی اجتماعیت کو پارہ پارہ کرنے کی برطانوی سازش میں معاونت کی۔انہوں نے کہا کہ احرار منکرین ختم نبوت کا ہر محاذ پر سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں۔اور ہم جان پر کھیل کر بھی ختم نبوت کا تحفظ کریں گے۔مولانا قاری نور محمد صاحب کی دعا کے بعد رات بارہ بجے کانفرنس اپنے اختتام کو پہنچی۔دڑوٹ میں تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں جاں نثارانِ ختم نبوت کا یہ پہلا پڑاؤ تھا اور اب ان شاءاللہ یہ کارواں اپنی منزل پر پہنچ کر ہی دم لے گا۔

محمد طاہر عبدالرزاق

جب بارہ سو صحابہ کرامؓ ختم نبوت پر نچھاور ہو گئے

یہ صدیق اکبرؓ کا عہد خلافت ہے .... یمامہ کے میدان میں بارہ سو صحابہ کرام کی لاشیں بکھری پڑی ہیں .... کسی کا سر تن سے جدا ہے .... کسی کا سینہ چرا ہوا ہے .... کسی کا پیٹ چاک ہے .... کسی کی آنکھیں نکلی ہوئی ہیں .... کسی کی ٹانگ نہیں ہے .... کسی کا ہاتھ نہیں ہے .... کسی کا بازو کندھوں سے جدا ہے .... کسی کی ٹانگ جسم سے الگ پڑی ہے اور کسی کا جسد ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ہے .... یہ بارہ سو صحابہؓ اپنے خون میں نہا کر یمامہ کے میدان میں اس شان سے چمک رہے ہیں کہ چرخ نیلوفری پہ چمکنے والے ستارے انہیں دیکھ کر رشک کر رہے ہیں ... یوں محسوس ہو رہا ہے کہ آسمانی ہدایت سے ایک کہکشاں زمین پر اتر آئی ہے .... یہ کون لوگ ہیں؟

اہلِ دنیا! یہ وہ لوگ ہیں .... جنہیں اللہ کے نبی جناب محمد عربی ﷺ نے اپنی آغوش نبوت لے کر پروان چڑھایا .... جو مکتب نبوت محمدیہؐ کے فارغ التحصیل تھے .... جن کے سینوں میں ایمان اور قرآن خود رسول خاتم ﷺ نے اتارا تھا .... جنہیں اس دنیا میں ہی رب العزت نے جنت کے سرٹیفکیٹ جاری کر دیئے تھے .... جو اس مرتبے کے مالک ہیں کہ آج کی پوری امت مل کر بھی ان میں سے کسی ایک کے برابر نہیں ہو سکتی .....!!!

یہ شہداء جو شہادت کی سرخ قبا پہنے استراحت فرما رہے ہیں .... ان میں سے سات سو حفاظ قرآن ہیں .... ستر بدری صحابہؓ ہیں جو کفر و اسلام کے پہلے معرکہ ''غزوۂ بدر'' میں اپنی جانیں ہتھیلیوں پر لے کر رسولؐ کے پرچم تلے میدان بدر میں اترے تھے ..... اہلِ دنیا! یہ محمد عربی ﷺ کے دامن کے پھول تھے جو یمامہ کے میدان میں مسلے گئے .... یہ رسول رحمت ﷺ کی جھولی کے موتی تھے جو یمامہ کے میدان میں رل گئے .... یہ سرورِ کائنات ﷺ کی پچھلی راتوں کے آنسو تھے جو خاکِ یمامہ میں جذب ہو گئے .....

اے افراد ملت اسلامیہ! ان عظیم ہستیوں نے کس مسئلہ کے لئے پردیس میں جا کر اپنی جانیں نچھاور کیں؟ کس مسئلہ کے لئے انہوں نے اپنی شمشیروں کو بے نیام کیا اور گھوڑوں پر بیٹھ کر بجلی کی سرعت سے یمامہ کی طرف لپک گئے؟

ہائے افسوس! صد افسوس .... وہ مسئلہ جسے آج ہم نے منبر و محراب سے نکال دیا ہے .... جو ہمارے دینی مدارس کے نصاب مین شامل نہیں ہے .... جو سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھایا نہیں جاتا .... یعنی ''مسئلہ ختم نبوت''

حضور اکرم ﷺ کے دعویٰ نبوت سے لے کر وصالِ نبوی تک تئیس سال کے لگ بھگ جو عرصہ بنتا ہے، اس میں جتنے غزوات ہوئے .... جتنی جنگیں ہوئیں .... جتنے تبلیغی وفود دھوکہ سے شہید کئے گئے .... اور کفار کے مظالم سے جو صحابہ کرامؓ شہید ہوتے رہے، ان کی کل تعداد ۲۵۹ ہے یعنی پورے دور نبویؐ میں پورے اسلام کے لئے جو کل صحابہؓ شہید ہوئے ان کی تعداد ۲۵۹ اور صرف مسئلہ ختم نبوت کیلئے جو صحابہؓ شہید ہوئے، ان کی تعداد بارہ سو ہے .... جن میں سے سات سو حفاظ قرآن ہیں .....!!!

جھوٹے مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کے پاس چالیس ہزار جنگجوؤں کا لشکر تھا ..... مال و دولت کے بھی ڈھیر تھے ..... ادھر

مسلمان وصالِ نبویؐ کے غم سے نڈھال تھے .... طرح طرح کے فتنے کھڑے ہوگئے تھے..... حالات انتہائی نامساعد تھے..... مدینہ منورہ کی نوزائیدہ ریاست کو ہر طرف سے خطرہ تھا..... لیکن سیدنا صدیق اکبرؓ نے تخت ختم نبوت اور تاج ختم نبوت پر ڈاکہ زنی کو برداشت نہ کیا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ صدیقؓ تو زندہ ہو اور اس کے آقاﷺ کی مسند نبوت پر کوئی بدطینت بیٹھنے کی ناپاک جسارت کرے.....!!!

یارؓ غار نے خطرناک حالات کی بالکل پرواہ نہ کی اور مسیلمہ کذاب کی سرکوبی کیلئے پہلا لشکر حضرت شرجیلؓ کی قیادت میں روانہ کیا لیکن مسیلمہ کذاب نے اس لشکر کو شکست دی.... دوسرا لشکر حضرت عکرمہؓ بن ابی جہل کی قیادت میں روانہ کیا لیکن مسیلمہ کذاب کی فوج نے اس لشکر کو بھی شکست دی۔ فولادی عزم کے مالک جناب صدیق اکبرؓ نے ہمت نہ ہاری۔ حضرت شرجیلؓ اور حضرت عکرمہؓ دونوں کو ہدایت جاری کی کہ مدینہ لوٹ کر مت آنا۔ تمہارے آنے سے بددلی پھیلے گی۔ تم دونوں وہیں پر انتظار کرو، میں تمہاری مدد کیلئے خالد بن ولیدؓ کے لشکر کو روانہ کر رہا ہوں۔ سیدنا خالد بن ولیدؓ یمامہ پہنچتے ہیں اور مسلمانوں کا لشکر مسیلمہ کذاب کے لشکر کے سامنے صف آراء ہوتا ہے۔ اہل یمامہ بڑی بہادری سے جم کر لڑتے ہیں۔ دونوں طرف سے گھمسان کی جنگ ہوتی ہے اور انسانی جسم گاجر مولی کی طرح کٹ کٹ کر زمین پر گرتے ہیں۔ مسلمان بڑی جانثاری سے لڑتے ہیں، لیکن مسیلمی لشکر سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑا ہے۔ آخر حضرت خالد بن ولیدؓ جنگ میں کھڑے مسیلمہ کذاب کو دیکھ کر عقاب کی طرح اس کی طرف لپکتے ہیں اور ساتھیوں کے ساتھ یکبارگی زبردست حملہ کرتے ہیں، جس سے مسیلمیوں کے قدم اکھڑ جاتے ہیں۔ مسلمان شیروں کی طرح دھاڑتے ہوئے مسیلمہ کذاب کی فوج پر پل پڑتے ہیں اور انہیں تیزی سے قتل کرنے لگتے ہیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کو فتح عطا کرتے ہیں۔ مسیلمہ کذاب کے چالیس ہزار لشکر میں سے ستائیس ہزار سپاہی میدان جنگ میں مارے جاتے ہیں اور ان کے ساتھ ہی مسیلمہ کذاب بھی جہنم واصل ہوجاتا ہے اور اس کی جھوٹی نبوت بھی مجاہدین ختم نبوت کے ہاتھوں میدان یمامہ میں ہمیشہ کے لئے دفن ہوجاتی ہے لیکن اس جنگ میں مسلمانوں کا بھی ایسا نقصان ہوتا ہے جو اس سے قبل اسلامی تاریخ میں کبھی نہ ہوا تھا.... بارہ سو صحابہ کرامؓ نے خود کو خاک وخون میں تڑپا دیا لیکن جھوٹی نبوت کے وجود کو برداشت نہ کیا۔ انہوں نے اپنی بیویوں کو بیوہ کرلیا، اپنے لاڈلے بچوں کو داغ یتیمی دے دیا، بوڑھے والدین کے بڑھاپے کی لاٹھیوں کو توڑ دیا، اپنے پیارے وطن مدینہ منورہ کو خیرباد کہہ دیا مسجد نبویؐ اور روضہ رسولؐ سے جدائی برداشت کرلی لیکن ان کی غیرت جھوٹی نبوت کو برداشت نہ کرسکی۔

مسلمانو! صحابہؓ کے عہد کا جھوٹا مدعی نبوت کذاب تھا اور ہمارے عہد کا جھوٹا مدعی نبوت مرزا قادیانی ہے۔ جتنے خطرناک مسیلمہ کے پیروکار تھے، اس سے کہیں زیادہ خطرناک مرزا قادیانی کے پیروکار ہیں۔ مرزا قادیانی اور اس کی شیطانی جماعت کا کفر وارتداد مسیلمہ کذاب اور اس کی ابلیسی پارٹی سے زیادہ موذی ہے۔

آج جب میں کسی مسلمان کو قادیانی سے ہاتھ ملاتے دیکھتا ہوں.... تو مجھے صحابہؓ کے کٹے ہوئے ہاتھ یاد آجاتے ہیں.... جب میں کسی مسلمان کو قادیانی سے بغل گیر ہوتے اور قادیانی کے گلے میں بازو حمائل دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہؓ کے کٹے ہوئے بازو تڑپانے لگتے ہیں.... جب میں کسی مسلمان کو پاؤں گھسیٹتے ہوئے کسی قادیانی کے گھر میں داخل ہوتے دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہؓ کے کٹے

ہوئے پاؤں رلانے لگتے ہیں .... جب میں کسی مسلمان کو کسی قادیانی سے ٹھنڈی میٹھی باتیں کرتا سنتا ہوں تو میرے کانوں میں میدان یمامہ میں مرتدین کے خلاف لڑتے ہوئے صحابہؓ کی زبان سے تکبیر کی ولولہ انگیز صدا گونجنے لگتی ہیں .... جب میں کسی مسلمان کو قادیانیوں کی شادیوں میں ہنس ہنس کر شامل ہوتے دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہؓ کے یتیم بچے یاد آ جاتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ بھی کلمہ طیبہ پڑھتے تھے .... یہ ''مسلمان'' بھی کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں .... صحابہ کرامؓ بھی رسول اللہ ﷺ کے امتی تھے .... یہ ''مسلمان'' بھی رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے کا اقرار کرتے ہیں .... صحابہ کرامؓ بھی عقیدہ ختم نبوت پر پکا یقین رکھتے تھے .... یہ ''مسلمان'' بھی عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے کے پرزور دعوے دار ہیں .... لیکن صحابہؓ کی ختم نبوت کے ڈاکوؤں سے جنگ .... ان کی ختم نبوت کے باغیوں سے دوستی .... ان کا عقیدۂ ختم نبوت پر سب کچھ قربان ....

ان کے ختم نبوت کے باغیوں سے کاروبار .... انہوں نے نبی کریم ﷺ کی عزت و ناموس پر اپنا گوشت اور لہو قربان کر دیا .... یہ قادیانیوں کا سوشل بائیکاٹ کرنے کو بھی تیار نہیں .... یہ تفاوت کیوں؟ قول و فعل میں اتنا خوفناک تضاد کیوں؟

کہیں ایسا تو نہیں کہ انہوں نے کلمہ طیبہ صرف حلق سے اوپر اوپر پڑھا ہے؟ کیا رسول اللہ ﷺ کے امتی ہونے کا اعلان صرف نوکِ زبان تک ہے؟ کیا عقیدہ ختم نبوت پر ایمان ہونے کا اعلان صرف فضا میں الفاظ باری تو نہیں؟ کیا عشق رسول کا دعویٰ محض سخن طرازی تو نہیں؟ کیونکہ ان کے کردار ان کے دعویٰ کی نفی کر رہا ہے ....

مسلمانو! جس جسم کے رگ و ریشہ میں حضور ﷺ کی محبت ہوتی ہے ..... وہ جسم قادیانیوں سے ہاتھ نہیں ملایا کرتا ..... وہ جسم قادیانیوں سے بغل گیریاں نہیں کرتا ..... وہ جسم کسی قادیانی کی تقریب میں شامل نہیں ہوسکتا .....

آیئے! اپنے اپنے جسم میں محبت رسول کو دیکھتے ہیں .... کیونکہ اللہ سب کچھ دیکھ رہا ہے اور موت کا فرشتہ گھات لگائے بیٹھا .... اللہ کے حکم کا انتظار کر رہا ہے ... اور پھر موت کا پوسٹ مارٹم ہمارا سب کچھ ہمارے سامنے رکھ دے گا ....!!!

آزادی کی انقلابی تحریک

فوجی بھرتی بائیکاٹ 1939ء ○ مؤلف محمد عمر فاروق
(قیمت 150 روپے)

○ جنگ عظیم دوم میں ہندوستان سے انگریزی فوج میں بھرتی کے خلاف ایک عظیم تحریک ○ فوجی بھرتی کے خلاف ہندوستان بھر میں مجلس احرار اسلام کی پہلی اور تنہا آواز ○ اکابر احرار کی جرأت و کردار ○ آزادی کے گمنام کارکنوں کا تذکرہ ○ قربانی و ایثار کی لازوال داستان ○ ایمان پرور واقعات اور کفر شکن مہمات ○ تاریخ آزادیٔ ہند کے اس روشن باب پر پہلی کتاب

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان (فون: 511961)

اسلام پسند اور قادیانی مخالف علماء کی فہرست تیار ہوگئی ہے

قادیانی مخالف علماء اور مذہبی شخصیات کی برطانیہ میں داخلے پر پابندی

روزنامہ ''نوائے وقت'' لاہور کی ۷ر ستمبر کی اشاعت میں شائع ہونے والی خبر کے مطابق برطانوی حکومت نے پاکستان میں سرگرم قادیانی مخالف شخصیات کی تفصیلات اور ضروری کوائف طلب کر لئے ہیں۔ اس اقدام کا مقصد قادیانی مخالف علماء اور مذہبی شخصیات کے برطانیہ میں داخلے پر پابندی اور ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھنا ہے۔ آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل (ر) حمید گل اور جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی کے مہتمم مفتی نظام الدین شامزئی پر پابندی بھی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق برطانوی حکومت نے پاکستان میں متعین سفارتی حکام کو ہدایت کی ہے کہ وہ پاکستان میں سرگرم قادیانی مخالف علماء کرام اور مذہبی شخصیات سے متعلق تمام ضروری کوائف اور تفصیلات فوری طور پر برطانوی حکومت کو فراہم کریں۔ ذرائع کے مطابق برطانوی حکومت نے اس ضمن میں درجہ بندی کرتے ہوئے فہرستیں مرتب کرنے کی ہدایت کی ہے۔ جس کے مطابق ایک فہرست علماء اور مذہبی و دینی شخصیات اور اسلام پسند قادیانی مخالف افراد پر مبنی ہوگی، جو مختلف ممالک کے تبلیغی و اصلاحی دورے کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کا حلقہ اثر ملک سے باہر بھی موجود ہے۔ جبکہ دوسری فہرست ان شخصیات اور علماء کرام کی ہے جو ملک میں قادیانی مخالف نظریات رکھتے ہیں اور اس ضمن میں سرگرم ہیں۔ مذکورہ ہدایات کی روشنی میں برطانوی سفارتی عملے نے علماء کی فہرستیں مرتب کرنا شروع کر دی ہیں۔ تاہم اس ضمن میں ملک بھر کے قادیانی مخالف علماء کو دوسرے درجے میں شامل کیا گیا۔ جبکہ پاکستان کی ۱۹ اہم مذہبی شخصیات کو پہلی فہرست میں رکھا گیا ہے۔ تاہم اس کی باضابطہ تصدیق نہیں ہوسکی۔ توقع ہے کہ رواں ماہ کے دوران مفصل رپورٹ برطانیہ روانہ کر دی جائے گی۔ برطانوی حکومت نے یہ اقدام قادیانیوں کے دباؤ پر کیا ہے اور اس کارروائی کا مقصد قادیانی مخالف علماء کے برطانیہ داخلے پر پابندی عائد کرنا ہے۔ (روزنامہ ''نوائے وقت لاہور'' ۔ ۷ر ستمبر ۲۰۰۱ء)

موجودہ حکومت کا دورِ حکومت ملک وملت کے لئے تباہ کن ثابت ہو رہا ہے

صدر مشرف جس ایجنڈے کی تکمیل کر رہے ہیں اس کا اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ کوئی تعلق نہیں

اسلام دشمن قادیانیوں کو مضبوط کرنے کیلئے این جی اوز کے ذریعے سرکاری وسائل کا بے دریغ استعمال کیا جارہا ہے

ملتان میں امیر شریعت کانفرنس کے اجتماع سے امیر احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ، مولانا محمد اسحٰق سلیمی، سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ اور دیگر مذہبی تنظیمات کے ذمہ دار زعماء اور چودھری محمد شفیق ایڈووکیٹ کا خطاب

ملتان (۳۰ر اگست) مجلس احرار اسلام کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا ہے کہ ہم اپنی زندگیاں اللہ کے دین کے نفاذ کی جد وجہد کے لئے وقف کرنے کا اعلان و عہد کرتے ہیں۔ اور طاغوت و کفر اور اس کے حاشیہ برداروں سے ٹکرا جانے کو دنیاوی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں کہ یہی مسلمان کی کامیابی و کامرانی ہے۔ وہ گزشتہ شب، دار بنی ہاشم ملتان میں ''امیر شریعت کانفرنس'' سے خطاب کر رہے تھے۔ کانفرنس کی صدارت مجلس احرار اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد اسحاق سلیمی نے کی، جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، جامعہ خیر المدارس کے مہتمم مولانا محمد حنیف جالندھری، مولانا محمد یٰسین، چودھری محمد شفیق ایڈووکیٹ

،مرکزی جمعیت اہلحدیث کے رہنما علامہ سید خالد محمود ندیم ،سید محمد کفیل بخاری ،جماعت اسلامی ملتان کے رہنما راؤ محمد ظفر اقبال ،عبداللطیف خالد چیمہ ،حاجی محمد ثقلین ،سردار عزیز الرحمٰن سنجرانی ،شیخ حسین اختر لدھیانوی ،حافظ محمد اکرم احرار اور سید عطاء المنان بخاری نے خطاب کیا۔سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ موجودہ حکومت کا دورِ حکومت ملک وملت کے لئے تباہ کن ثابت ہو رہا ہے۔جنرل مشرف جس ایجنڈے کی تکمیل کے لئے لگے ہوئے ہیں ،اس کا اسلام اور مسلمانوں سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں۔انہوں نے کہا کہ نوکر شاہی کے تسلط کو ختم کرنے کے نام پر وڈیرہ شاہی کو مسلط کیا جار ہا ہے۔اسلام دشمن اور قادیانیوں کو مضبوط کرنے کے لئے این جی اوز کے ذریعے سرکاری وسائل کا بے دریغ استعمال کیا جارہا ہے۔یہ وقت ہے کہ دینی جماعتیں سر جوڑ کر بیٹھیں اور اسلام کے نفاذ کے یک نکاتی ایجنڈے کو بنیاد بنا کر اکٹھی ہو جائیں۔انہوں نے کہا کہ دینی وعلمی مراکز اور جہادی تنظیموں کو ختم کرنے والے خود ختم ہو جائیں گے۔جہاد کی نفی کفر ہے اور اس کفر کیلئے قادیانی گروہ سرگرم ہے۔مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ فتنۂ قادیانیت کی بیخ کنی کیلئے برصغیر میں سب سے پہلے مجلس احرار اسلام نے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی جرأت مند قیادت میں منظم کام کا آغاز کیا اور سادہ لوح مسلمانوں کے عقیدے کا دفاع کر کے امت مسلمہ پر احسان کیا۔انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کے کفر وارتداد کے سامنے تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جانا چاہیے۔مولانا محمد یٰسین نے کہا کہ امیر شریعتؒ کی ساری زندگی جہدِ مسلسل سے بھری پڑی ہے۔انہوں نے رخصت کا راستہ ترک کر کے عزیمت کو اپنایا اور اعلاءِ کلمۃ الحق سے کبھی گریز نہ کیا۔ان کے کارنامے ہماری آئندہ نسلوں کیلئے مشعلِ راہ ہے۔مولانا محمد حنیف جالندھری نے کہا کہ برطانوی سامراج کا خوف اتار پھینکنے میں امیر شریعتؒ اور ان کے رفقاء نے جو تاریخ ساز کردار ادا کیا ،اس کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔مجلس احرار اسلام انگریز دشمنی کا دوسرا نام ہے۔چودھری محمد شفیق ایڈووکیٹ نے کہا کہ فوجی حکومت کے اقدامات سے عام آدمی کو کوئی ریلیف نہیں ملا۔امیر شریعتؒ ساری زندگی استحصالی نظام کے خلاف جنگ کرتے رہے۔ان کے مشن کی تکمیل کیلئے ضروری ہے کہ ہم انقلابِ اسلامی کیلئے اٹھ کھڑے ہوں۔علامہ سید خالد محمود ندیم نے کہا کہ امیر شریعتؒ اور اکابرِ احرار نے جھوٹی نبوت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جس طرح اس امتِ مرتدہ کا مردانہ وار مقابلہ کیا ،رہتی دنیا تک اس کو یاد رکھا جائے گا۔سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ دینی مدارس اور جہادی قوتوں کو کنٹرول کرنے کا امریکی ایجنڈا کامیاب نہیں ہوگا۔عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ ریاض ملک جیسے سکہ بند قادیانی کو سی بی آر کا چیئرمین بنا کر بد ترین قادیانیت نوازی اور اسلام دشمنی کا ثبوت فراہم کیا ہے۔

فتنہ قادیانیت عصرِ حاضر کا سب سے بڑا فتنہ ہے

عہدِ رسالت میں مسیلمہ کذاب اور عصرِ حاضر میں الشیخ محمد کی تحریک نیشن آف اسلام ،ایران میں بہائیت اور برصغیر میں ذکری اور قادیانی ایک ہی سازش کا تسلسل ہیں۔

لاہور (۴،۵،۶ رستمبر) مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام ''ہفتہ ختم نبوت'' کے پروگرام یکم ستمبر سے ۷ رستمبر تک ملک بھر میں منعقد ہوئے۔دفترِ احرار لاہور میں منعقد ہونے والے سیمینارز میں ممتاز علماء کرام ،دانشور اور سکالرز نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ فتنۂ قادیانیت عصرِ حاضر کا سب سے بڑا فتنہ ہے۔دینی جماعتیں پوری قوت کے ساتھ اس فتنے کا مقابلہ کریں گی۔ممتاز عالم دین اور

کالم نگار مولانا زاہدالراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قرنِ اوّل کے تمام مدعیان نبوت اپنے اپنے عہد میں عبرت ناک انجام کو پہنچے۔قادیانی فتنہ بھی ذلت آمیز انجام کو پہنچے گا۔انہوں نے کہا کہ اسلام کا ٹائٹل اور لیبل لگا کر اٹھنے والے فتنوں نے امتِ مسلمہ کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا۔انہوں نے کہا کہ عہدِ رسالت میں مسیلمہ کذاب اور عصرِ حاضر میں امریکہ میں ایلیج محمد کی تحریک ''نیشن آف اسلام''،ایران میں ''بہائیت'' اور برصغیر پاک و ہند میں ذکری اور قادیانی ایک ہی سازش کا تسلسل ہیں۔ان تمام تحریکوں کے پس منظر میں یہودیوں اور عیسائیوں کا مال اور تعاون کارفرما ہے۔ممتاز سکالر طاہر عبدالرزاق نے کہا کہ حضور خاتم الانبیاء ﷺ کے عہدِ مبارک میں ہونے والی تمام جنگوں میں کل ۲۶۹ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے،جبکہ مسیلمہ کذاب کے خلاف ہونے والے جہاد ''جنگِ یمامہ'' میں ۱۲۰۰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔انہوں نے کہا کہ مسلمان اپنی جانوں پر کھیل کر عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کریں گے۔مولانا محمد اشرف نے کہا کہ عقیدۂ ختم نبوت اسلام کی اہم ترین بنیاد ہے۔مسلمان ہر قیمت پر اس کی حفاظت کریں گے۔قادیانیت دنیا کا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔وہ جھوٹ کے سہارے زیادہ دیر زندہ رہ سکتے ہیں نہ مسلمانوں کو مزید دھوکہ دے سکتے ہیں۔ممتاز دانشور اور ریسرچ سکالر محمد عطاء اللہ صدیقی نے کہا کہ قادیانی چھپ کر وار کرنے والے بزدل اور سازشی ہیں۔وہ اسلام اور مسلمان کا براہِ راست مقابلہ نہیں کر سکتے۔وہ پاکستان میں این جی اوز کی بیساکھیوں کے سہارے زندہ رہنے کی ناکام کوششیں کر رہے ہیں۔این جی اوز افغانستان میں اپنے انجام سے عبرت حاصل کریں۔وہ ہمارے دینی وملکی معاملات میں مداخلت بند کریں ورنہ محبِ وطن سرفروشانِ اسلام ان بیساکھیوں کو توڑ ڈالیں گے۔

فتنہ قادیانیت استعماری قوتوں کے بل بوتے پر پھیل رہا ہے

یہ اکابرِ احرار کی کوششوں کا ثمر ہے کہ آج مرزائی غیر مسلم اقلیت ہیں

لاہور(۷ ستمبر) مجلس احرار اسلام پاکستان کے زیر اہتمام دفتر احرار نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں منعقد ہونے والی سالانہ ''تحفظ ختم نبوت کانفرنس'' کے مقررین نے کہا ہے کہ حکومت دین دشمنی اور قادیانیت نوازی پر مبنی طرزِ عمل ترک کر دے ورنہ منکرینِ ختم نبوت کی سرپرستی کا وبال خود حکومت کو لے ڈوبے گا۔ہماری کوئی سیاسی مجبوری نہیں کہ ہم ردِ قادیانیت کے محاذ سے دستبردار ہو جائیں۔تحریک آزادی اور تحریک ختم نبوت کے بزرگ رہنما چودھری ثناء اللہ بھٹہ کی زیر صدارت منعقدہ کانفرنس سے مجلس احرار اسلام کے سربراہ سید عطاء المہیمن بخاری،امارت اسلامی افغانستان کے نائب سفیر سہیل شاہین،دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ،پروفیسر خالد شبیر احمد،مولانا محمد اسحٰق سلیمی،سید محمد کفیل بخاری،عبداللطیف خالد چیمہ،پیر سیف اللہ خالد،مولانا سیف الدین سیف اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا کہ فوجی حکومت ملک میں فکری ارتداد اور مغربی کلچر کے فروغ کے لئے این جی اوز کو ''فنڈنگ'' کر رہی ہے۔اور سرکاری وسائل کو بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے۔بیرونی ممالک کے سفارت خانوں کے ذریعے قادیانیوں کے اسلام و ملک دشمن پراپیگنڈے کو باقاعدہ سپانسر کیا جا رہا ہے۔منکرینِ ختم نبوت کی تباہ کاریوں اور ریشہ دوانیوں سے امت کو بچانا ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔حکومت اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی بجائے قادیانیوں کی سرپرستی کر کے قہر خداوندی کو دعوت دے رہی ہے۔جہاد کی نفی کفر ہے۔جہاد کا انکار تو مرزا غلام قادیانی نے کیا تھا۔عالمی استعمار کی بیخ

کئی ہمارے رگ وخون میں رچی ہوئی ہے۔ناموس رسالت ﷺ ملت اسلامیہ کی شہ رگ ہے۔امارت اسلامی افغانستان کے نائب سفیر سہیل شاہین نے کہا کہ انگریز کی طرف سے ایک سازش کے تحت ایک جھوٹے نبی کو سامنے لایا گیا، جس کا مقصد اسلام کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنا تھا۔مسلمانوں اور علماء حق نے اس سازش کو بھانپ لیا اور مسلمانوں کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کے دفاع کے لئے اپنی جانی و مالی قربانیاں دے کر فتنہ قادیانیت کو کیفر کردار تک پہنچایا۔انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ اور عالم کفر کی جانب سے پابندیاں ہمارے خلاف سرد جنگ کی ایک کڑی ہے اور ہمارا مورال کمزور کرنے کی سازش۔انہوں نے کہا کہ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ امریکہ کے سامنے نہیں جھکیں گے۔مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے کہا کہ فتنہ قادیانیت استعماری قوتوں کے بل بوتے پر پھیل رہا ہے۔اس فتنہ کی بیخ کنی کے لئے مجلس احرار اسلام اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی قربانیاں بے مثال ہیں۔یہ اکابر احرار ہی کی کوششوں کا ثمر ہے کہ آج مرزائی غیر مسلم اقلیت ہیں۔انہوں نے کہا کہ طالبان کے اسلامی نظام کے نفاذ سے جرائم میں کمی ہوئی ہے۔اور ایک مثالی اسلامی معاشرہ قائم ہوا ہے۔پروفیسر خالد شبیر احمد نے کہا کہ قادیانیت کے ناسور کے خاتمے تک ہماری جدوجہد جاری رہے گی۔تحریک ختم نبوت کا محاذ مجلس احرار کی مساعی جمیلہ کا غماز ہے۔مولانا محمد اسحاق سلیمی نے کہا کہ برطانیہ کی طرف سے قادیانیوں کے واویلے اور دباؤ کے بعد برطانیہ اور پاکستان میں قادیانیت کے خلاف کام کرنے والے علماء کے کوائف اکٹھے کرنے اور پاکستانی علماء کرام کی برطانیہ میں پابندی کو یک طرفہ اور ظالمانہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ بنیادی انسانی حقوق کی نفی ہے۔اس سے واضح ہو گیا ہے کہ برطانیہ اپنے لگائے ہوئے پودے کی آج بھی آبیاری کر رہا ہے۔سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ مرزا طاہر کو تمام تحفظات فراہم نے والے برطانیہ کو سن لینا چاہیے کہ یہ کام صرف برطانیہ میں ہی نہیں، دنیا کے کونے کونے تک پہنچ چکا ہے۔جہاں بھی یہ فتنۂ رتدہ سر اٹھائے گا، مسلمان اس کا مکمل تعاقب کریں گے۔عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کی صورتحال انتہائی غیر تسلی بخش ہے۔قادیانی مختلف مقامات پر ارتدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ایسے حالات میں ردعمل پیدا ہوا تو ذمہ داری قادیانیوں اور قانون پر عمل درآمد نہ کروانے والی حکومت پر عائد ہوگی۔مولانا سیف الدین سیف نے کہا کہ قادیانیت جھوٹ اور دجل وتلبیس کا دوسرا نام ہے۔ہم قادیانیت کو اسلام کے نام پر متعارف کروانے کی سازش ناکام بنا دیں گے۔پیر سیف اللہ خالد نے کہا کہ آئین کی اسلامی دفعات کے خلاف عالمی طاقتوں اور قادیانی لابی کی سازشیں طشت از بام ہو چکی ہیں۔۱۹۷۳ء کے آئین کو سبوتاژ اور اسلامی دفعات کو غیر مؤثر بنانے والے یاد رکھیں کہ شہدا ختم نبوت کے وارث ابھی زندہ ہیں۔کانفرنس میں مطالبہ کیا گیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش کی روشنی میں مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے۔چناب نگر میں قادیانیوں کی عمارتوں سے اسلامی علامات ثائی جائیں۔مختلف ممالک میں سیاسی پناہ کے نام پر قادیانی مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے جو حربے استعمال کر رہے ہیں، سرکاری سطح پر اس کا تدارک کیا جائے۔گوجرانوالہ میں جیش محمد ﷺ کے جلسہ پر پابندی پر شدید احتجاج کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ پولیس اور عوام کے درمیان تصادم کے واقعہ کی عدالتی تحقیقات کرائی جائیں۔

☆☆☆☆☆

عالمی مالیاتی اداروں کی غلامی قبول کرنے والے موجودہ حکمرانوں کے عزائم مخفی نہیں رہے

دینی تحریکوں کی وفاداری صرف اور صرف اسلام سے ہے (سید محمد معاویہ بخاری)

ملتان (۷ر ستمبر) موجودہ حکمران دینی قوتوں، جہادی تحریکوں اور مساجد و مدارس کے اثر و نفوذ سے خائف ہیں۔ وطنِ عزیز میں سیکولر ازم اور لبرل ازم کے نام پر بد تہذیبی اور بد عقیدگی کی علم بردار این جی اوز کو موجودہ حکومت کی خصوصی سرپرستی حاصل ہے۔ ان خیالات کا اظہار مجلس احرار اسلام کے زیرِ اہتمام گزشتہ روز، دارِ بنی ہاشم ملتان میں ''یوم تحفظ ختم نبوت'' کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حافظ سید محمد معاویہ بخاری نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حال ہی میں سی بی آر کا چیئرمین ایک قادیانی ریاض ملک کو بنایا گیا ہے۔ حکومت سی بی آر اور دیگر سرکاری محکموں میں کلیدی عہدوں پر تعینات قادیانی مافیا کے افراد کا نیٹ ورک توڑنے کی بجائے، ان کے ہاتھوں میں کھلونا بنی ہوئی ہے۔ عالمی مالیاتی اداروں کی ''غلامی'' قبول کرنے والے موجودہ حکمرانوں کے عزائم اب مخفی نہیں رہے۔ پاکستان میں ایک سیکولر معاشرہ کی تشکیل کے لئے کوشاں ہیں اور وہ دینی مدارس کو اپنے راستے کی رکاوٹ سمجھتے ہیں، انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دینی تحریکوں کی وفاداری صرف اور صرف اسلام سے ہے جبکہ مفاداتی سیاست اور اقتداری سازشوں سے آلودہ لوگوں کی وفاداریاں کسی کے لئے بھی نہیں ہیں۔ سید محمد معاویہ بخاری نے کہا کہ ''یوم تحفظ ختم نبوت'' (۷ر ستمبر) مسلمانوں کو ایک عظیم کامیابی کی یاد دلاتا ہے کہ اس روز ۱۹۷۴ء میں پاکستانی پارلیمنٹ کی طرف سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی تحریکوں میں دس ہزار سے زائد شہداء نے اپنا مقدس خون، اس مقدس مشن کی نذر کیا۔ آج قادیانی توہین رسالت سے متعلقہ آئینی دفعات 295-C وغیرہ کو متنازعہ بنا کر ختم کرانا چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے لئے انہیں ختم نبوت کے پروانوں کی لاشوں پر سے گزرنا ہوگا۔ دینی تحریکیں، اس ملک میں دین دشمن طاقتوں کے کسی بھی ایجنٹ کو کھل کھیلنے کی اجازت نہیں دیں گے۔

حکومت قادیانیوں اور مغربی کلچر کی دلدادہ این جی اوز کی گرفت کو مضبوط کر رہی ہے

تمام مذہبی قوتوں کو انتخابی سیاست کا راستہ اپنانے کی بجائے دین کے نفاذ کے یک نکاتی ایجنڈے پر متفق ہو جانا چاہیے

لاہور (۹ر ستمبر) سعودی عرب کے جید عالم دین اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی امیر مولانا عبدالحفیظ مکی نے کہا ہے کہ قادیانی مرزا طاہر کا یہ دعویٰ کہ '' قادیانیوں کی تعداد ۸ کروڑ سے بھی تجاوز کر گئی ہے'' جھوٹ کا پلندہ ہے، وہ اپنی ناکامیوں کو چھپانے کے لئے ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں۔ جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے مجلس احرار اسلام کے امیر سید عطاء المہیمن بخاری سے دفتر مرکزیہ احرار مسلم ٹاؤن لاہور میں ملاقات کے موقع پر کیا۔ سید محمد کفیل بخاری، عبداللطیف خالد چیمہ اور میاں محمد اویس بھی موجود تھے۔ مولانا عبدالحفیظ مکی اور سید عطاء المہیمن بخاری نے اتفاق کیا کہ موجودہ حکومت قادیانیوں اور مغربی کلچر کی دلدادہ این جی اوز کی گرفت کو مضبوط کرنے کے لئے ایسے خطرناک اقدامات کر رہی ہے، جس سے ملک کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کا براہِ راست تعلق ہے۔ اس صورتحال کے تدارک کے لئے تمام مذہبی قوتوں کو انتخابی سیاست کا راستہ اپنانے کی بجائے دین کے نفاذ کے یک نکاتی ایجنڈے پر متفق ہو جانا چاہیے۔ مولانا عبدالحفیظ مکی نے بعد ازاں تحریک ختم نبوت اور احرار کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امسال پیرس اور لندن کی کانفرنسیں پہلے سے زیادہ مؤثر اور کامیاب رہی ہیں۔ اور کئی

مقامات پر قادیانیوں کی ایک بڑی تعداد نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد سے مکمل برأت کا اعلان کرتے ہوئے اسلام قبول کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی ممالک میں بھی ہمارے قدم آگے بڑھ رہے ہیں اور قادیانیوں اور مسلمانوں کو اب الگ الگ شناخت کیا جانے لگا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اہل یورپ پر واضح کر دیا ہے کہ قادیانی اسلام کا نام استعمال نہیں کر سکتے۔ وہ اپنی تعلیمات کو مرزائیت یا قادیانیت کے نام سے متعارف کروائیں اور اسلامی تعلیمات اور اسلامی شعائر کا استعمال ترک کر دیں اگر ایسا نہیں ہوتا تو پھر ان کے اس دھوکے اور دجل و تلبیس کا پردہ چاک کرنا اور مسلمانوں کے عقائد کا تحفظ کرنا ہماری بنیادی ذمہ داری بھی ہے اور اصولی وانسانی حق بھی، دنیا کا کوئی قانون اس قسم کے فراڈ کی اجازت نہیں دیتا۔ سید عطاء المہیمن بخاری نے کہا قادیانی گروہ بیرون ممالک میں سیاسی پناہ لینے کیلئے پاکستان کے خلاف زہریلا پراپیگنڈہ کر رہا ہے اور کھلم کھلا اینٹی پاکستان سرگرمیوں میں ملوث ہے۔ جبکہ ہمارے سفارت خانے قادیانی پراپیگنڈے کے توڑ کے لئے کچھ نہیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مالیاتی اداروں سمیت کلیدی وحساس عہدوں سے قادیانیوں کو الگ نہ کیا گیا تو کشیدگی بڑھے گی۔

تین روزہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس ورد قادیانیت کورس، لاہور کی آڈیو کیسٹیں

۱۔ مولانا زاہد الراشدی مدظلہ .... جھوٹے مدعیان نبوت کا انجام .... دو گھنٹے

۲۔ جناب محمد عطاء اللہ صدیقی صاحب .... قادیانیت اور این جی اوز کا کردار .... ڈیڑھ گھنٹہ

۳۔ مولانا محمد اشرف صاحب/ جناب طاہر عبدالرزاق صاحب .... مسئلہ ختم نبوت کا تحفظ .... ڈیڑھ گھنٹہ

۴۔ جناب طاہر عبدالرزاق صاحب ..... قادیانیوں سے مناظرہ کیسے کیا جائے؟ اور تذکرہ جنگ یمامہ .... دو گھنٹے

۵۔ پروفیسر خالد شبیر احمد/ حافظ سید محمد کفیل بخاری .... اقبالؒ اور قادیانی .... ڈیڑھ گھنٹہ

۶۔ مولانا محمد مغیرہ صاحب .... حیاتِ سیدنا عیسیٰؑ پر قادیانی اعتراضات کے جوابات .... دو گھنٹے

۷۔ امیر احرار، حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم ..... مسلمانوں کا آئیڈیل کون؟ .... ڈیڑھ گھنٹہ

۸۔ شیخ الحدیث مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب/ جناب سہیل شاہین صاحب (نائب سفیر افغانستان) .... ڈیڑھ گھنٹہ

۹۔ حافظ سید محمد کفیل بخاری/ مولانا سیف الدین سیف/ مولانا سیف اللہ خالد/ عبداللطیف خالد چیمہ .... ڈیڑھ گھنٹہ

رابطہ

صدائے احرار، دار بنی ہاشم، مہربان کالونی۔ ملتان فون: 511961

دفتر احرار، 69/C۔ حسین سٹریٹ، وحدت روڈ، نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور فون: 5865465

محمد عاطف بیگ

امریکہ میں دھماکے اور ''خفیہ کوڈ''

اس وقت دنیا میں کمپیوٹر سافٹ وئیر بنانے والی سب سے بڑی کمپنی کا مالک ایک یہودی ''بل گیٹس'' ہے، جو کہ دنیا کا امیر ترین شخص تصور کیا جاتا ہے۔Micro Soft کمپنی نے اپنے Soft Ware میں، چاہے وہ 1980-81ء کے پرانے کمپیوٹرز میں ہو یا آج کے کمپیوٹر میں، الفاظ کو مختلف شکلوں میں ڈھالنے کے مختلف انداز متعارف کروائے ہیں۔ ایسے ہی Font کا ایک انداز "Wingdings" ہے جو عام حروف تہجی کو مختلف اشکال میں تبدیل کر دیتا ہے۔ گویا اسے ایک خفیہ Font کا نام دیا جاسکتا ہے، اور بظاہر اسی کو یہودی لابی نے امریکہ کی حالیہ تباہی کے لئے استعمال کیا۔

نیو یارک میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے دوسرے ٹاور سے، (جو جنوبی سمت میں ہے) ٹکرانے والے طیارے کا کوڈ "Q33NY" تھا، طیارہ بوسٹن سے روانہ ہوا تھا۔ عام قارئین کی نظر میں یہ صرف Q33NY ہی ہے۔ لیکن اگر اس کو "Wingdings" میں منتقل کیا جائے یا اس کوڈ کو "Wingdings" میں ڈی کوڈ کیا جائے تو اس کی شکل یوں

بن جاتی ہے۔ ایک طیارے، دو ستونوں، انسانی ڈھانچے اور ڈیوڈ سٹار کی اشکال۔ جس سے یہ راز کھلتا ہے کہ یہودی لابی اس واقعہ کے پیچھے منہ چھپائے بیٹھی ہے۔

طریقہ کار: اس کوڈ کو، ڈی کوڈ کرنے کے لئے Q33NY لکھیں۔ اسے Select کر کے Font Style میں "Wingdings" پر Click کریں۔ مطلوبہ نتائج حاصل ہو جائیں گے۔

اس کوڈ سے گویا یہ پیغام پہنچانا مقصود تھا کہ یہ طیارہ، دوسری عمارت سے ٹکرائے گا، جس سے اموات واقع ہوں گی، جو کہ یہودیوں کی فتح ہوگی، جس سے یہودیوں کے ڈیوڈ سٹار ✡ سے ہی ظاہر کیا جانا مقصود تھا۔

حضرت مولانا
محمد علی جالندھری
رحمہ اللہ

تالیف: مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی رحمہ اللہ
مقدمہ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

مجاہد ختمِ نبوت اور عظیم مبلغ کی داستانِ حیات
جدوجہد اور خدمات قیمت:=/100

بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

ادارہ

مسافرانِ آخرت

محترم محمد اسحٰق مرحوم: بستی پرو چڑاں تحصیل خانپور سے ہمارے کرف فرما اور رفیقِ فکر محترم محمد اسحٰق صاحب گزشتہ دنوں طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے مرحوم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ارمولانا محمد یوسف احرار کے بھائی تھے حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے ان کی محبت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کے نام ابناء امیر شریعت کے نام پر عطاء المنعم، عطاء المحسن اور عطاء المؤمن رکھے اللہ تعالیٰ مرحوم کی خطاؤں کو معاف فرمائے حسنات قبول فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے ان کے تمام بھائیوں اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

اہلیہ مرحوم مولانا محمد شریف احرار: شاعر احرار جانباز مرزا مرحوم کے سمدھی، محترم خالد جانباز کے سسر مولانا محمد شریف احرار کی اہلیہ گزشتہ دنوں انتقال کر گئیں مدنی مسجد بخاری ٹاؤن چنیوٹ کے مدرس محترم حافظ محمد یامین صاحب گزشتہ ماہ اچانک انتقال کر گئے۔

جناب عبدالعزیز خان کو صدمہ: مجلس احرار اسلام کلاچی (ڈیرہ اسمٰعیل خان کے صدر محترم عبدالعزیز خان کے چچا زاد محمد عباس خان گنڈاپور گزشتہ ماہ انتقال کر گئے ان سے قبل محترم عبدالستار خان بھی انتقال کر گئے۔

☆ جامع مسجد مدنی، احرار مرکز چنیوٹ کے امام حافظ محمد یامین ۲۰، ستمبر بروز جمعرات کو چنیوٹ میں انتقال کر گئے۔

☆ منتظم دفتر ''نقیب ختم نبوت'' محمد یوسف شاد کے چچا زاد بھائی محترم نذر محمد ۲۵، ستمبر بروز منگل، ملتان میں انتقال کر گئے۔

☆ مدرسہ معمورہ وہاڑی روڈ ملتان کے معاون محترم ڈاکٹر عبدالغفور صاحب (ملتان) کی والدہ مرحومہ یکم اکتوبر بروز پیر انتقال کر گئیں۔

☆ مجلس احرار اسلام کرم پور ضلع وہاڑی کے کارکن جناب محمد شریف صاحب کے سسر جناب محمد یوسف صاحب گزشتہ ماہ انتقال کر گئے۔

احباب و قارئین سے درخواست ہے کہ دعاءِ مغفرت اور ایصال ثواب کا خصوصی اہتمام فرمائیں۔

اراکین ادارہ نقیب ختم نبوت تمام مرحومین کیلئے دعاءِ مغفرت کرتے ہیں اور پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سب کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرما کر اعلیٰ علیین میں جگہ عطاء فرمائے (آمین)

دور جدید کی اعلیٰ فینسی ورائٹی کا مشہور مرکز

عمر فاروق ھارڈ وئیر پینٹس اینڈ مل سٹور

عمارتی و صنعتی سامان، ہارڈ ویئر، پینٹس، ٹولز، بلڈنگ میٹریل، گورنمنٹ کے منظور شدہ کنڈے، باٹ و پیمانہ جات

صدر بازار ڈیرہ غازی خان فون: 0641-462483

حُسنِ انتقاد

تبصرے کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

ذ۔ بخاری

ماہنامہ "نورِ علیٰ نور" کا "خطیبِ دین وملت نمبر" مولانا محمد ضیاء القاسمی مرحوم ومغفور کے ہمدمِ دیرینہ مولانا عبدالرشید انصاری نے اپنے مرحوم دوست کی دینی وملی خدمات کے تذکرے اور سوانحی نقوش کی تدوین واشاعت کے لئے، کئی مہینوں کی محنت کے بعد یہ "نمبر" چھاپا ہے۔ مولانا مرحوم کے دوستوں، شاگردوں اور عقیدت مندوں کے مشاہدات اور تأثرات پر مشتمل یہ ایک اہم دستاویز ہے۔

قاسمی صاحب مرحوم کی شہرت وتعارف کا کلیدی حوالہ ان کی خطابت ہے۔ ان کے مخصوص خطابتی اسلوب میں کارفرما، وہ سلبی و ایجابی منطقیت، جو بیک وقت مدح وذم کے کتنے ہی دائروں میں گھومتی، بجلی طرح کوندتی اور شعلے کی طرح لپکتی تھی...... یقیناً تادیر یاد رکھی جائے گی۔ اس "نمبر" میں بعض لکھنے والوں نے مولانا مرحوم کو خطابت کی "احراری روایت" کا، یا اس سے بھی بڑھ کر، حضرت امیر شریعتؒ کی خطابت کا تسلسل بتلایا ہے۔ ہمارے خیال میں یہ رائے تکلف اور تجاوز پر مبنی ہے۔ مولانا مرحوم نے اس باب میں قاری لطف اللہ شہیدؒ سے فیض اٹھایا تھا، پھر جب ان کی خطابت کی دھاک بیٹھی، سکہ چلا اور رنگ جما، تو یوں کہ، باید وشاید۔

اس شمارے کی ضخامت ۱۵۲ صفحات، قیمت ۵۰ روپے اور ملنے کا پتا ہے: مسجد عائشہ صدیقہ، سیکٹر 11-B، نارتھ کراچی (۷۵۸۵۰)

عالمی سیاست واقتصاد اور طالبان تحریک اس کتاب کے مصنف استاد خالد محمود، کچھ مختلف قسم کے "مولانا" ہیں۔ جدید سیاسیات، اقتصادیات اور عمرانیات کی خوب خبر رکھتے ہیں، لیکن اس پر اکتفا نہیں کرتے...... وہ "خبر لینا" بھی خوب جانتے ہیں۔ چھ سو صفحات پر مشتمل یہ ضخیم کتاب، افغانستان کی طالبان تحریک کے حوالے سے مرتب کیا گیا، شاید اولین علمی اور فکری مطالعہ ہے۔ اس تحریک کی "فاقہ مستی" پر ترس کھانے والوں اور اس کی "بنیاد پرستی" پر تاؤ کھانے والوں کے بین بین، دانش وروں کا ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو پوری دیانت داری سے طالبان کی سیاسی، اقتصادی اور سماجی تگ وتاز میں کامیابی کے بیش از بیش امکانات دیکھتا ہے، لیکن استاد خالد محمود کا معاملہ ایسے دانش وروں سے بھی مختلف ہے۔ وہ اپنے جدید مطالعے کی بنیاد پر کچھ ایسے امکانات کا سراغ لگاتے اور کچھ اس قسم کے اقدامات تجویز کرتے ہیں کہ جو طالبان کے ہمدرد حلقوں میں بھی کم کم زیرِ غور لائے جاتے ہیں۔ فاضل مصنف کے نقطۂ نظر سے، بہت سی جگہوں پر اختلاف کیا جاسکتا ہے لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ طالبان کی صورت میں رونما ہونے والی ایک عظیم انقلابی تحریک کو، خواہ کچھ دیر میں سہی، مستقبلیاتی (Futuristic) تناظر میں پرکھنے والے صاحبانِ علم سامنے آنا شروع ہوگئے ہیں۔

یہ کتاب ایک سنجیدہ علمی کاوش ہے۔ اور بہر حال خیر مقدم کے لائق ہے، تاہم گلوبلائزیشن اور ٹیکنولوجیکل بالادستی کے اقتصادی و عمرانی مظاہر کا تجزیہ کرتے ہوئے فاضل مصنف نے اکبر علی جیسے جدید "ترقی پسند" دانش وروں کی بہت سی ایسی تعبیرات پر بھی صاد کیا ہے، یا ان سے استناد کیا ہے کہ جن میں "استنادیت" والی کوئی سی بات نہیں پائی جاتی۔

کتاب کی قیمت: ۱۸۰ روپے اور ناشر ادارہ: گوشۂ علم وتحقیق، المدینہ گارڈن، جمشید روڈ نمبر ۲ کراچی ہے۔

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

25/اکتوبر 2001ء بروز جمعرات بعد نماز ظہر

مقام: مدرسہ شمس العلوم نزد بس سٹاپ کوہی والا
تحصیل کبیر والا، تحصیل خانیوال

خطاب

ابن امیر شریعت، حضرت پیر جی (دامت برکاتہم)

سید عطاء المہیمن بخاری

امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

ہدیہ نعت: حافظ محمد اکرم احرار۔ میراں پور

الداعی الی الخیر: محمد یوسف شاد، چاہ در انجھے والا
تحصیل کبیر والا، ضلع خانیوال

ماہانہ مجلس ذکر و اصلاحی بیان

ابن امیر شریعت، حضرت پیر جی

(دامت برکاتہم)

سید عطاء المہیمن بخاری

امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

نوٹ: احباب و متعلقین نماز مغرب تک پہنچ جائیں

دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی۔ ملتان

25/اکتوبر 2001ء بروز جمعرات، بعد نماز مغرب

ناظم: مدرسہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی۔ ملتان ☏ ۰۶۱۔۵۱۱۹۶۱

مکتبۂ احرار لاہور کی نئی پیش کش

خطیب الامت، بطلِ حریت امیر شریعت
سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی مستند سوانح حیات،
ملی و دینی خدمات، جہد و ایثار اور عزیمت و استقلال کا
عظیم مرقع نیا ایڈیشن، رنگین و دیدہ زیب سرورق کے
ساتھ پہلے ایڈیشنوں سے یکسر مختلف اور منفرد

حیات امیر شریعت

مؤلف: جانباز مرزا (قیمت:-/150 روپے)

ملنے کا پتہ:

بخاری اکیڈمی دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
مکتبۂ احرار 69 سی حسین سٹریٹ وحدت روڈ
نیو مسلم ٹاؤن لاہور، فون: 5865465

بیاد: مجدد بنی ہاشم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
بانی: ابن امیر شریعت، محسن احرار، مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ
قائم شدہ ۲۸، نومبر ۱۹۶۱ء قرآنی تعلیمات کا مرکز

مدرسہ معمورہ ملتان میں

4 درس گاہوں کی تعمیر کیلئے 5 لاکھ روپے کی فوری ضرورت احباب خیر توجہ فرمائیں

نقد و سامانِ تعمیر عنایت فرما کر اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں
بذریعہ بینک، چیک یا ڈرافٹ بنام مدرسہ معمورہ حبیب بینک حسین آگاہی ملتان

☆ الحمدللہ درجہ حفظ و ناظرہ تعلیم قرآن کریم، درجہ کتب درس نظامی اور شعبہ پرائمری میں اس وقت 150 طلباء زیر تعلیم ہیں ☆ 7۔ اساتذہ تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں ☆ 50 طلباء مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں ☆ طالبات کیلئے جامعہ بستانِ عائشہ قائم ہے جس میں حفظ قرآن کریم اور دورہ حدیث تک تعلیم دی جاتی ہے ☆ مدرسہ معمورہ، مجلس احرار اسلام کے شعبہ تعلیم "وفاق المدارس الاحرار" سے ملحق ہے ☆ ملک کے مختلف شہروں میں 36 دینی مدارس وفاق المدارس الاحرار کے زیر انتظام چل رہے ہیں ☆ 15 مدارس کے اخراجات وفاق کے ذمہ ہیں۔ ☆ سالانہ اخراجات 35 لاکھ روپے ہیں ☆ مدرسہ معمورہ اور جامعہ بستانِ عائشہ کا وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے الحاق ہے اور اسی کے نصاب کے مطابق تعلیم دی جارہی ہے

الداعی الی الخیر: ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری مہتمم مدرسہ معمورہ، دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون: 061-511961

الکتاب گرافکس کمپیوٹر پبلشنگ سسٹم

الحمدللہ ہمیں طباعتی کام کا ادراک حاصل ہے اور معیار و دیانت داری کے اصول کو بنیاد بنا کر جدید ترین رنگین و سادہ چھپائی کیلئے ہماری خدمات حاضر ہیں۔
ہر قسم کی کتب، رسائل، میگزین ماہنامے، عربی، انگریزی، اردو زبان میں جدید ترین کمپیوٹر سسٹم پر ڈیزائن اور طبع ہونے کا قابلِ اعتماد اہتمام موجود ہے

الکتاب گرافکس کمپیوٹر پبلشنگ سسٹم پل شوالہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان Ph: 061584604

بخاری اکیڈمی کے سٹاک میں آنے والی نئی مفید کتب

محمد عربی ﷺ انسائیکلوپیڈیا
سوا لاکھ جوابا لکھی جانے والی ضخیم کتاب
ڈاکٹر ذوالفقار کاظم
قیمت:-/330روپے

ہندوستان میں ابن تیمیہؒ
مولانا آزادؒ کا سفر آخرت
مولانا آزادؒ کے بعد دہلی پر کیا بیتی؟
شورش کاشمیریؒ (قیمت:-/200روپے)

طب نبویؐ اور جدید سائنس (مکمل چار جلد)
حکیم طارق محمود چغتائی
قیمت:-/680روپے

فری میسنری
اسلام دشمن خفیہ یہودی تنظیم
(قیمت:-/200روپے)
جناب بشیر احمد صاحب

خطبات سیرت (مکمل دو جلد)
مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کی
سیرت النبیؐ پر تقاریر کا مجموعہ
قیمت:-/310روپے

حیاتِ امیر شریعتؒ (جدید ایڈیشن)
امیر شریعتؒ کی دینی و ملی
خدمات کا حسین مرقع
جانباز مرزاؒ
(قیمت:-/150روپے)

خطبات فاروقی شہید (مکمل دو جلد)
توحید، سیرت النبیؐ، عظمتِ صحابہؓ
اور دیگر اہم تقاریر کا مجموعہ
قیمت:-/400روپے

مرزائیت نئے زاویوں سے
ختم نبوت آیات واحادیث کے حقائق
نبوت ورسالت، جھوٹ اور سچ کا فرق
مولانا محمد حنیف ندویؒ
قیمت:-/90روپے

احکام ومسائل
خطباتِ جمعہ، عیدین، نکاح، عقیقہ،
نماز استسقاء اور قنوت نازلہ
مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ (قیمت:-/250روپے)

جہادِ ختم نبوت کے جاں نثار
عشق رسول کی درخشاں تاریخ، جذبوں اور
ولولوں کا روشن باب، ایک تاریخی دستاویز
محمد طاہر عبدالرزاق (قیمت:-/90روپے)

واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر
(ایک نئے مطالعے کی روشنی میں)
مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی
مقدمہ: مولانا محمد منظور نعمانیؒ
انڈیا ایڈیشن

عقیدہ اہل الاسلام فی حیاتِ عیسیٰؑ
حیات ونزول مسیح پر
ایک بے مثال کتاب
حکیم محمود احمد ظفر (قیمت:-/50روپے)

معارف الحدیث
انڈیا ایڈیشن (۸ویں جلد)
کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ
وکتاب الفضائل والمناقب
مولانا محمد منظور نعمانیؒ
(قیمت-/250روپے)

اسلام، عیسائیت اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
میں مسلمان کیسے ہوا؟
خالد محمود (سابقہ یوئیل کندن)
قیمت:-/120روپے

جواہراتِ فاروقیؒ
مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ
قیمت:-/150روپے

مقتل الحسینؓ
المشہور بہ مقتل ابی مخنف
علامہ محمود احمد عباسیؒ
قیمت-/100روپے

بخاری اکیڈمی
دار بنی ہاشم، مہربان کالونی۔ ملتان فون: 061-511961

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ
مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام

جنت میں گھر بنائیے!

مرکزی مسجد عثمانیہ

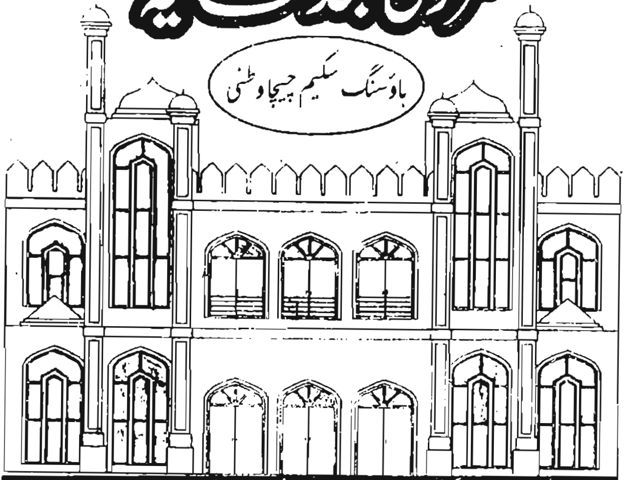

آرکیٹیکٹ: محمد عمران محبوب فیصل آباد 754274

مرکزی مسجد عثمانیہ

ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی کی تعمیر جاری ہے نقد یا سامان کی صورت میں تعاون کا ہاتھ بڑھائیں اور اللہ سے اجر پائیں

رابطہ و معلومات اور ترسیل زر کے لیے

دفتر دار العلوم ختم نبوت بلاک نمبر 12 چیچا وطنی فون نمبر: 611657 - 0445

کرنٹ اکاؤنٹ نمبر 9-2324 نیشنل بینک جامع مسجد بازار چیچاوطنی

اکاؤنٹ بنام: مرکزی مسجد عثمانیہ ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی

منجانب

انجمن مرکزی مسجد عثمانیہ (رجسٹرڈ) فون نمبر 610955 - 0445

ای بلاک لوانکم ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی۔ ضلع ساہیوال پاکستان

خوشخبری

محقق دوراں جانشین امیر شریعت حضرت مولانا
سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ

کی بے مثال علمی و تحقیقی تالیف مع اضافات جدید

احکام و مسائل

خطبات جمعہ
نکاح و عیدین

علماء طلباء اور عامۃ الناس کے لئے دینی معلومات کا ایک نادر و نایاب علمی تحفہ

ایک ایسی کتاب جس کا تمام علمی حلقوں میں برسوں سے انتظار کیا جا رہا تھا پہلی بار جدید کمپیوٹر کتابت، اعلیٰ سفید کاغذ، عمدہ طباعت اور جاذب نظر سرورق کے ساتھ پیش خدمت ہے

صفحات ـــــ 525

عنوانات

قیمت ـــــ 250 روپے

☆ فضائل و احکام جمعہ	☆ فضائل و احکام رمضان
☆ احکام عید الفطر	☆ احکام عید الاضحیٰ
☆ اسلام کا قانون نکاح	☆ فضائل و احکام عقیقہ
☆ فضائل و احکام صلوٰت الاستسقاء	☆ فضائل و احکام دعاءِ قنوت نازلہ

ناشر: مکتبہ معاویہ 232 کوٹ تغلق شاہ ملتان

نوٹ

قارئین نقیب ختم نبوت مبلغ -/200 روپے پیشگی منی آرڈر روانہ کر کے رجسٹرڈ ڈاک سے کتاب حاصل کریں۔

ملنے کا پتہ: بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان: 511961

وفاق المدارس الاحرار پاکستان کے تحت قائم دینی ادارے

اپیل: وفاق المدارس الاحرار پاکستان کے تحت قائم اڑتیس مدارس، قرآن وحدیث کی تعلیم وتبلیغ میں مصروف ہیں۔ اخراجات کا تخمینہ تقریباً تیس لاکھ روپے سالانہ۔ جس میں طلباء کی رہائش، وظائف اور دیگر ضروریات، طعام، علاج شامل ہیں۔ تعمیرات اور توسیع کے اخراجات علاوہ ہیں۔ اکثر مدارس کا خرچ وفاق کے ذمہ ہے جبکہ بعض مدارس اپنا خرچ خود پورا کرتے ہیں۔ اہل خیر سے درخواست ہے کہ اپنے عطیات اور زکوٰۃ صدقات عنایت فرما کر اللہ سے اجر پائیں۔

- مدرسہ معمورہ جامع مسجد ختم نبوت، دارِ بنی ہاشم، ملتان فون: 061-511961
- مدرسہ معمورہ، مسجد نور تغلق روڈ ملتان
- جامعہ بستان عائشہؓ (برائے طالبات) دارِ بنی ہاشم، ملتان فون: 061-511356
- جامعہ معاذؓ بدھلہ روڈ، ملتان (زیر تعمیر)
- مدرسہ طوبیٰ، 17 کسی۔ دہاڑی روڈ ملتان
- مدرسہ تعلیم القرآن مکی مسجد چوک، حرم گیٹ ملتان
- مسجد مولوی محمد رمضان والی محلّہ کوٹلہ تولے خان
- مدرسہ معمورہ۔ C-69 حسین سٹریٹ وحدت روڈ، نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور فون: 042-5865465
- مدرسہ ختم نبوت، مسجد احرار۔ چناب نگر (ربوہ) ضلع جھنگ فون 04524-211523
- بخاری پبلک سکول۔ چناب نگر (ربوہ) ضلع جھنگ
- احرار مرکز، مدنی مسجد، بخاری ٹاؤن۔ سرگودھا روڈ چنیوٹ، ضلع جھنگ (زیر تعمیر)
- مدرسہ ختم نبوت لال مسجد بستی کھچیاں چناب نگر
- مدرسہ فاروق اعظم، موضع اصحابہ چک کالی مال ضلع جھنگ
- مدرسہ محمودیہ، مسجد المعمور ٹاگریاں، ضلع گجرات
- دار العلوم ختم نبوت، جامع مسجد چیچاوطنی فون 0445-611657
- دار العلوم ختم نبوت (احرار ختم نبوت سنٹر) مرکزی مسجد عثمانیہ، ہاؤسنگ سکیم چیچاوطنی فون 0445-610955
- مدرسہ ومسجد معاویہؓ جھنگ روڈ ٹوبہ ٹیک سنگھ
- مسجد صدیقیہ، کمالیہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
- مدرسہ ابوبکر صدیقؓ جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ، تلہ گنگ، ضلع چکوال فون 05776-41220
- مدرسہ احرار اسلام مسجد سیدنا علی المرتضیٰؓ چکڑالہ ضلع میانوالی (زیر تعمیر)
- مدرسہ ختم نبوت نواں چوک گڑھا موڑ ضلع وہاڑی
- مدرسہ ختم نبوت، چشتیاں، (ضلع بہاولنگر (زیر تعمیر)
- مدرستہ تعلیم القرآن جامع مسجد شبلی غربی حاصل پور (ضلع بہاولنگر)
- مدرستہ العلوم الاسلامیہ، جامع مسجد گڑھا موڑ۔ ضلع وہاڑی فون 0693-690013
- مدرستہ البنات (برائے طالبات) گڑھا موڑ۔
- مدرسہ معمورہ، مسجد صدیقیہ، میراں پور تحصیل میلسی ضلع وہاڑی۔
- مدرسہ ختم نبوت تعلیم القرآن چک P-14 خان پور
- مدرسہ ختم نبوت، چک نمبر 88/WB گڑھا موڑ۔ ضلع وہاڑی
- مدرسہ ختم نبوت چک 76 بھگوان پورہ ضلع وہاڑی
- مدرسہ ختم نبوت گرین ٹاؤن نزد چونگی 8 لاہور روڈ بورے والا ضلع وہاڑی (زیر تعمیر)
- مدرسہ احرار اسلام، بستی بھٹہ موضع نوڑبہ تحصیل میلسی، ضلع وہاڑی
- مدرسہ معمورہ، تعلیم القرآن۔ چک نمبر 158 الف 10.R جہانیاں ضلع خانیوال (زیر تعمیر)
- مدرسہ احرار اسلام مصطفیٰ آباد، کرم پور۔ ضلع وہاڑی
- مدرسہ معمورہ، الیاس کالونی، صادق آباد۔ ضلع رحیم یار خان
- مدرسہ احرار اسلام بستی میرک ضلع رحیم یار خان (زیر تعمیر)
- مدرسہ عربیہ محمودیہ القرآن، چاہ کیکر والا موضع محبت پور
- مدرسہ دار السلام، چاہ چڑھوئے والا، کلر والی، ضلع مظفر گڑھ
- مدرسہ معمورہ، معاویہ بستی مہر پور۔ ضلع مظفر گڑھ

ترسیل زر کیلئے

بذریعہ منی آرڈر: ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری ☆ مدیر وفاق المدارس الاحرار ☆ امیر مجلس احرار اسلام پاکستان۔ دارِ بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان **بذریعہ بینک ڈرافٹ/ چیک:** بنام مدرسہ معمورہ ملتان، حبیب بینک حسین آگاہی ملتان

Designed by: Shahzad Al-Kitab Graphics Multan. 061-584604